شمارہ: ۴ جلد: ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۳۴ فروری 2013
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے ۱۵ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

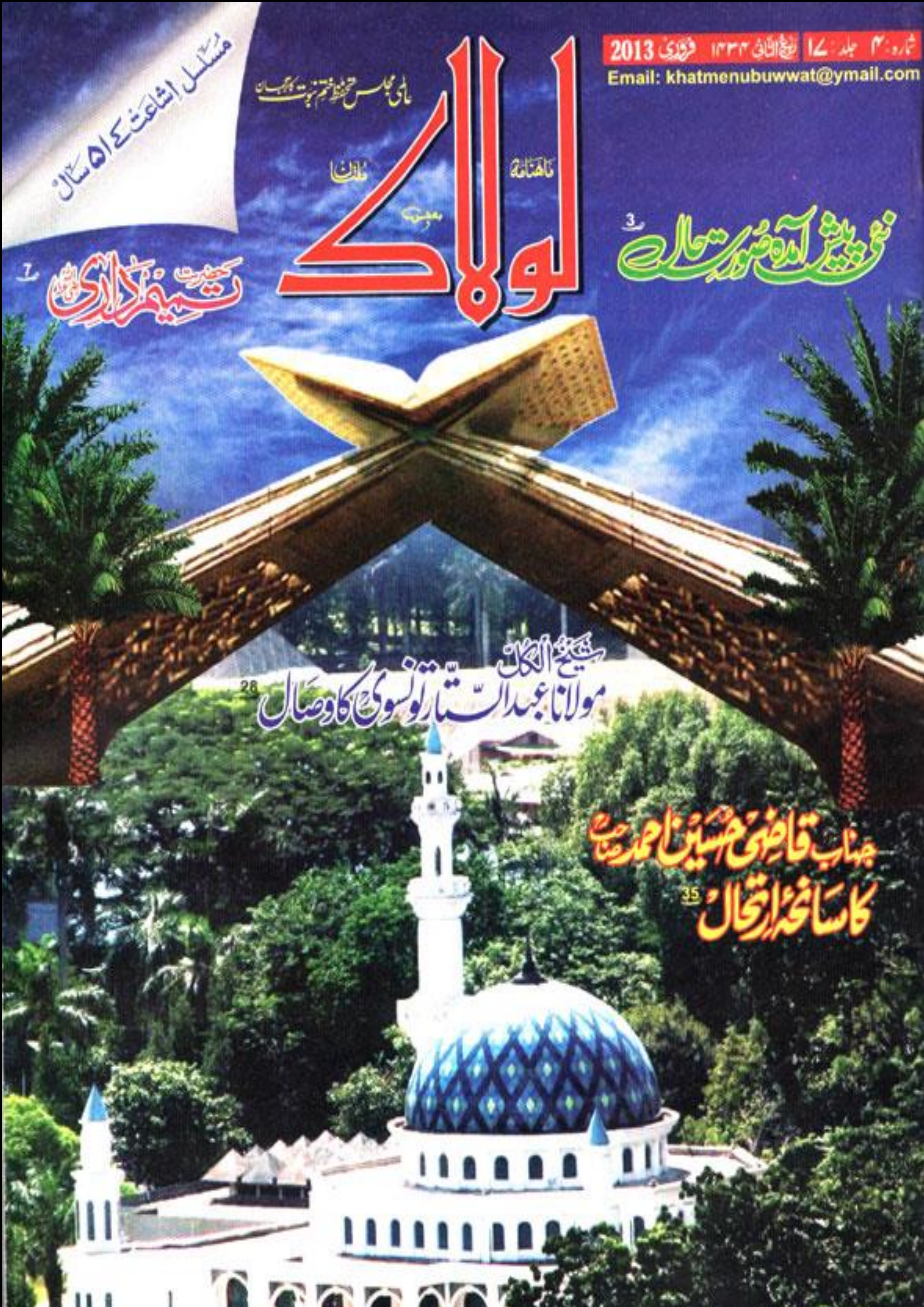

نئی پیش آمدہ صورت حال 3

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ 7

شیخ الکل مولانا عبدالستار تونسوی کا وصال 28

جناب قاضی حسین احمد صاحب کا سانحہ ارتحال 35

قادیانی تاریخ ... ۱۹۷۱ء اور اس سے قبل 43

ملک کی بگڑتی ہوئی صورتحال [illegible] 46

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۴ ○ جلد: ۱۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

نئی پیش آمدہ صورت حال	مولانا اللہ وسایا	3
حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر کا وصال	مولانا اللہ وسایا	4

مقالات ومضامین

ہجرت نبوی ﷺ اور بعد کے حالات (قسط نمبر:۳)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ	حافظ محمد انس	7
عظمت قرآن	حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	10
ہماری موجودہ مشکلات کا ایک یقینی حل	مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	19
تاریخ کے اوراق اور چند واقعات	مولانا محمد اسلم نفیس	27
شیخ الکل مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	مولانا اللہ وسایا	28
آہ! جناب پروفیسر عبدالغفور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	33
جناب قاضی حسین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	35

ردقادیانیت

احتساب قادیانیت جلد ۴۷ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	37
قادیانی تاریخ......۱۹۷۱ء اور اس سے قبل	محمد آصف بھلی ایڈووکیٹ	43
ملک کی بگڑتی ہوئی صورتحال میں خفیہ ہاتھ؟	ڈاکٹر دین محمد فریدی	46
لائبریری کے لئے ضروری اپیل	ادارہ	48

متفرقات

تبصرہ کتب	ادارہ	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

نئی پیش آمدہ صورت حال!

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۰ امابعد!

آج ۷رجنوری ۲۰۱۳ء ہے۔ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق فروری ۲۰۱۳ کا شمارہ پریس بھجوانے کی تیاری ہورہی ہے۔ ان دنوں جن حالات سے پاکستانی دوچار ہیں۔ قارئین کرام کو ان کی طرف متوجہ کرنا ہے:

۱...... حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ، قاضی حسین احمدؒ، پروفیسر غفور احمدؒ ایسے حضرات جو اپنے اپنے حلقہ کار میں بہت ہی نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ان کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔

۲...... دفاع پاکستان کونسل کو متحدہ دینی محاذ کے نام پر سیاسی انتخابی ادارہ بنادیا گیا ہے۔

۳...... متحدہ مجلس عمل کی بحالی کا عمل تاحال مکمل نہیں ہو پایا۔

۴...... جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کینیڈا سے پاکستان نزول اجلال فرما چکے ہیں۔ کامیاب بھرپور لاہور کے جلسہ عام ۲۳ردسمبر میں ۱۴رجنوری ۲۰۱۳ء کو اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کا اعلان کیا ہے۔ پورے ملک میں اس پر اظہار خیال ہورہا ہیں۔ پاکستان کے پرنٹ میڈیا نے ان کے اس اقدام واعلان کو متفقہ طور پر یکسر مسترد کردیا ہے۔ اسے پاکستان میں افراتفری کا باعث قرار دیا ہے۔

۵...... جناب عمران خان نے پہلے لانگ مارچ کی حمایت کی۔ لیکن پھر کھسک گئے۔ چوہدری شجاعت حسین وچوہدری پرویز الٰہی نے محتاط الفاظ میں پہلے تائید پھر اعراض کا معاملہ کیا ہے۔ جناب الطاف حسین صاحب تاحال برابر سینہ تان کر قادری صاحب کے شانہ سے شانہ ملائے ہوئے ہیں۔ لیکن اب افرادی اعانت سے اخلاقی اعانت کی سیڑھی پر آگئے ہیں۔

۶...... کراچی میں مولانا اورنگ زیب پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ لیکن ان کے رفقاء موقعہ پر جاں بحق ہوگئے۔

۷...... کراچی میں حضرت مولانا رفیق الخلیل صاحب دہشت گردی کا نشانہ بن گئے۔ کراچی میں برابر شب وروز قتل وغارت گری کا بازار عروج پر ہے۔

۸...... عبوری دور کے وزیراعظم کے لئے جناب خان محمود خان اچکزئی کے نام پر اتفاق ہوجانے کی افواہ گشت کررہی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ان تمام خبروں میں یہ خیر کی خبر قرار دی جاسکتی ہے۔

ہمارے ملک میں نئے انتخابات کی آمد آمد ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں اپنے اپنے طور پر تیاریوں میں مصروف ہیں۔ دور دور تک ہمارے مسلک کے دوستوں کے یکجا ہونے کے نشانات معدوم ہیں۔ یہی صورتحال رہی تو

آنے والے الیکشن میں دینی قوتوں کو کھڈے لگانے کا مرحلہ بڑی آسانی سے مکمل ہو جائے گا۔ (معاذ اللہ)

لاہور کے ایک اجلاس کی خبر گردش کر رہی ہے کہ ایک صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے کہ ہم جیتنے کی پوزیشن میں نہیں۔ لیکن مولانا فضل الرحمن صاحب کو ہرا تو سکتے ہیں۔ خدا کرے یہ خبر غلط ہو۔ اگر صحیح ہے تو پھر ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہماری یہ سوچ، آنے والے حالات پر گہرے اثرات مرتب کرے گی۔ صحیح کون، غلط کون۔ ہم کس کے ساتھ ہیں یا کس کے ساتھ نہیں؟ یہ بحث نہیں۔

قابل توجہ یہ امر ہے کہ اب جب حالات ایک فیصلہ کن موڑ کی طرف جارہے ہیں۔ ہمیں بحیثیت دردمند اہل دل شہری اور دینی اقدار کی حفاظت کے دعوے دار ہونے کے ناتے سوچنا چاہئے کہ اگر ہم آج یک رائے و یک جان نہ ہوئے تو کہیں آنے والے حالات میں بے بسی اور بے کسی کا تر نوالہ نہ بن جائیں۔ بس یہی وہ فکر فردا ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو آنے والے حالات میں صحیح کردار ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!

توجہ فرمایئے دینی قوتوں کے تشتت وافتراق کا یہ عالم ہے کہ صرف ہمارا مسلک نہیں۔ تمام مسالک کے رفقاء متضاد سمتوں کی طرف رواں دواں ہیں۔ جناب ابتسام الٰہی ظہیر متحدہ دینی محاذ میں ہیں تو جناب پروفیسر ساجد میر صاحب جناب میاں محمد نواز شریف اور متحدہ مجلس عمل کی طرف نظر آتے ہیں۔ جناب طاہر القادری کو ان کے مسلک کے تمام رفقاء نے نہتا کر دیا ہے۔ جناب فضل کریم صاحب چوہدری صاحبان کی سمت محو پرواز ہیں تو جناب مشہدی صاحب متحدہ دینی محاذ اور جناب ڈاکٹر ابوالخیر صاحب مجلس عمل کی جانب متوجہ ہیں۔

سنی تحریک کا رخ انور سب سے دوسری طرف ہے۔ تمام مسالک کی فیصلہ کن موڑ پر یہ صورت حال، گہرے افسوس ناک رویہ کی مظہر ہے۔ خاکم بدہن، لگتا ہے کہ اس دوڑ میں دشمن نے دینی قوتوں کو آؤٹ کرنے کا جو نقشہ بنایا تھا، اس میں رنگ بھرا جا چکا۔ منصوبہ بندی ہو چکی۔ کامیابی کے ساتھ دشمن دینی قوتوں کو تقسیم در تقسیم کے عمل میں پھانس چکا۔ اب صرف تار تار ہونے کے آخری منظر کی فلمبندی باقی ہے۔ اگر ایسے ہوا تو پھر............ ذمہ دار کون؟ سوچئے! اور اصلاح احوال کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں غور و فکر سے بہتر تدابیر عمل میں لایئے اور ساتھ ایسی صورت حال سے بچنے کے لئے رب کریم کے حضور خصوصی دعائیں کیجئے۔ کہ وہی سب کا مشکل کشا و حاجت روا ہے۔

حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر کا وصال

پشاور بجلی گھر کے خطیب حضرت مولانا محمد امیر صاحب گزشتہ دنوں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا محمد امیر اسلاف کی نشانی تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ مولانا محمد امیر اپنے دور میں اپنی طرز کے پشتو زبان کے نامور خطیب تھے۔ آپ نے زندگی بھر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیا۔ نامور عالم دین، مجاہد، بے باک حق گو خطیب اور پختون قوم کے محبوب رہنما تھے۔ آپ عرصہ سے بیمار تھے۔ بلاوا آ گیا۔ رب کریم کے حضور چل دیئے۔ حق تعالیٰ شانہ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے وافر حصہ نصیب فرمائیں۔ آمین!

ہجرت نبوی ﷺ اور بعد کے حالات!

قسط نمبر:3
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

۱۳ر ستمبر ۶۲۲ء......کو رحمت دو عالم ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے لئے مکہ مکرمہ سے نکلے اور تین دن تک غار ثور میں رہے۔ یکم ربیع الاول ۱۶ر ستمبر ۶۲۲ء کو غار ثور سے روانگی ہوئی۔ ۸ر ربیع الاول مطابق ۲۳ر ستمبر ۶۲۲ء قباء میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۳ر سال تھی۔ قباء میں چودہ دن قیام فرمایا اور مسجد قباء کا سنگ بنیاد رکھا۔ ربیع الاول کے آخر میں اکتوبر ۶۲۲ء کو مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کی تعمیر شروع فرمائی۔ اسی سال انصار ومہاجرین میں مواخاۃ (بھائی چارہ) کا سلسلہ قائم فرمایا۔ اسی سال یہود کے ساتھ معاہدہ فرمایا جسے ''میثاق مدینہ'' کہا جاتا ہے۔ اسی سال سیدہ عائشہ صدیقہؓ آپ ﷺ کے حرم میں آئیں۔ اسی سال کفار کے ساتھ جہاد کا حکم نازل ہوا۔ نماز کے لئے اذان کا آغاز ہوا اور سیدنا سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا۔

۶۲۳ء......رمضان المبارک میں سریہ سیف البحر (سمندری مہم) پیش آیا۔ رابغ کی طرف حضرت عبیدہ بن حارث کی قیادت میں جنگی مہم ہوئی۔ شوال المکرم میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ولادت ہوئی جو مدینہ منورہ میں پیدا ہونے والے پہلے مولود مسعود تھے۔ ذوالقعدہ مئی ۶۲۳ء میں خزار کی طرف حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں لشکر کشی ہوئی۔

۶۲۳ء...... ماہ صفر الخیر میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا سیدنا علی المرتضیٰؓ سے نکاح ہوا اور ذی الحجہ میں رخصتی ہوئی۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۸ر سال تھی۔ صفر/اگست میں غزوہ ابواء پیش آیا۔ ربیع الاول/ستمبر میں غزوہ سفوان (بدر صغریٰ) پیش آیا۔ جمادی الاخریٰ/نومبر دسمبر میں غزوہ عشیرہ پیش آیا۔

۶۲۴ء......رجب/جنوری ۶۲۴ء میں سریہ نخلہ پیش آیا۔ ۱۷ر شعبان المعظم مطابق ۱۳ر فروری تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی مدت میں روزہ، زکوٰۃ، فطرانہ، فرض ہوئے اور نماز عید شروع ہوئی۔ ۱۷ر رمضان المبارک مطابق ۱۳ مارچ ۶۲۴ء کو غزوہ بدر ہوا۔ اس غزوہ میں صحابہ کرامؓ کی تعداد ۳۱۳ر تھی۔ جبکہ کفار مکہ کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس غزوہ میں ابوجہل، امیہ بن خلف جیسے ستر عمائدین قریش قتل ہوئے اور ستر قیدی بنائے گئے۔ جبکہ غزوہ بدر میں ۱۴ر مسلمان شہید ہوئے۔ اسی دوران سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا۔ رمضان المبارک/مارچ میں گستاخ رسول عصماء بنت مروان کو قتل کیا گیا۔ اسی ماہ میں رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش کی گئی اور حضرت عمیرؓ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ شوال المکرم/اپریل میں غزوہ سلیم وغطفان پیش آئے۔ اسی ماہ میں یہود کو مدینہ بدر کیا گیا۔ ذی الحجہ میں غزوہ سویق پیش آیا۔

۳ر ہجری...... جون، جولائی میں غزوہ قرقرۃ الکدر پیش آیا۔ ۱۲ر ربیع الاول جولائی کو غزوہ ذی امر پیش آیا۔ ۱۴ر ربیع الاول ۵ر ستمبر کو حضرت محمد بن مسلمہؓ اور ان کے رفقاء نے مشہور گستاخ رسول یہودی سردار کعب بن

اشرف کو قتل کیا۔ ۱۵؍شوال المکرم، اپریل ۶۲۵ء میں غزوہ احد واقع ہوا۔ اس غزوہ میں حضرت امیر حمزہؓ، انس بن نظرؓ، عمرو بن جموحؓ، سعد بن ربیعؓ سمیت ستر صحابہ کرامؓ کی شہادتیں ہوئیں۔ اسی سال حضرت حفصہؓ کا رحمت دوعالم ﷺ سے نکاح ہوا۔ حضرت حسن بن علیؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی سال ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں اور وراثت کے احکام نازل ہوئے۔

۴؍ہجری...... ۶۲۵، ۶۲۶ء اس سال حضرت زینب بنت خزیمہ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور شادی کے آٹھ ماہ بعد انتقال ہوگیا۔ محرم الحرام، جون میں سریہ ابوسلمہ پیش آیا۔ صفر الخیر، جولائی میں رجیع اور بیر معونہ کے سانحات پیش آئے۔ جن میں دھوکے سے اسی صحابہ کرامؓ کو شہید کیا گیا۔ ربیع الاول، اگست میں یہودیوں کے قبیلہ بنو نظیر کو مدینہ سے نکالا گیا۔ شوال المکرم، مارچ میں سیدہ ام سلمہ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹؍سال تھی۔ حضرت خبیب بن عدیؓ کو شہید کیا گیا۔ اسی سال نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت حسین بن علیؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی سال شراب نوشی اور جوئے بازی پر پابندی عائد کی گئی اور ان کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔

۵؍ہجری...... ۶۲۶، ۶۲۷ء ربیع الاول مطابق ۱۴؍اگست کو غزوہ دومۃ الجندل پیش آیا۔ شعبان المعظم مطابق دسمبر ۶۲۶ء، جنوری ۶۲۷ء میں بنو مصطلق کے ساتھ غزوہ ہوا۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگی۔ اللہ پاک نے آپ کی تطہیر اور پاک دامنی پر سورۃ نور کی اٹھارہ آیات نازل فرمائیں۔ انہیں دنوں سورۃ المنافقون نازل ہوئی۔ شعبان المعظم جنوری ۶۲۷ء میں حضرت جویریہؓ حضور ﷺ کے عقد زوجیت میں آئیں۔ حضرت جویریہؓ ۲۰؍سال کی تھیں۔ شوال المکرم مطابق فروری، مارچ میں غزوہ احزاب پیش آیا۔ کفار کی اتحادی افواج نے ایک ایک ماہ تک مدینہ منورہ کا محاصرہ جاری رکھا اور بے نیل ومرام واپس لوٹیں۔ یکم ذیقعدہ، مارچ میں حضرت زینب بنت جحشؓ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور یہ نکاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۵؍سال تھی۔ ذیقعدہ، ذی الحجہ مطابق مارچ، اپریل میں یہودی قبیلہ بنوقریظہ کا محاصرہ کیا گیا جو ۲۵؍دن تک جاری رہا۔ بالآخر حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلہ کے مطابق ان کے جنگجوؤں کو قتل کیا گیا جن کی تعداد چھ اور سات سو کے درمیان تھی۔ پردے کی فرضیت کے احکام نازل ہوئے۔ حضرت سعد بن معاذؓ کا انتقال ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ کی قیادت میں یہودی سردار گستاخ رسول ابورافع سلام بن ابی الحقیق کو جہنم رسید کیا گیا۔

۶؍ہجری...... ۶۲۷، ۶۲۸ء ...... لے پالک (منہ بولے بیٹے کی) رسم کو ختم کیا گیا۔ ربیع الاول، اگست میں غزوہ بنی لحیان پیش آیا اور نماز خوف شروع ہوئی۔ شعبان المعظم، دسمبر میں دومۃ الجندل میں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی قیادت میں جنگ ہوئی۔ شعبان، دسمبر میں حضرت علیؓ نے فدک میں کاروائی کی۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی قیادت میں سمندر کی طرف کاروائی ہوئی۔ ذیقعدہ میں بیعت الرضوان ہوئی اور سورۃ الفتح کا نزول ہوا۔ ذی الحجہ، اپریل میں دنیا کے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھے گئے۔ یہ مضمون ''سیرۃ النبیؐ ماہ وسال کے آئینہ میں'' سے لیا گیا۔

حضرت تمیم داریؓ!

حافظ محمد انس!

حضرت تمیم داریؓ بن اوس (بن خارجہ بن سود بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن الدار) شام کے رہنے والے تھے۔ نسبی تعلق مشہور قبیلہ لخم سے تھا۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے کسی مقتدر شخص کا نام دار تھا۔ اس لئے آپ داری مشہور ہوگئے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو فطرت سلیمہ و عادات سعیدہ سے نوازا تھا۔ آپ اسلام لانے سے قبل نہ صرف یہ کہ دین مسیح کے پیروکار تھے۔ بلکہ آپ تورات، انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کو بائبل ازبر تھی۔ اس لئے یہود، نصاریٰ دونوں نے آپ کو اپنے اپنے علماء میں شمار کرتے تھے۔ آپ چونکہ شام کے رہنے والے تھے۔ عرب کے تجار بغرض تجارت ملک شام جایا کرتے تھے۔ جہاں پر آپ ان لوگوں سے اسلام کے متعلق معلومات لیتے رہتے تھے۔ بالآخر قدرت الٰہی آپ پر مہربان ہوئی اور اسلام کی حقانیت آپ کے دل پر آشکار ہوگئی تو آپ نے اپنے بھائی نعیم کے ہمراہ مدینۃ الرسول کا سفر کیا۔ تاجدار مدینہ حضرت محمد ﷺ کے دست مبارک پر ۹ھ میں اسلام و شرف صحابیت حاصل کیا۔

حضرت تمیمؓ کے ایمان لانے کے بعد کا واقعہ بھی روح پرور ہے۔ جو (مسلم شریف ج۲ باب قصۃ الجساسۃ ص۴۰۴، مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ ص۴۷۵) پر اس طرح مذکور ہے۔ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیطرف سے اعلان کرنے والے کو سنا کہ وہ اعلان کر رہا تھا ''نماز تیار ہے۔'' (یعنی جب کسی اہم بات یا معاملہ کے متعلق مشورہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ اعلان ہوتا تھا کہ مسجد میں آجائیں۔ نماز تیار ہے تو لوگ اہتمام کے ساتھ آجاتے تھے) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نماز سے فراغت کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ مسکرا رہے تھے (قربان جایئے ان لوگوں کے مقدر پر، جنہوں نے محمد عربی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر آپ ﷺ کے دیدار، آپ ﷺ کی مجالس وغیرہ کے لطف اٹھائے، سبحان اللہ وبحمدہ) آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور یہ کہ تم لوگ جانتے ہو کہ کیوں آپ کو جمع کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو بشارت دینے کے لئے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا۔ وہ آیا اور مسلمان ہوگیا۔ اس نے ہمیں ایسی بات کی خبر دی ہے جو ہم پہلے تمہیں بتاتے رہے ہیں۔ (حضرت تمیم داریؓ کے مقدر کے کیا کہنے کہ خود حضور ﷺ ان کے مسلمان ہونے اور مزید یہ کہ اپنی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کے طور پر یہ فرما رہے ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ کو اس کی ضرورت قطعاً نہ تھی۔ زہے نصیب حضرت تمیمؓ کے) اور یہ خبر اس کے موافق ہے اور وہ خبر مسیح دجال کے متعلق ہے۔ اس (تمیمؓ) نے خبر دی ہے کہ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ بحری بیڑے پر سوار

ہوئے تو سمندر کی موجیں ایک ماہ تک ان کو سمندر میں لئے پھرتی رہیں۔ پھر ان کو ایک جزیرہ میں ڈال دیا۔ وہ چھوٹی کشتی میں سوار ہوکر مغرب کی طرف جزیرہ کے قریب پہنچے تو ان کو بہت زیادہ اور موٹے بالوں والا جانور ملا اور بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے پچھلے حصہ کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ برا ہو تیرا تو کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا، میں جاسوس ہوں (مسیح دجال کا) تم لوگ اس کلیسا کی طرف جاؤ۔ وہ شخص تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ تو وہ جنی ہے؟ پھر ہم تیز چلے۔ حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہوگئے۔ تو ہم نے اس میں اتنا مضبوط اور بھاری بھرکم آدمی بندھا ہوا دیکھا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے کہا خرابی ہو تیری، تو کون ہے؟

اس نے کہا: ''میری خبر پر تم نے قابو پالیا ہے۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔'' ہم نے جواب دیا ہم عربی لوگ ہیں۔ بحری کشتی میں سوار ہوئے۔ تیس دن تک موجیں ہمیں ادھر ادھر لئے پھرتی رہیں۔ پھر جزیرہ تک پہنچے۔ پھر بڑے بالوں والا جانور ہم کو ملا۔ تو اس کے بتانے پر ہم تجھ تک پہنچے ہیں۔ اس نے کہا مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ۔ وہ پھل دیتا ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں! تو وہ بولا عنقریب پھل نہ دے گا۔ وہ بولا مجھے بحیرہ طبریہ کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا ہاں! وہ تو بہت پانی والا ہے، اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہوجائے گا۔ پھر وہ بولا مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ کہ اس میں پانی ہے اور لوگ اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟

ہم نے کہا ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور لوگ اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے امیوں کے نبی کے متعلق خبر دو۔ انہوں نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے چل کر مدینہ تشریف لائے اور وہیں قیام پذیر ہیں۔ وہ بولا عرب نے ان سے جنگ کی؟ ہم نے کہا ہاں! تو پھر ان کے ساتھ نبی نے کیا کیا؟ ہم نے اس کو بتایا کہ وہ بہت سے حصے پر غالب آگئے ہیں اور عرب نے آپ کی اطاعت کرلی ہے اور وہ بولا عرب کے لئے آپ کی اطاعت کرنا بہتر ہے اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں۔ قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے، تو میں نکلوں گا اور چالیس دنوں میں ساری زمین پر چلوں گا۔ کوئی بستی نہ چھوڑوں گا سوائے مکہ وطیبہ کے، کہ جب بھی میں ان میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آئے گا۔ جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی۔ جو مجھے وہاں جانے سے روکے گا اور ہر راستہ پر طیبہ کے فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے۔ تو پھر آپ ﷺ نے اپنا عصاء منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ ہے طیبہ (مدینہ)، یہ ہے طیبہ (مدینہ) یعنی مدینہ منورہ کا نام لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو یہ خبریں دی تھیں تو صحابہؓ نے عرض کی، جی ہاں!۔''

نعمت اسلام سے بہرہ یاب ہونے کے بعد تمیم داریؓ نے اپنی تمام تر توانائیاں قرآن پاک کے علوم حاصل کرنے میں صرف کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو علوم قرآنی میں بھی رسوخ حاصل ہوگیا۔ آپ کو قرآن پاک سے خاص شغف تھا۔ آپ اپنے اوقات میں سے اکثر وقت قرآن پاک کی تلاوت میں صرف کرتے تھے۔ نماز تہجد کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ نماز تہجد میں قرآن پاک کی لمبی لمبی صورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے (اصابہ) میں لکھا ہے کہ آپؓ ایک رات تہجد کی نماز میں تلاوت کرتے کرتے جب اس آیت ''ام حسب الذین اجتر

حوا السیئات ان نجعلهم کالذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سوآء محیاھم ومماتھم ساء مایحکمون (الجاثیہ:۲۱)'' ﴿کیا خیال رکھتے ہیں جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں کہ ہم کردیں گے ان کو برابر لوگوں کے جو کہ یقین لائے اور کئے بھلے کام ایک سا ہے ان کا جینا اور مرنا برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں۔﴾ یہاں پہنچے تو رونے لگے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ آپ اڑھائی سال کی مدت میں آنحضرت ﷺ کے رنگ میں ایسے رنگے کہ ہر قول، فعل، عمل سے مکمل طور پر اسوۂ نبی ﷺ کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ سے ریا کاری کی مذمت سنی تو پھر جب تک زندہ رہے تو حتی الوسع کوشش فرماتے تھے کہ آپ کی عبادت کا حال لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ سے سوال کیا کہ آپ رات کو کتنی رکعات پڑھتے ہیں؟ تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''میں رات کو ایک رکعت پڑھنا اس سے زیادہ اچھا سمجھتا ہوں کہ میں ساری رات نماز پڑھوں اور پھر صبح کو لوگوں میں اس کا اعلان کرتا پھروں۔''

ایک بار آنحضرت ﷺ رات کے وقت تشریف لائے تو عجیب منظر دیکھا کہ مسجد نبوی میں ہر طرف قندیلیں روشن ہیں۔ آپ ﷺ کے چہرہ انور پر بشاشت کی لہر دوڑ گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کس نے انتظام کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے حضرت تمیم داریؓ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کے اس کام پر بھرپور مسرت کا اظہار فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: ''اگر میری غیر شادی شدہ لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح اس شخص (روشنی کرنے والے) سے کردیتا۔'' تو آپ ﷺ کے چچازاد بھائی نوفل جو اسی مجلس میں موجود تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوہ لڑکی ام المغیرہ ہے۔ اس کا نکاح ان کے ساتھ کردیں تو آپ ﷺ نے اپنی بھتیجی کا نکاح اسی مجلس میں ان کے ساتھ کردیا۔''

مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا انتظام کرنے والے اور سرور کائنات ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے والے حضرت تمیم داریؓ۔ آقا ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ شہادت تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد انتشار پھیلا تو آپؓ نے دل پر پتھر رکھ کر مدینۃ الرسول کو خیرباد کہا اور واپس ملک شام چلے گئے اور گمنامی کی زندگی گزارتے ہوئے دار فانی سے ۴۰ھ میں کوچ فرماگئے اور جبرون نامی گاؤں میں سپرد خاک ہوئے۔ رحمة الله تعالیٰ رحمة واسعة!

نسخہ جوہر زیتون
لعنت الله علی الکاذبین ترجمہ: جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
ہمارا عزم فطرت سے قریب، صحت مند زندگی
قیمت بمعہ ڈاک خرچ بمعہ ڈاک کٹنگ 1500/- روپے
صدق بیانی کی تمام حدود کو ملحوظ رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ
نسخہ جوہر زیتون کی ایک ہی خوراک انشاء اللہ ایک مرتبہ تو مریض گنٹھیا کو بستر مرگ سے اٹھادیتی ہے
فوائد جوہر زیتون
● جوہر زیتون: جوڑوں کا درد، کمر درد، ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے۔
● جوہر زیتون: پٹھوں کی کمزوری جوڑوں پر سوج ورم ختم کرتا ہے۔
● جوہر زیتون: گنٹھیا سوہروں کا درد، سر درد کمزوری ختم کرتا ہے۔
● جوہر زیتون: تمام جسمانی درد کو ختم کرکے یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے۔
جوہر زیتون: جوڑوں کے درد کا مکمل علاج
تمام نباتات خالق ارض وسماء کے ہی پیدا کردہ ہیں لیکن چند پودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے مقدس کلام میں فرمایا ہے اس طرح ان پودوں کے نام تاابد کلام الٰہی میں محفوظ ہوگئے ہیں ان میں زیتون کا ذکر باکثرت ملتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا فرمایا ہے" قرآن پاک میں زیتون کا لفظ اس کے نام کے ساتھ چھ مرتبہ آیا ہے۔
قائم شدہ 1950
شعبہ طب نبوی دارالخدمت
0308-7575668
0345-2366562
جوہر زیتون

عظمتِ قرآن!

شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ! قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَامِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَامِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (مشکوٰۃ ج۲ ص۵۱۱) صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ.

حدیث مبارکہ کا مفہوم

سرور کائنات ﷺ کی یہ روایت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے۔ اس کا حاصل مفہوم یہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی ایسی چیز ضرور دی ہے جس پر اعتماد کر کے لوگ اس پر ایمان لاتے رہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ نبوت کی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کوئی نہ کوئی معجزہ ضرور دیا ہے۔ جس معجزہ پر اعتماد کر کے لوگ ان پر ایمان لاتے رہے۔ معجزہ کیا ہوتا ہے؟۔ معجزہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا لفظی معنی ہے عاجز کر دینے والی تو معجزہ اس شئی کو کہتے ہیں جو اپنے مقابل کو عاجز کر دے اور اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ اس کو معجزہ کہتے ہیں اور یہ معجزہ براہ راست اللہ کی قدرت سے صادر ہوتا ہے اور وہ دلیل ہوتی اس بات کی کہ یہ شخص اللہ کی جانب سے بھیجا گیا ہے اور اس کا اللہ کے ساتھ خاص ربط ہے اور اس ربط کی یہ دلیل ہے کہ اللہ نے اس کو ایک ایسی چیز دی ہے جس کا مقابلہ مخلوق نہیں کر سکتی۔ اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ نے کوئی نہ کوئی معجزہ دیا ہے جس پر اعتماد کر کے لوگ ایمان لاتے ہیں۔ مجھے جو اللہ تعالیٰ نے معجزہ عطا فرمایا۔ وہ اللہ کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ اتباع کرنے والے میرے ہوں گے۔ میری امت سب سے زیادہ ہوگی۔ لفظی ترجمہ اس روایت کا یہ ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے معجزات کا ذکر

حاصل اس کا یہ ہے کہ معجزہ تو ہر نبی کو ملا اور معجزہ دو قسم کا ہوتا ہے (میری گفتگو کا انداز کچھ طالب علمانہ ہے،

خطیبانہ نہیں ہے۔ اس لیے ذرا بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ خطیبوں والی ادائیں میرے اندر نہیں ہیں۔ میں نے ساری زندگی پڑھایا ہے۔ اسٹیج پر خطابت کا کام میں نے نہیں کیا) معجزہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے علمی معجزہ۔ یعنی نبی سے ایک عمل صادر ہوتا ہے جس کا مقابلہ مخلوق میں سے کوئی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام تو بہت بھیجے ہیں۔ ایک روایت میں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار آتی ہے۔ لیکن وہ روایت چونکہ خبر واحد ہے۔ اس لیے وہ یقین کے لیے مفید نہیں۔ ظن کے لیے ہے۔ بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی جتنے بھی آئے۔ چاہے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوں یا جو اللہ کے علم میں کم وبیش ہوں۔ ہم ان سب پر ایمان لائے۔ لیکن تذکرہ قرآن کریم میں چند ایک انبیاء کرام علیہم السلام کا آیا ہے۔ پورے انبیاء کرام علیہم السلام کا تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں آیا۔ اجمال کے ساتھ ذکر آیا ہے" منهم من قصصنا عليك "ان میں سے بعض نبی وہ ہیں جن کو ہم نے آپ پر بیان کیا ہے" ومنهم من لم نقصص عليك "اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کا تذکرہ ہم نے نہیں کیا۔ بہر حال قرآن کریم کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں آبادی تھی۔ وہاں وہاں اللہ نے اپنی طرف سے ہادی بھیجے۔ قرآن کریم کی صراحت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام ذکر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ ذکر کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ذکر کیے گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اور باقی انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر بھی اجمالی ہے اور ان سے صادر ہونے والے معجزت کا ذکر بھی اجمالی ہے۔ تفصیلی نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم میں زیادہ ہے۔

آج کوئی یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھا نہیں سکتا

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا اور معجزے کے طور پر آپ کو عصا اور ید بیضاء یہ دونوں چیزیں معجزے کے طور پر آپ کو دی گئیں۔ قرآن کریم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ عصا کا مطلب یہ تھا کہ ان کے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تھی۔ اس کو پھینکتے تو وہ سانپ کی شکل اختیار کر لیتی تھی جس کا مقابلہ کرنے کے لیے فرعون نے جادوگر منگوائے تھے۔ لیکن وہ آپ کا مقابلہ نہ کر سکے۔ تفصیل آپ کے سامنے ہے اور ید بیضاء کا مطلب یہ تھا کہ آپ اپنا ہاتھ اپنے پہلو میں رکھ کر باہر نکالتے تو وہ ہاتھ روشن ہو جایا کرتا تھا۔ پھر آپ دوبارہ اپنے سینہ کے ساتھ لگاتے تو پھر وہ اپنی اصل حالت پر آ جایا کرتا تھا۔ اس کو ید بیضاء کہتے ہیں۔ معجزے اور بھی تھے۔ تو معجزوں کا ذکر آتا ہے۔ لیکن یہ دو زیادہ نمایاں ہوئے۔ اب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیل تو تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ بڑے عظیم معجزے تھے۔ پورے ملک کے جادوگر اکٹھے ہو کر بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مقابلے میں عاجز آ گئے۔ لیکن یہ معجزے عملی معجزے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام ایسا کر کے دکھاتے تھے اور عملی معجزے کا وقت کرنے والے کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ ختم ہو گیا تو معجزہ بھی ختم ہو گیا۔ آج اگر کوئی یہودی ہمیں یہ کہے کہ موسیٰ علیہ السلام نبی تھے تو ہم کہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو معجزے ملے تھے۔ ہم کہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے" آمنا وصدقنا " ہماری کتاب کہتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو عصا کا معجزہ دیا گیا تھا۔ ید بیضاء کا معجزہ دیا گیا تھا۔ ہم اس پر ایمان لاتے

ہیں اوراس کے انکار کرنے کو کفر قرار دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ مانتا ہو اور اس کے سامنے یہودی یہ بات کہے کہ موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور وہ آگے سے کہے کہ دلیل؟ تو یہ کہے گا ان کو عصاء دیا گیا تھا۔ جو سانپ بن جاتا تھا۔ ید بیضاء دیا گیا تھا۔۔ وہ کہے گا ہمیں کیا پتہ تم کر کے دکھاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہو تو ان کا معجزہ دکھاؤ۔ لیکن کسی یہودی کے بس کی بات نہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھاسکے۔ کیونکہ وہ عملی معجزہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عمل سے تعلق رکھتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام گئے تو یہ عمل بھی گیا۔ اس کو عملی معجزہ کہتے ہیں۔

آج کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھا نہیں سکتا

اور ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو معجزات ذکر کیے گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں احیاء موتی کا ذکر بھی آتا ہے کہ مردوں کو پھونکتے تھے اور ''قم باذن اللہ'' کہتے تھے تو وہ اللہ کے اذن کے ساتھ زندہ ہوجاتا تھا۔ مٹی سے پرندے کی شکل بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کی اجازت کے ساتھ پرندہ بن جاتا ہے۔ بے جان میں جان پڑجاتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ ابرص جس کو ہم اپنی زبان میں کوڑھی کہتے ہیں۔ اس پر ہاتھ پھیرتے وہ ٹھیک ہوجاتا تھا۔ مادرزاد اندھے کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہوجاتی تھیں۔ قرآن کریم میں یہ معجزات مذکور ہیں۔ ان کے اوپر ایمان لانا ضروری ہے اور ان میں سے کسی کا انکار نہیں کرسکتے۔ ہم سے کوئی بات کرے اور کوئی عیسائی ہمیں دعوت دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ ہم کہیں گے بالکل ٹھیک ہے۔ وہ کہے کہ دیکھو! ان کو اللہ نے یہ معجزہ دیا تھا۔ یہ معجزہ دیا تھا۔ یہ معجزہ دیا تھا۔ ہم کہیں گے برحق ہے۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے اور یہ معجزات اللہ نے انہیں دیے تھے۔ لیکن اگر کسی ایسے آدمی سے وہ بات کرے جو عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا نہ ہو۔ قرآن کو مانتا نہ ہو۔ اسے کہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مان کہ وہ اللہ کے پیغمبر تھے۔ وہ کہے گا دلیل؟ تو عیسائی کہیں گے وہ اندھوں کو بینا کردیتے تھے۔ کوڑھیوں پر ہاتھ پھیر کر ان کو ٹھیک کردیتے تھے۔ مٹی کے پرندے میں پھونک مارتے تھے۔ وہ پرندہ بن کر اڑ جاتا تھا۔ مردوں کو زندہ کردیتے تھے۔ وہ کہیں گے کہنے کے لیے باتیں تو صحیح ہیں کر کے دکھاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ دکھاؤ؟۔ تو کیا کسی کے بس میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھادے؟۔ ہم مانتے ہیں۔ کیونکہ قرآن میں آگیا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ لیکن آج کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دکھا نہیں سکتا۔ یہ عملی معجزے ہیں۔

حضور ﷺ کے عملی معجزات

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات ﷺ کو نبوت کی دلیل کے طور پر عملی معجزے بھی دیئے اور بہت دیئے۔ کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حدیث کی ہر کتاب کے اندر باب المعجزات ہے جس کے اندر حضور ﷺ کے معجزات کا تذکرہ ہے۔ حضور ﷺ کے عملی معجزے علماء نے شمار کیے ہیں تو بعض حضرات نے ان کی تعداد چار ہزار تک شمار کی ہے۔ حضور ﷺ کے ہاتھ سے جو معجزات ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ سب عملی معجزے تھے۔ اگر پانی میں ہاتھ رکھا اور پانی

جوش مارنے لگ گیا اور تھوڑا پانی بہت سارے آدمیوں کے لیے کافی ہو گیا تو یہ عملی معجزہ ہے۔ آج ہم ایسا کر کے دکھا نہیں سکتے۔ یا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا۔ معراج پر تشریف لے گئے اور جو واقعات آپ نے بیان فرمائے حضور ﷺ کا سارا سفر معجزہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن آج ہم یہ دکھا نہیں سکتے اور بھی بے شمار معجزات ایسے ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ نے ان عملی معجزات کا تذکرہ نہیں کیا۔

اپنے نبی کا معجزہ ہم آج بھی دکھا سکتے ہیں

فرمایا مجھے جو اللہ نے معجزہ دیا ہے۔ وہ اللہ کی وحی ہے جو اللہ نے دی ہے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ ماننے والے میرے ہوں گے۔ کیونکہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے معجزات انبیاء علیہم السلام کے جانے کے ساتھ ساتھ ختم ہو گئے۔ ان کا دور ختم ہو گیا۔ مجھے اللہ نے معجزہ ایسا دیا ہے جو قیامت تک باقی ہے۔ یہ وہ معجزہ ہے جس کو ہم قرآن کریم کہتے ہیں۔ یہ وہ معجزہ ہے جس کو ہم اللہ کی کتاب کہتے ہیں۔ یہ وہ معجزہ ہے جس کو ہم اللہ کی کلام کہتے ہیں۔ ہم کہیں کہ محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول تھے۔ کوئی پوچھے دلیل؟۔ ہم کہیں گے ان کے اوپر کتاب ایسی اتری جو معجزہ تھی۔ وہ کہیں گے دکھاؤ! ہم ایک حافظ کھڑا کر کے الحمد سے لے کر والناس تک پورا قرآن سنا دیں گے کہ یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔ یہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ نہ اس کو بدلا جا سکتا ہے اور نہ اس کو مٹایا جا سکتا ہے۔ یہ قیامت تک باقی ہے۔ جیسا اترا تھا ویسا ہی باقی ہے۔ اس لیے سرور کائنات ﷺ نے اپنے معجزات میں سے اس معجزہ کا تذکرہ کیا۔

قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر اعتراض

اور اس کے متعلق پہلے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے ''ذلك الكتاب لا ريب فيه'' یہ کتاب ہے جس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہاں وہی طالب علمانہ بات ہوتی ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ اس میں شک کوئی نہیں۔ یعنی منجانب اللہ ہونے میں شک نہیں۔ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بیسیوں نہیں، سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں، کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو شک کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی کتاب نہیں ہے۔ وہ اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ تو پھر یہ دعویٰ کہ یہ کتاب ایسی ہے کہ جس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟۔ شک تو کروڑوں لوگ کر رہے ہیں جو اس کو اللہ کی کتاب نہیں مانتے۔ پھر اس کا کیا جواب ہے۔

قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر شک کرنا عقل کی خرابی ہے

اس کا جواب یہ دیا گیا کہ شک ہونے کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک مطلب ہوتا ہے کہ بات غلط ہے۔ اس لیے عقل میں آتی نہیں اور ایک یہ ہے کہ بات تو صحیح ہے۔ لیکن سمجھ میں آتی نہیں۔ بات غلط ہے پھر سمجھ میں نہیں آتی جیسے ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ بھائی دو اور دو پانچ ہوتے ہیں۔ اب یہ بات غلط ہے۔ اس لیے عقل میں نہیں آتی اور اگر ایک آدمی کہتا ہے کہ دو اور دو چار ہیں اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ چار

کیسے ہیں؟ دو اور دو تین ہوتے ہیں یا دو اور دو پانچ ہوتے ہیں، تو یہ بات صحیح ہے۔ لیکن جس کی سمجھ میں نہیں آتی اس کا اپنا دماغ خراب ہے۔ اس لیے دعویٰ تو اللہ نے کر دیا اپنی کتاب میں کہ اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں اور اگر کوئی۔ بے شک ہے تو پھر اللہ کہتا ہے "ان کنتم فی ریب ممانزلنا علیٰ عبدنا" اگر تم شک میں ہو اس بات سے جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے۔ تو اپنے شک کو اس دلیل کے ساتھ زائل کر لو وہ ہے "فاتوا بسورۃ من مثلہ" اس جیسی ایک سورۃ بنا کے لے آؤ۔ تم نہیں بلکہ تم جن کو اپنے شہداء مانتے ہو، اپنے معبود مانتے ہو، ان کو بھی ساتھ بلا لو اور دوسری جگہ دعویٰ ہے کہ "ان اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثلہ" اگر جن وانسان بھی اکٹھے ہو کر اس کی مثل لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے۔ یہاں ہے کہ لے آؤ اور پھر ساتھ چیلنج بھی کر دیا کہ نہ تم آج لا سکتے ہو نہ تم قیامت تک لا سکو گے اور یہ چیلنج چودہ سو سال سے پوری دنیا میں گھوم رہا ہے۔

خالق اور مخلوق کی مصنوعات میں فرق

اب اس کو سمجھانے کے لیے ایک لفظ بولتا ہوں کہ اصل میں کائنات کے اندر جتنی چیزیں موجود ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جو انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ جو چیز انسان بناتا ہے اس کی نقل اتاری جا سکتی ہے۔ بلکہ اس سے بہتر بنائی جا سکتی ہے۔ آپ غور کریں ساری کائنات میں مثال موجود ہے۔ اگر ایک آدمی نے گھڑی بنائی ہے تو دوسرا اس سے اچھی بنا لیتا ہے اور آئے دن ترقی کر کے اچھی سے اچھی گھڑیاں بنتی چلی جا رہی ہیں۔ اگر ایک آدمی نے سائیکل بنایا ہے تو ترقی کرتے کرتے دیکھو سائیکل کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ ہر بنانے والے سے آگے دوسرے نے ترقی کی اور اچھے سے اچھا بنا دیا۔ اگر کسی نے جہاز بنایا ہے تو پہلا جہاز دیکھ لو اور آج کا جہاز دیکھ لو۔ دن بدن ترقی کرتے کرتے یہ کہاں تک پہنچ گئے۔ اگر کسی نے کپڑا بنایا ہے تو آج کے کپڑے کا اس کپڑے سے مقابلہ کر کے دیکھو کہ اس کے مقابلہ میں آج کپڑا کتنا اچھا، کتنا صاف اور کتنا خوبصورت بن گیا ہے۔ اگر کسی نے جوتے بنائے ہیں تو آئے دن اس کے نئے سے نئے نمونے سامنے آ جاتے ہیں۔ عمارت اگر کسی نے اچھے سے اچھے نقشے پر بنائی ہے تو اس سے اگلا انجینئر اس سے اچھی بنا کر دکھا دیتا ہے۔ کوئی کائنات کی چیز آپ ایسی دکھائیں کہ جو انسان کی بنائی ہوئی ہو اور اس کی نقل نہ اتاری گئی ہو۔ اسلحہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر کسی نے تلوار بنائی تھی، کسی نے لاٹھی بنائی تھی، کسی نے نیزہ بنایا تھا، تو آج اس میں ترقی کرتے کرتے کہاں تک پہنچ گئے۔ پوری کائنات میں جو چیز انسان کی بنائی ہوئی ہے، اس میں آپ کو دن بدن ترقی نظر آئے گی۔ ہر آنے والے دور میں وہ اس کی اچھی قسم لے آتے ہیں۔ تو کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ آج تک کسی نے کیا ہے اور نہ آئندہ کوئی کرے گا کہ میں نے یہ چیز بنائی ہے کوئی اس جیسی بنا کے دکھائے۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مشاہدہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی چیز بناتا ہے تو اگلا آدمی اس سے اعلیٰ معیار کی بنا کے دکھا دیتا ہے۔ یہ تو ہے انسان کی مصنوعات کا حال اور بعض چیزیں ہمارے سامنے ایسی بھی ہیں جو انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔ سورج انسان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اب ساری کائنات اکٹھی ہو کے اس جیسا سورج بنا کے دکھائے؟ چاند انسان کا بنایا ہوا نہیں۔ اب ساری مخلوق اکٹھی ہو کر اس جیسا چاند بنا کے دکھائے؟ زمین و آسمان اللہ نے بنائے ہیں۔ یہ انسان کے بنائے ہوئے نہیں۔ اب کوئی یہ بنا کے

دکھائے؟۔ان مثالوں کے ساتھ انسان کے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جو چیز براہ راست اللہ کی بنائی ہوئی ہے۔اس کی نقل نہیں اتاری جاسکتی اور جو مخلوق کی بنائی ہوئی ہے۔اس کی نقل اتاری جاسکتی ہے۔

آج تک کوئی قرآن کی مثال بنانے کا دعویٰ نہیں کرسکا

تو تم کائنات میں غور وفکر کرو۔اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ یہ ان کا بنایا ہوا ہے تو آخر یہ انسان ہے۔کسی سکول میں نہیں پڑھا،کسی کالج میں نہیں پڑھا،کسی شاعر کا شاگرد نہیں،کوئی مانا ہوا خطیب نہیں اور بنیادی طور پر پڑھنے پڑھانے والا نہیں اور اس کی زبان سے کلام ایسی آرہی ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ایسی بنا کے لے آؤ۔اور زمانہ وہ تھا جب ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ خطیب اور اعلیٰ سے اعلیٰ ادیب موجود تھے۔لیکن آج تک دنیا اس کے مقابلے میں خاموش ہے۔کوئی کتاب اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جاسکتی کہ یہ میں نے کتاب لکھی ہے اور یہ اللہ کی کتاب کے مقابلہ میں ہے۔بتاؤ ان میں کیا فرق ہے؟۔آج تک کسی کی زبان سے یہ الفاظ جاری نہیں ہوئے۔جبکہ یہ اعلان پوری دنیا میں گونج رہا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے

پھر اس کی جو مثال سامنے آئی واقعات کے طور پر کہ اتنی موٹی کتاب جو متشابہات سے بھری پڑی ہو۔یہ صرف اس کتاب کی خصوصیت ہے۔متشابہات سے اتنی بھری ہوئی ہے کہ جس کا حساب کوئی نہیں کہ یہاں لفظ کیا ہے۔وہاں کیسے ہے۔یہاں آیت کیسے شروع ہوتی ہے۔وہاں کیسے شروع ہوتی ہے۔ایک بچہ جو اپنی اردو کی نظم نہیں یاد کرسکتا۔اپنی زبان کی نظم نہیں یاد کرسکتا۔وہ تیس پارے اپنے سینے میں سمو لیتا ہے۔پھر یہ جو رمضان شریف کا مہینہ آپ کے سامنے آنے والا ہے۔اس میں جو اس کتاب پر بہار آتی ہے۔دنیا کی کسی کتاب میں اس کی مثال نہیں ہے۔جتنا یہ کثرت سے پڑھا جائے گا۔دنیا کے ہر حصے میں جتنی کثرت کے ساتھ اس کی تلاوت ہوگی۔نماز میں تلاوت ہوگی،خارج صلوٰۃ میں تلاوت ہوگی،رات کو ہوگی،دن میں ہوگی۔کوئی لمحہ خالی نہیں کہ جس میں اس کتاب کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔یہ ساری کی ساری خصوصیات ایسی ہیں جو یقین دلاتی ہیں کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔بلکہ یہ براہ راست اللہ کی قدرت سے صادر ہونے والی ہے۔اس لیے یہ حضور ﷺ کی نبوت کی ایسی واضح دلیل ہے کہ دنیا کے پاس اس دلیل کا جواب نہیں ہے۔اس لیے یہ لوگ مسلمانوں سے اس کتاب کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس کتاب سے دور کردیں۔ جب تک یہ موجود ہے۔اس وقت تک حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل سورج کی طرح روشن ہے اور اس پر ان شاء اللہ دنیا نے ایک دن جمع ہونا ہے۔وہ وقت آئے گا جب ساری دنیا تحقیق کرتی کرتی اس نقطے پر پہنچے گی کہ واقعی یہ اللہ کا رسول ہے اور یہ اللہ کی کتاب ہے۔اس کے مانے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔جتنی جستجو کریں گے۔آخر اسی نقطے پر پہنچیں گے تو یہ دلیل ایسی ہے جس کی بناء پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ ماننے والے میرے ہوں گے۔

پانی قرآن کریم کو نہیں دھو سکتا

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے کہا ہے ایک روایت میں آتا ہے اللہ نے کہا ’’انزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء۔‘‘میں نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری ہے جس کو پانی نہیں دھو سکتا۔اب یہ کتاب اس کو اٹھا کر سمندر

رمیں ڈالو دیں جائے گی۔ ساری دنیا سے اس کے نسخے اکٹھے کر کے سمندر میں ڈال دو۔ دنیا سے یہ کتاب ناپید ہو جائے گی۔ ایسا ہے، یا نہیں؟ اللہ نے اگر اس کو کاغذ پر لکھا ہوتا تو کوئی اس کو پانی سے دھو ڈالتا۔ یہ کاغذ پر اللہ نے نہیں لکھی یہ تو ''فی صدور الذین اوتوا العلم '' یہ تو علم والوں کے سینہ میں لکھی ہے۔ آپ کے سامنے واقعات آتے رہتے ہیں کہ آٹھ نو سال کی عمر میں ہمارے بچے عام طور پر قرآن کریم یاد کر لیتے ہیں جو قرآن مجید کے لیے خاص ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کبھی آپ نے چھ سال کے بچے کے حفظ کا اعلان سنا ہوگا۔ کبھی سات سال کے بچے کے حفظ کا اعلان سنا ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی یاد کر لیتے ہیں۔ قرآن کریم یاد کرنے کے بعد سارا دن دریا میں نہاتے رہیں۔ سارا دن نہر میں نہاتے رہیں۔ سارا دن بالٹیاں پانی کی پی جائیں۔ کبھی کسی کے سینہ سے کوئی لفظ نکلا ہے؟۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اس کو سینوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ یہ کتب خانوں کو جلانے سے ختم ہوگا۔ نہ یہ کتابوں کے دریاؤں میں پھینکنے سے ختم ہوگا۔ انسان کے سینہ میں یہ محفوظ ہے۔ جب تک انسان باقی ہے۔ یہ بھی باقی رہے گا۔

حضور ﷺ کی نبوت کے زندہ معجزے

اس لیے وہ بچے جن کو اللہ تعالیٰ منتخب کر لیتا ہے اور یہ امانت ان کے سینہ میں منتقل کرتا ہے اور ان کے ذریعے سے یہ امانت منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ بچے زندہ معجزہ ہیں سرور کائنات ﷺ کی نبوت کا۔ جہاں آپ ﷺ کی نبوت کی بات آجائے۔ وہاں ایک بچے کو کھڑا کر کے بتا دیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کا معجزہ دیکھو۔ ساری کتاب اول سے لے کر آخر تک وہ پڑھ کے سنا دے گا۔

شب براۃ کے ساتھ نزول قرآن کا تعلق

اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو مناسبت ہے اس رات کے ساتھ بھی۔ قرآن کریم میں تین آیتیں آئی ہیں۔ ایک ہے کہ قرآن کریم رمضان شریف کے مہینہ میں اتارا گیا'' شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن '' دوسری ہے'' انا انزلناه فی لیلة القدر '' تیسری ہے'' حم والكتاب المبين انا انزلناه فی لیلة مبارکة '' رمضان کے مہینہ میں اتارا گیا، لیلۃ القدر میں اتارا گیا، لیلۃ مبارکۃ میں اتارا گیا۔ رمضان شریف کا مہینہ تو متعین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ساتھ قرآن آسمان اول پر منتقل کیا۔ یہ نزول ہے۔ جیسے اللہ نے لوح محفوظ میں منتقل کیا۔ لوح محفوظ سے آسمان اول میں منتقل کیا۔ آسمان اول سے اس کی ابتداء پھر غار حرا سے ہوئی۔ یہ مختلف درجات ہیں۔ ان پر بحث کرنے کا موقع نہیں ہے۔

بہر حال سوال یہ ہے کہ لیلۃ القدر اور لیلۃ مبارکۃ ایک ہی چیز ہے یا دو ہیں؟ کیونکہ جہاں لیلۃ القدر کا ذکر ہے وہ تو بالاتفاق رمضان میں ہے۔ یہ تو دونوں اکٹھے ہو گئے شہر رمضان اور لیلۃ القدر ایک چیز ہے کہ وہ لیلۃ القدر کی رات رمضان شریف میں ہوگی۔ لیلۃ مبارکۃ جو ہے کیا یہ لیلۃ القدر ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور رات ہے؟۔ اس بارے میں اختلاف اس لیے ہے کہ آگے لفظ آتا ہے'' فيها يفرق كل امر حكيم '' اس رات میں اللہ تعالیٰ حکمت والے کاموں کے فیصلے فرماتے ہیں۔ اپنی طرف سے حکم صادر فرما کر یہ لفظ حدیث شریف میں لیلۃ مبارکۃ کی تفصیل میں ہیں۔ لیلۃ القدر کی تفصیل میں نہیں ہیں اور یہ نصف شعبان کی رات ہے جس کو پندرھویں رات کہتے ہیں۔ لیکن پھر یہ

علمی طور پر ایک تعارض پیدا ہو گیا کہ وہاں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف میں قرآن اترا اور لیلۃ القدر میں اترا اور آپ کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات کو اترا۔ شعبان اور رمضان میں تو فرق ہے۔ پھر یہ کیسے ہوا؟ ان دونوں کو جوڑیں کیسے؟ اس لیے بعض حضرات تو ایسے ہی غلو کرتے ہیں کہ جی ان روایتوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ قرآن کی صراحت کے خلاف ہیں۔ اس لیے لیلۃ مبارکۃ سے بھی لیلۃ القدر ہی مراد ہے۔

یہ طریقہ ہمارا نہیں ہے۔ ہم حدیث شریف کی عظمت کے بھی قائل ہیں اور حدیث کو ایسے ہی کسی راوی کی وجہ سے ٹھکرا دینا۔ یہ ہمارا شیوہ نہیں ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ حدیث پر بھی عمل ہو اور قرآن پر بھی عمل ہو اور قرآن کریم کی بات کو حدیث شریف کی روشنی میں سمجھا جائے۔ اس لیے ہمارے اکابر کہتے ہیں کہ دونوں کو جوڑا جاسکتا ہے۔ جوڑا یوں جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت، کسی عجز کی بناء پر نہیں، اپنی حکومت جو قائم کی ہے کائنات کو پیدا کرنے کے بعد وہ آپ سب جانتے ہیں کارکنان قضاء وقدر اللہ نے پیدا کیے۔ محکمے ان کے سپرد کیے۔ موت کا محکمہ عزرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ جہاں اللہ نے موت دینی ہوتی ہے۔ وہاں عزرائیل علیہ السلام کو بھیج دیتے ہیں۔ کسی فرشتے کے ذمہ کوئی کام ہے۔ کسی فرشتے کے ذمہ کوئی کام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے محکمے جس طرح سے بانٹے ہوئے ہیں۔ وہ احکام کی تنفیذ کرتے ہیں۔ ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ نے کہا ہے کہ زید کو موت دینی ہے۔ فلاں جگہ دینی ہے۔ فلاں وقت دینی ہے۔ تو عزرائیل علیہ السلام کے بس کی بات نہیں گھنٹہ آگے کر دے یا گھنٹہ پیچھے کر دے یا زید کے علاوہ بکر کو پکڑ لے۔ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس نے صرف اللہ کے حکم کی تنفیذ کرنی ہے۔

سمجھانے کے لیے یوں کہا جائے کہ دنیا کی حکومتیں اللہ کی حکومت کی طرح ہیں۔ یہ سالانہ بجٹ بناتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان سے لے کر لیلۃ القدر تک یہ وہ زمانہ ہے جس میں آنے والے پورے سال کے کاموں کو فرشتوں کے سپرد کرتے ہیں کہ تم نے یہ کام کرنا ہے۔ تم نے یہ کام کرنا ہے۔ تو ابتداء ہوتی ہے نصف شعبان سے اور اس کی انتہاء ہوتی ہے لیلۃ القدر پر۔ جیسے قرآن کریم کی ابتداء مکانی طور پر غار حراء سے ہوئی اور تیئیس سال کے اندر اپنی انتہاء کو پہنچا۔ یہ اللہ کی حکمت ہے اور اگر وہ ایک ہی دفعہ سارا قرآن کعبہ کی چھت پر اتار دیتا تو اس کو قدرت تھی۔

بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو جوان ہونے میں پچیس سال لگتے ہیں۔ پودا ہوتا ہے تو اس کو انتہاء تک پہنچنے میں چھ، سات مہینے لگتے ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت کے تحت ہے۔ ورنہ وہ ایک ہی دم سب کچھ کر دے تو بھی اس کو قدرت ہے۔ اسی طرح یہ نظام اگر یوں ہو تو روایات بھی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتی ہیں اور وہ بات بھی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتی ہے کہ یہ قرآن رمضان شریف میں نازل ہوا۔

شب براءۃ کی فضیلت

اس لیے سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ یہ رات آنے والے سال کے لیے تقدیر کی رات ہوتی ہے جس میں امور کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس میں عبادت کی طرف کچھ زیادہ متوجہ ہوا کرو۔ عام راتوں میں اللہ کی رحمت کا ایک خاص وقت ہے۔ آدھی رات کے بعد یا آخری تیسرے حصہ میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ

خصوصیت کے ساتھ بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور بار بار اعلان کرتے ہیں کہ مجھ سے معافی مانگو میں معاف کرتا ہوں، مجھ سے رزق مانگو میں رزق دیتا ہوں، مجھ سے عافیت مانگو میں عافیت دیتا ہوں۔

ہر رات میں یہ ہوتا ہے۔ لیکن رمضان شریف کی راتوں میں یہ صدا شروع ہوتی ہے غروب شمس سے صبح صادق تک۔ لیلۃ القدر میں خصوصیت کے ساتھ آیا ہوا ہے ”ھی حتیٰ مطلع الفجر“ فجر کے طلوع تک اللہ کی یہ رحمت متوجہ رہتی ہے اور عام راتوں میں نصف شب کے بعد یا آخری ثلث شب میں ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ شعبان کی پندرہویں رات جو ہے یہ بھی رمضان کی راتوں کے مشابہ ہے کہ اس میں بھی اللہ کی رحمت غروب شمس سے شروع ہو جاتی ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے۔

اس لیے اکابر میں معمول یہی چلا آ رہا ہے کہ رات کو قیام کرو۔ جتنی اللہ توفیق دے، نوافل پڑھ لو، تلاوت کرلو، ذکر کرلو، دعا کرلو، اور دن کا روزہ مستحب ہے۔ اگر کوئی رکھے گا تو ثواب ہے اور نہیں رکھے گا تو گناہ کوئی نہیں ہوگا اور آگے رمضان شریف آ رہا ہے۔ اس میں آپ جانتے ہیں کہ رات کا قیام سنت ہے اور دن کا روزہ فرض ہے۔ اس کے احکام اپنی جگہ آ جائیں گے۔ بہرحال اس رات میں چونکہ اللہ کی طرف سے بخشش کی انتہاء ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں لیلۃ البراءۃ کہتے ہیں اور لیلۃ کا ترجمہ فارسی میں شب ہے۔ اس لیے لوگ اس کو شب براۃ کہتے ہیں۔ شب براۃ یہ لیلۃ البراۃ کا ترجمہ ہے، اور براۃ کا معنی ہوتا ہے چھٹکارا۔ تو لیلۃ البراۃ کا معنی ہوگیا چھٹکارے والی رات۔ اس میں اللہ کی طرف سے بخشش بہت کثرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ نفلی عبادت جتنی بھی ہوتی ہے وہ سب انفرادی ہوتی ہے اور اس لیے فرضوں کے بعد سنتیں وغیرہ بھی گھر جا کر پڑھنا افضل ہے اور ہم مسجد میں اس لیے پڑھ لیتے ہیں کہ اب ہمارا طرز زندگی ایسا ہوگیا کہ مسجد سے نکلنے کے بعد پھر اپنے کاموں میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ گھر تک جاتے ہوئے نماز کا خیال ہی نہیں رہتا۔ اس لیے مسجد میں پڑھ لیتے ہیں۔ ورنہ اصل میں نوافل گھروں میں پڑھے جاتے ہیں۔ وقت شاید زیادہ ہوگیا ہے۔ اس لیے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

معدہ کی اصلاح کیلئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کیلئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کیلئے
نیو گیسٹوسن
ساہیوال پھکی جدید حب سلیمانی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کیلئے بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کیلئے

حیات نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کیلئے
New Gin-X ہربل
نظام عصبی کو تقویت دینے، قوت مدافعت کو بڑھانے مردانہ قوت میں اضافہ کرنے، عام جسمانی و دماغی کمزوری جسمانی دردوں کو دور کرنے میں مفید و مجرب ہے

ڈیلرز: اوکاڑہ 0300-6968538۔ لاہور 0321-4130070-4538727۔ گوجرانوالہ 0321-6418196
اسلام آباد 0313-5383497۔ واہ کینٹ 0307-5546369۔ ایبٹ آباد 0301-8703827
ملل ناسرہ 0333-5597827۔ راولپنڈی 0333-5203553۔ مری 0322-5188191۔ مردان 0345-6195912
0346-9262981۔ 0300-5765587۔ کوہاٹ 0333-9615996۔ کوئٹہ 0321-8045069-8110802
قلات 0331-8492582۔ لورالائی 0344-8282359۔ ژوب 0344-8262354۔ گوادر 0322-2277902-0300-7980306
کراچی 0321-4579389-3553193۔ حیدرآباد 0333-7124782
0332-2809795۔ فیصل آباد 041-8726794۔ بوریوالا 0305-6748911۔ ٹنڈو گنگ 054-3413447

السعید (رجسٹرڈ)
ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی
دیپالپور بازار ساہیوال
Mob:0321-6950003
E-mail:saeedherbal@gmail.com

ہماری موجودہ مشکلات کا ایک یقینی حل!

مولانا محمد منظور نعمانیؒ!

(حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے یہ تقریر مئی ۱۹۵۰ء ہندوستان کے ایک ایسے مقام پر کی تھی جہاں کے مسلمان اس وقت اپنے آپ کو مشکلوں اور پریشانیوں میں گھرا ہوا پا رہے تھے۔ حالات میں اگرچہ اب وہ سختی نہیں۔ لیکن اس وقت کے موجودہ حالات میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ مسلمانوں کو اب بھی مشکلات کا سامنا ہے اور مسلمان آج بھی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جس کا یقینی حل پیش کیا گیا ہے۔)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا!

بزرگو، دوستو اور عزیزو! ہم اور آپ بلکہ ہندوستان بھر کے مسلمان اس وقت جن حالات سے گزر رہے ہیں اور جن مشکلات اور پریشانیوں میں گرفتار ہیں۔ ان پر غور کرنے اور ان کا حل سوچنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک ان عام انسانوں کا طریقہ ہے۔ جو صرف ظاہری اور مادی اسباب وتدابیر ہی کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے ان خاص قوانین سے وہ آشنا نہیں ہیں۔ جن کا علم انبیاء علیہم السلام کو ہوتا ہے۔ یا ان کے ان امتیوں کو جو ان سے یہ علم حاصل کریں اور ان پر یقین لائیں اور دوسرا طریقہ انبیاء علیہم السلام کا اور ان کی باتوں پر ایمان لانے والوں کا ہے۔ جو ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون قدرت پر یقین رکھتے ہیں۔ جس سے خدا ناشناس لوگ ناواقف ہیں۔

اس دنیا کے ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جس خاص قانون قدرت کا میں حوالہ دے رہا ہوں۔ پہلے اس کو آپ ایک مثال سے سمجھئے۔ دیکھئے! بارش کے جو ظاہری اسباب ہیں۔ ان کو ہم آپ سب اپنے اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے جانتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ موسم سخت گرم ہوتا ہے تو سمندر سے کچھ بخارات اٹھتے ہیں۔ جو بادل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر ہوائیں ان کو جوڑ کے کسی خاص سمت کو چلاتی ہیں۔ پھر کہیں جا کر وہ برس جاتے ہیں۔ تو بارش کا یہ ظاہری قانون تو ہم آپ سب ہی جانتے ہیں۔ لیکن انبیاء علیہم السلام نے بارش ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک خاص قانون اور بھی بتلایا ہے۔ جس سے عام لوگ واقف نہیں ہیں اور وہ یہ کہ کسی علاقہ کے لوگ اگر اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان پر بارش بھیجتا ہے اور ان کی کھیتیوں کو سیراب کرتا ہے اور ان کی پیداوار میں اضافہ فرماتا ہے اور ان کی نسل بھی بڑھاتا ہے۔ جس سے انکی طاقت اور تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں کئی نبیوں کی زبانی اللہ تعالیٰ کے اس خاص انعام کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورہ نوح میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

”استغفروا ربکم انه کان غفارا ۰ یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال

وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھاراً ''﴿اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ پھر وہ تم پر خوب بارش بھیجے گا اور تمہارے مال و دولت اور تمہاری اولاد میں زیادتی کرے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہریں بنادے گا۔﴾

اسی طرح سورہ ہود میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا: ''یا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم ''﴿اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ سے گناہوں کی معافی چاہو پھر توبہ کر کے اس کی طرف پلٹ جاؤ۔ وہ تم پر خوب بارشیں بھیجے گا اور تمہاری قوت میں اپنی طرف سے بہت بڑی قوت کا اضافہ کردے گا۔﴾

تو اللہ کے ان دو پیغمبروں (حضرت نوح اور حضرت ہود علیہم السلام) کے ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے جن ظاہری اسباب کو عام دنیا والے جانتے ہیں۔ ان کے علاوہ بارش ہونے کا ایک سبب استغفار اور توبہ بھی ہے اور انہی آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ استغفار اور توبہ کی وجہ سے قوموں کی دولت اور تعداد اور طاقت میں بھی اضافہ کردیا جاتا ہے۔ حالانکہ عام دنیا والے دولت اور طاقت بڑھنے کے جن ظاہری اسباب کو اور جن تدابیر کو جانتے ہیں وہ اور ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ خاص قانون کہ وہ کسی کی توبہ اور استغفار سے اس کی تعداد اور دولت اور طاقت میں اضافہ کردیتا ہے۔ صرف انبیاء علیہم السلام ہی نے بتلایا ہے۔

اب اگر آپ نے اس تفصیل سے میری یہ بات سمجھ لی ہے کہ اس مادی دنیا کے ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص قانون قدرت بھی ہے۔ جس کا علم براہ راست صرف انبیاء علیہم السلام کو پتہ ہے۔ تو اب میں پھر اپنی یہ بات دوہراتا ہوں کہ جن پریشانیوں اور مشکلوں میں ہم مسلمان اس وقت گھرے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں غور کرنے اور سوچنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ ظاہری اسباب پر یقین رکھنے والوں کا ہے۔ جن کا ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ جس کا میں نے حوالہ دیا ہے۔

اب ہمیں اپنے موجودہ مسائل اور اپنے حالات پر غور کرنے سے پہلے اپنی پوزیشن اور اپنی حیثیت متعین کرلینی چاہئے۔ اگر خدانخواستہ آپ صرف ظاہری اسباب و تدابیر ہی پر یقین رکھنے والوں میں ہیں اور بس اسی راہ سے اپنی موجودہ مشکلات کا حل چاہتے ہیں۔ تو میں صاف عرض کرتا ہوں کہ اس بارہ میں آپ کو کوئی ایسا مشورہ نہیں دے سکتا جس پر خود میرا دل پوری طرح مطمئن نہ ہو۔ میں نہ خود دھوکے میں ہوں اور نہ آپ کو دھوکہ دینا چاہتا ہوں۔ بلاشبہ راستہ سخت تاریک ہے اور مشکلات سے بھرا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں بالکل نہیں آتا کہ ہم صرف ظاہری اسباب کے سہارے ان مشکلات کو اس وقت عبور کرسکیں گے۔

اس لئے میرا روئے سخن صرف ان حضرات کی طرف ہے جو اسباب کے علاوہ خالق اسباب کو بھی جانتے اور مانتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم و ہدایت کے مطابق اس کی قدرتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے تو اپنے دل میں اس عقیدہ کو تازہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس سارے عالم کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا ہے اور اس دنیا میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی اس کے علم اور اس کے حکم کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ پس ہم مسلمان اس

وقت جن حالات میں ہیں۔ یہ بھی بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اللہ تو ہمیں اس ملک میں عزت اور عافیت سے رکھنا چاہتا ہے لیکن کچھ لوگ اتنے زبردست ہوگئے ہیں کہ وہ اللہ کی چلنے نہ دیتے ہوں اور وہ ہمارے لئے ذلتوں اور پریشانیوں کا باعث بن رہے ہوں۔ بلکہ ہمیں یقین کے ساتھ جاننا چاہئے کہ یہ جو کچھ ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فیصلہ اور اس کے حکم سے ہورہا ہے۔

”قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء ۰ وتعز من تشاء وتذل من تشاء ۰ بیدک الخیر ۰ انک علی کل شئی قدیر ۰ تولج اللیل فی النہار و تولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب“

پھر ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ بلاقصور کسی قوم اور کسی امت کو ذلتوں اور پریشانیوں میں مبتلا کرے۔ بلکہ قوموں پر برے حالات ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ”ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسھم یظلمون“ ﴿اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ آدمی خود اپنے پر ظلم کرتے ہیں﴾

اس کے بعد ہمیں جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں جابجا اپنے اس قانون کا ذکر فرمایا ہے کہ جب کوئی قوم اور امت اللہ سے بندگی کا عہد کر کے اور اس کے دین پر چلنے کا اقرار کر کے نافرنی اور عہد شکنی کی زندگی اختیار کرلیتی ہے۔ تو وہ اللہ کی نظر کرم سے گر جاتی ہے اور لعنت کی مستحق ہوجاتی ہے۔ پھر اس پر جب برے حالات آتے ہیں۔ تو اللہ اس کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں بنی اسرائیل پر غضب اور لعنت کا جہاں جہاں ذکر آتا ہے۔ اس سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

”فبما نقضھم میثاقھم لعنّاھم“ ﴿ہم نے اس کی عہد شکنی کی وجہ سے ان کو اپنی رحمت سے محروم کردیا۔﴾ دوسری جگہ ارشاد ہے: ”الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم العنۃ ولھم سوء الدار“ ﴿جو لوگ اللہ سے کیا ہوا پختہ عہد کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ نے جن تعلقات کو جوڑنے کا حکم دیا ان کو قطع کرتے ہیں اور زمین میں (اپنی بدعملی اور سرکشی سے) فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے واسطے برا ٹھکانہ ہے۔﴾

اور سورہ بقرہ کے نویں دسویں رکوع میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو یہ احکام دیے تھے۔ ان میں سے انہوں نے اکثر کی نافرمانی کی اور صرف ایک حکم پر انہوں نے عمل کیا۔ پھر اللہ کے احکام کے ساتھ بنی اسرائیل کا یہ طرز عمل بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا: ”فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون“ ﴿پس جو لوگ تم میں سے ایسا کریں گے ان کی جزاء اس کے سوا کچھ نہ ہوگی کہ دنیا کی زندگی میں رسواء ہوں اور قیامت کے دن سخت عذاب میں ڈالے جائیں اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر اور غافل نہیں ہے۔﴾

بہر حال ہم مسلمانوں کو اپنی موجودہ مصیبتوں اور پریشانیوں پر غور کرتے وقت اس بات کو نہیں بھولنا چاہئے کہ اس کا اصلی اور حقیقی سبب ہماری نافرمانی اور عہد شکنی والی یہ زندگی ہے جو ہم نے صدیوں سے اختیار کر رکھی ہے۔ اس لئے ان مشکلوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہم اس طرز زندگی کو چھوڑنے کا فیصلہ کریں۔ اب تک کی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی اللہ سے معافی مانگیں اور آئندہ کے لئے اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کریں۔ قرآن پاک میں صاف صاف وعدہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی قوم اس طرح استغفار اور توبہ کر کے اپنے معاملہ کو اللہ سے درست کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دنیا میں بھی عزت واطمینان والی زندگی مرحمت فرمادیں گے۔

سورۂ ہود کے شروع میں ارشاد ہے: ”وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یمتعکم متاعا حسنا الی اجل مسمی ویوت کل ذی فضل فضله“ ﴿اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اپنے پروردگار سے پھر توبہ کر کے رجوع ہو جاؤ اس کی طرف وہ تم کو دنیا کی اچھی زندگی دے گا اور اچھی طرح اس کو برتنے کا موقع دے گا ایک مقررہ مدت تک اور جو خاص فضل کے مستحق ہوں گے ان کو خاص فضل سے نوازے گا۔﴾

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے: ”ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب“ ﴿اور جو لوگ اللہ سے ڈریں اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرلیں۔ اللہ ان کے لئے مشکلوں اور مصیبتوں سے نکلنے کی راہیں پیدا کرے گا اور ان کو ایسے طریقوں سے رزق دے گا جو ان کے گمان میں بھی نہ ہوں گے۔﴾

غور کیجئے اس وقت اس ملک میں ہماری پریشانیاں عموماً دو طرح کی ہیں۔ ایک جان و مال اور عزت وآبرو کے خطرے اور دوسرے روز بروز معاش کے وسائل کا کم ہونا۔ پڑھا لکھا ملازم پیشہ طبقہ کہتا ہے کہ اس پر ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور جو کہیں لگے ہوئے ہیں ان کو بھی نکالنے کی تدبیریں کی جارہی ہیں۔ کاریگر طبقہ کہتا ہے کہ کارخانہ دار ہندو ہمیں کام نہیں دیتے۔ تجارت پیشہ مسلمان کہتے ہیں کہ ہماری تجارتوں کو ختم کر دینے اور فیل کر دینے کی ایک پوری سازش ہے اور ہم اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔

میں ان میں سے کسی بات کی تردید نہیں کرتا۔ میں مانتا ہوں کہ واقعات اسی طرح کے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی مشکلات سے نکلنے اور روزی ملنے کی جو تدبیر اس آیت میں بتلائی ہے (یعنی تقویٰ والی زندگی اختیار کرنا) ذرا دل کے یقین کے ساتھ اس پر عمل کر کے تو دیکھیں پھر دیکھ لینا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے کیسی نئی نئی راہیں پیدا ہوتی ہیں اور کتنے دروازے کھلتے ہیں۔ ایک اور آیت میں فرمایا: ”ان تنصروا الله ینصر کم ویثبت اقدا مکم“ ﴿اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمادے گا۔﴾

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قوم اور کوئی جماعت اللہ کے دین کی مدد میں لگ جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا اور اس کے حالات ایسے کر دے گا کہ اس کے پاؤں اکھڑنے نہ پائیں گے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ، میرا مشورہ ترک اسباب نہیں ہے

اب تک میں نے جو کچھ کہا اس سے میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اپنے حالات درست کرنے اور موجودہ

مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ظاہری اسباب وتدابیر کے راستہ سے جو کوشش اس وقت کی جاسکتی ہے۔ وہ ہم نہ کریں اور بس توبہ واستغفار کو وظیفہ بنا کر اللہ پر توکل کر کے بیٹھ جائیں۔ توکل کے یہ معنی بالکل نہیں ہیں۔

خوب سمجھ لیجئے! اللہ ورسول اللہ ﷺ کا ہرگز یہ حکم نہیں ہے اور میرا مشورہ ہرگز یہ نہیں ہے۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اس وقت صرف ظاہری اسباب کوششوں سے حالات نہیں بدل سکتے اور ہم ان مشکلات سے نجات نہیں پاسکتے جب تک کہ ہم زندگی میں ایسی تبدیلی نہ کریں جس سے آسمان کے فیصلے بدل جائیں اور ہم اللہ کی مدد اور رحمت کے مستحق ہو جائیں اور قرآن پاک نے اس کی صورت یہ بتلائی ہے کہ ہم پچھلی زندگی کی بداعمالیوں سے سچی توبہ کریں۔ اللہ سے معافی چاہیں۔ آئندہ کے لئے تقویٰ والی زندگی اختیار کریں اور اللہ کے دین کی خدمت اور اس کو رواج دینے کے اس کام میں لگ جائیں جس کے لئے دراصل ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو اللہ کی رحمت اور مدد ہماری طرف متوجہ ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ موجودہ پریشانیوں اور مشکلوں سے نکلنے کے لئے عزت واطمینان کی زندگی حاصل کرنے کے لئے جو ظاہری کوشش اور تدبیریں ہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ کامیاب ہوں گی۔ تدبیر کرنا اور ظاہری اسباب کے راستہ سے جدوجہد کرنا تو خود اللہ کا حکم ہے۔ لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ وہ یہ یقین رکھے کہ میری تدبیر اور کوشش جب ہی کامیاب ہوگی جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے اور جیسا کہ میں نے بتلایا عادت اللہ ہے کہ جب کوئی قوم اللہ سے اپنا معاملہ درست کرے اور اس کی رضا کے راستہ پر چلنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس کی تدبیروں کو کامیاب کرتے ہیں اور اپنی خاص رحمت اور مدد سے اس کو مشکلوں سے نجات دیتے ہیں۔ تو میرا مشورہ ہرگز تدبیر اور ظاہری کوشش چھوڑنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میری گذارش یہ ہے کہ جب تک اللہ کی رحمت اور مدد کے قابل ہم اپنے آپ کو نہ بنائیں گے۔ کوئی تدبیر بھی ہم کو نجات نہیں دلا سکے گی۔

بلکہ اگر آپ غور کریں تو خود سمجھ سکتے ہیں کہ زندگی میں یہ تبدیلی جس کی میں آپ کو دعوت دے رہا ہوں یہ ایک طرح کی ظاہری تدبیر بھی ہے۔ ذرا سوچئے جب ہم توبہ استغفار کو اختیار کر کے حقیقی ایمان اور تقوے والی زندگی اختیار کرلیں گے تو اس کی عملی صورت یہی ہوگی کہ اللہ پر اور اس کی قدرت پر ہمیں پورا یقین ہوگا۔ اللہ کے سوا ہر چیز کا اور موت کا ڈر ہمارے دل سے نکل چکا ہوگا۔ اللہ پر ہمیں پورا بھروسہ ہوگا۔ ہماری ہمتیں بلند اور ہمارے دل مضبوط ہوں گے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ہم اللہ اور رسولؐ کے احکام کے مطابق چلیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری پوری زندگی ایمانداری اور خدا پرستی کی زندگی ہوگی۔ ہم ہر معاملہ میں سچائی اور انصاف سے کام لینے والے اور اللہ کے لئے غریبوں، مفلسوں اور معذوروں کی صدقات سے مدد کیا کریں گے۔ کیونکہ اسلام نے دولت مندوں کو یہ سب احکام دیئے ہیں۔ اسی طرح ہم میں جو تاجر ہوں گے۔ وہ دھوکہ بازی کی تجارت نہیں کریں گے۔ کسی کو فریب نہیں دیں گے۔ چور بازاری نہیں کریں گے۔ غرض ان کی تجارت سچائی اور ایمانداری کی تجارت ہوگی۔ اسی طرح ہم میں سے جو ملازم ہوں گے وہ پوری محنت اور دیانت داری سے اپنا کام انجام دیں گے۔ جن کو حکومت کا کوئی عہدہ سپرد کیا جائے گا وہ رشوت نہیں لیں گے اور ہمیشہ انصاف کے ساتھ فیصلے کریں گے۔ اسی طرح ہم میں جو مزدور ہوں گے وہ صرف نوکری چھوٹنے کے ڈر سے نہیں بلکہ خدا کے مواخذہ کے ڈر سے اپنی ڈیوٹی محنت سے انجام دیں گے۔ ہم میں

جو پیشے والے ہوں گے۔ وہ بات کے پکے اور ہاتھ کے سچے ہوں گے اور یہ سب کچھ وہ اپنے ایمانی ضمیر کے تقاضے اور خدا کے خوف سے آخرت کے حساب کتاب کے ڈر سے کریں گے اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس دنیا میں آج اگر کوئی قوم ایسی زندگی رکھنے والی موجود ہو تو یقیناً سب کے مقابلہ میں وہ ہی چمکے گی۔ دوسرے لوگ اس کی قدر اور عزت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اس کے تاجر دوسرے تاجروں کے مقابلے میں کامیاب رہیں گے۔ وہ اگر ملازمتیں اور عہدے نہیں بھی چاہیں گے تو جمہور عوام انہیں مجبور کریں گے اور ذمہ داریاں ان کے سپرد کریں گے۔ ہر موقع پر اور ہر ضرورت کے وقت سب سے پہلے انہی کو پوچھا جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ ہوگا کہ دس پانچ برس کے تجربہ سے دنیا یہ جان لے کہ آپ وہ نہیں رہے کہ جو تھے۔ بلکہ اب آپ کی زندگی دنیا سے ممتاز ہوگئی ہے اور آپ نے ہر معاملہ میں ایمانداری، خدا پرستی اور سچائی کو اپنی زندگی کا اصول بنالیا ہے اور صرف دس بیس آدمیوں کے ایسا بن جانے سے بھی یہ نتائج نہیں نکل سکتے۔ اللہ کے فضل سے کچھ نہ کچھ تو اب بھی ہم میں ایسے آدمی موجود ہیں جن کی زندگی ایمان اور تقویٰ والی زندگی ہے۔ اس لئے حالات کی تبدیلی کے لئے ضروری ہے کہ یہ قوم کی اکثریت یا کم از کم قوم کے متوسط طبقہ کی زندگی درست ہو جو قوم کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے اور جس کا عام دنیا سے واسطہ پڑتا ہے۔

بہر حال اس وقت ہندوستان کے مسلمان جس پوزیشن میں ہیں اور جن حالات میں وہ اپنے کو گھرا ہوا پا رہے ہیں۔ ان سے نجات پانے اور عزت واطمینان والی زندگی حاصل کرنے کی یہ بالکل یقینی تدبیر ہے کہ وہ اللہ سے اپنا معاملہ درست کر کے اس کی رحمت سے مدد کے قابل بنیں اور خود غرضی، نفس پرستی کی موجودہ غیر اسلامی زندگی کو چھوڑ کر خدا پرستی اور اللہ کی فرمانبرداری والی زندگی اختیار کریں۔

مصر کی بت پرست قوم میں یوسف علیہ السلام کے لئے جو مرد مومن اور خدا پرست تھے اور شروع میں ایک جھوٹا ناپاک مقدمہ ان پر قائم کر کے ان کو جیل میں بھیج دیا گیا تھا۔ لیکن انکی ایمان اور تقویٰ والی زندگی ہی کا یہ کرشمہ تھا کہ جب قید خانہ کے ان کے ایک ساتھی کے ذریعہ لوگوں کو اور خصوصاً بادشاہ مصر کو ان کی خدا پرستانہ اور متقیانہ زندگی کا علم ہوا اور ان کی صلاحیتوں کا پتہ چلا تو بغیر ان کی درخواست اور کوشش کے خود بادشاہ نے ان کو جیل خانہ سے نکلوا کر حکومت کا انتظام بھی ان کے سپرد کر دیا۔ حالانکہ یوسف علیہ السلام مذہب میں، نسل میں، زبان میں غرض ہر چیز میں مصری قوم سے مختلف تھے۔ قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام کا قصہ ایک دلچسپ تاریخی قصہ کی حیثیت سے نقل نہیں کیا گیا اور نہ قرآن کوئی قصہ کہانی کی یا تاریخی کتاب ہے۔ وہ تو سراسر ہدایت ہے۔ اس میں اگلی قوموں یا اگلے پیغمبروں کے جو واقعات بیان فرمائے گئے ہیں۔ وہ ہماری ہدایت اور سبق آموزی کے لئے ہی بیان کئے گئے ہیں۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا بہت بڑا سبق ہمارے لئے یہی ہے اور یوسف علیہ السلام کا قصہ تو بہت پرانا ہے اور ایک پیغمبر کا اور مصر کا ہے۔ خود ہمارے اس ملک ہندوستان میں اللہ کے جن بندوں نے شروع میں آکر اسلام کی روشنی پھیلائی آپ جانتے ہیں کہ وہ چند بے نوا فقیر تھے۔ جن کے پاس ایمان اور تقویٰ والی زندگی کی طاقت کے سوا کچھ ظاہری اور مادی طاقت بالکل نہ تھی۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ کے پاس کیا تھا؟ بابا فرید گنج شکرؒ کے پاس کیا تھا؟

بس یہی تقویٰ والی زندگی تھی اور اس کے نتیجے میں اللہ کی خاص رحمت اور مدد تھی۔ آج بھی کوئی بندہ اپنے اندر وہ روح پیدا کرے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ بزرگو اور دوستو! مادہ اور مادی اسباب اصل طاقت نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ پر سچا ایمان اور اس کے ساتھ بندگی کا صحیح تعلق ہی اصل طاقت ہے:

باسلاطین مے فتد مردے و فقیر — از شکوہ بوریا لرزد سریر
وزجنوں مے افگند ہوئے بشہر — وار ہاند خلق راازجبر وقہر
قلب اوراقوت از جذب وسلوک — نعرئہ او پیش سلطان "لاملوک"

اب مجھے صرف یہ بتلانا ہے کہ ہم میں اور آپ میں اتنی بڑی تبدیلی اس وقت کس طرح آ سکتی ہے اور حقیقی ایمان اور توبہ وانابت اور تقویٰ والی زندگی قوم میں کس طرح عام کی جا سکتی ہے؟ میرے بزرگو اور دوستو! اس بارہ میں مجھے ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے کہ صرف اس طرح کی تقریریں سننے سنانے سے یہ زندگی قوم میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ ہم اس کی ضرورت کو محسوس کر کے پورے عزم اور پختہ ارادہ سے یہ فیصلہ کر لیں کہ ہمیں اپنے کو بدلنا اور اپنی قوم میں اس تبدیلی کے لئے کوشش کرنا ہے اور اس فیصلہ کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے میں لگ جانا ہے۔

بعض میرے ملنے والے بھی موجودہ حالات سے گھبرا گھبرا کے کبھی کبھی مجھ سے بھی پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں اس ملک میں ہم کس طرح رہ سکیں گے؟ بہت صفائی کے ساتھ میرا ایک ہی جواب ہے کہ اگر ہم اپنی زندگیاں بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور خدانخواستہ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ جیسے ہم اب ہیں ایسے ہی رہیں گے۔ تو مستقبل میں کسی بہتری کی مجھے ہرگز امید نہیں۔ بلکہ حالات بد سے بدتر ہوں گے۔ لیکن اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ یہ طے کر لیں کہ ہمیں اپنی زندگی کو ایمانی زندگی بنانا ہے اور آئندہ اللہ کے وفادار بندے بن کر رہنا ہے۔ تو پھر پورے وثوق اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ انشاء اللہ ہمارا مستقبل اس ملک میں بھی نہایت خوشگوار ہوگا اور کچھ تعجب نہیں کہ زمانہ ماضی سے بھی زیادہ خوشگوار ہو۔ ہر ملک کا مالک اللہ ہے اور اس کے صالح اور وفادار بندے اس میں رہنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ ''ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون''

اور میرا پیام جس طرح ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ہے اسی طرح ان دوسرے ممالک کے مسلمانوں کے لئے بھی ہے جو بظاہر ابھی اطمینان کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی نافرمانی اور خدا فراموشی والی زندگی کے ساتھ مستقبل سے مطمئن ہیں تو بڑے غافل ہیں اور اس دنیا میں مہلت اور پکڑ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا جو خاص قانون ہے وہ اس سے ناواقف ہیں۔

سب سے آخر میں مجھے یہ اور عرض کرنا ہے کہ میری اس تقریر سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ دین وایمان اور تقویٰ والی زندگی کی دعوت ہم بس اپنی اور اپنی قوم کی دنیا کے لئے اور اس دنیاوی زندگی میں اطمینان حاصل کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ یہ تو دین کا محض ضمنی فائدہ ہے۔ اصل مقصود صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی نجات

وفلاح ہے۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ وہ کسی قوم کے ایمان اور تقویٰ والی زندگی اختیار کرنے پر دنیا کی نعمتوں سے بھی اس کو نوازتا ہے ورنہ حق تو یہ ہے کہ اگر یہ فرمادیا جاتا کہ دین پر چلنے کا بدلہ میں تم کو صرف آخرت میں نجات اور ہماری رضا حاصل ہوگی اور دنیا میں دین پر چلنے والوں کی ہمیشہ کھالیں کھینچی جائیں گی تب بھی ہم کو دین ہی پر چلنا چاہئے تھا اور ایمان وتقویٰ ہی کو اصول زندگی بنانا چاہئے تھا۔ دنیا میں کھالیں کھنچوا کر اور بوٹیاں نچوا کر بھی اگر آخرت کی ابدی نجات اور اللہ کی رضا حاصل ہو جائے تو یہ سودا گراں نہیں ارزاں ہی ہے۔

یاد کیجئے! فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے جن جادوگروں کو بلوایا تھا۔ جب ان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کھل گئی اور انہوں نے بھرے دربار میں اپنے ایمان کا اعلان کر دیا تو فرعون نے غضب ناک ہو کر ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا کے تم کو سولی پر لٹکواؤں گا۔ اس کے جواب میں اللہ کے ان بندوں نے کہا: ”فاقض ماانت قاض انما تقضی ھذہ الحیاۃ الدنیا انا امنا بربنا لیغفرلنا خطایانا“ ﴿ہمارے متعلق تو جو فیصلہ کرنا چاہے کر ڈال تو بس اسی دنیا کا تو فیصلہ کر سکتا ہے۔﴾ یعنی تیرے فیصلے سے بس دنیوی زندگی میں تو ہمیں دکھ پہنچے گا جو بہر حال ایک دن ختم ہونے والی ہے۔ ہم تو ان خطرات کے باوجود خوب سوچ سمجھ کر اس لئے ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں بخش دے اور ہمیں اخروی نجات مل جائے۔

بہر حال اللہ کی رضا اور آخرت کی نجات ہی دین اور ایمان کا اصل مقصد ہے دین کا ہر چھوٹا بڑا کام دراصل اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہونا چاہئے۔ لیکن یقین اس پر بھی رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شاہانہ وعدوں کے مطابق دین وایمان کی راہ پر چلنے والی قوم کو دنیا میں بھی اچھی زندگی نصیب فرماتے ہیں۔ آخر میں قرآن مجید کی ایک آیت پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ سبحان اللہ کیسی ایمان افروز آیت ہے۔ سورۂ یونس کا ساتواں رکوع اس آیت سے شروع ہوتا ہے۔ شروع آیت میں بندوں کے ساتھ اپنا تعلق اللہ نے بڑے ہی پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: ”وماتکون فی شان وماتتلوا منہ من قرآن ولاتعملون من عمل الاکنا علیکم شھود اذ تفیضون فیہ ۰ وما یعزب عن ربك من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلك ولا اکبر الا فی کتاب مبین ۰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۰ الذین آمنوکانو یتقون ۰ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ ۰ لاتبدیل لکلمات اللہ ۰ ذلك ھو الفوز العظیم“

آیت کا حاصل یہ ہے کہ تم جس حال میں ہوتے ہو اور خاص کر جب تم کہیں سے قرآن پڑھتے ہو اور جو عمل کرتے ہو۔ تو اس کے دیکھنے والے ہم وہیں تمہارے پاس موجود ہوتے ہیں۔ (یعنی کسی حال میں بھی ہم تم سے غائب اور بے خبر نہیں ہوتے) اور زمین وآسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز بھی تمہارے پروردگار سے چھپی نہیں ہے اور اس سے چھوٹی اور بڑی ہر چیز بھی لوح محفوظ پر مرقوم ہے۔ یاد رکھو اللہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ اللہ والے لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے اور تقویٰ کی راہ پر چلتے ہیں۔ ان کے لئے دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں کے لئے خوشخبری ہے۔ بلاشبہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔

تاریخ کے اوراق اور چند واقعات!

مولانا محمد اسلم نفیس!

حضرت ابومعاویہ اسودؒ کی رات: آپ ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ مسلمانوں کو رات کی نماز پڑھنے کی وصیت فرماتے تھے۔ بعد از تہجد فرماتے جس کو دنیا جمع کرنے کی زیادہ فکر ہوگی۔ وہ کل قبر میں زیادہ غمگین ہوگا۔ اے مسکین! اگر تم اپنے نفس کے لئے نجات چاہتے ہو تو رات کو کم سویا کرو۔ نیز فرماتے جو رات کو قیام کرنے کا اہتمام کرے۔ اس کو اپنے رنج وغم کی کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کی ہر مصیبت پر صبر کرنے والے کو جنت میں بدلہ عطاء فرمائیں گے۔ ابوزاہریہ سے مروی ہے کہ ابومعاویہؒ کی آخر میں بینائی چلی گئی تھی۔ میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں آیا۔ تو ان کے کمرے میں قرآن کریم رکھا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ آپ کی تو نظر نہیں ہے۔ پھر یہ قرآن کریم کا نسخہ کس کے لئے رکھا ہے؟۔ ابومعاویہ نے فرمایا: ''اگر میری موت تک راز فاش نہ کرنے کا وعدہ کرے تو بتاتا ہوں۔'' میں نے وعدہ کرلیا۔ وہ فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب قرآن کریم کی تلاوت کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو بینائی واپس آجاتی ہے۔ جب تلاوت ختم کرتا ہوں تو بینائی ختم ہو جاتی ہے۔''

حضرت احمد بن حرب کی عبادت میں حلاوت کا نصیب ہونا: علامہ ذہبیؒ نے احمد بن حرب نیشاپوری کے حالات میں لکھا ہے کہ حضرت احمد بن حرب نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت ۵۰ سال تک کی۔ لیکن مجھے عبادت میں حلاوت اس وقت تک نصیب نہ ہوئی۔ جب تک میں نے تین چیزیں نہ چھوڑیں: ۱...... لوگوں کو راضی کرنے کی فکر چھوڑی...... تو حق گوئی پر قادر ہوا۔ ۲...... فاسق وفاجر لوگوں کی صحبت چھوڑی...... تو صالحین کی صحبت نصیب ہوئی۔ ۳...... دنیا کی لذت کو چھوڑا...... تو آخرت کی لذت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضرت مجھے کوئی وظیفہ بتائیے؟۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے فرمایا: ''ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے رہو۔ بس یہی وظیفہ ہے۔'' حضرت مولانا لال حسین اخترؒ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر حاضر ہوئے اور درخواست کی حضرت کوئی وظیفہ بتا دیجئے؟۔ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا: ''ختم نبوت کا کام کرتے رہو، ختم نبوت کی حفاظت ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔''

بچوں کی تربیت: ایک مرتبہ کسی نے حضرت شیخ سعدیؒ سے پوچھا کہ بچوں کی تربیت کیسے کریں؟۔ انہوں نے جواب دیا: ''جب بچے کی عمر دس سال ہو جائے تو اسے اجنبی لوگوں میں مت بیٹھنے دیں۔ اسے اچھے اخلاق کی تعلیم دیں۔ غیر ضروری پیار وشفقت نہ دیں۔ بڑوں اور اساتذہ کا ادب سکھائیں۔ اسے ہر حال میں استاد کی سخت بات سہنے کی نصیحت کریں۔ بچے کی تمام ضروریات پوری کریں۔ کچھ ایسا کیجئے کہ وہ اپنی ضرورت کے لئے دوسروں کی طرف بالکل نہ دیکھے۔ پڑھائی کے شروع کے دنوں میں اس کی حوصلہ افزائی کریں۔ تعریف کریں۔ شاباش دیں۔ سختی کی ضرورت محسوس کریں تو سختی بھی ضرور کریں۔ بچے کو کوئی ہنر ضرور سکھانا چاہئے۔ اگر اس کے پاس ہنر ہوگا تو وہ برے دنوں میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جائے گا۔

شیخ الکل مولانا عبدالستار تونسویؒ کا وصال!

مولانا اللہ وسایا!

مناظر اسلام، وکیل اہل سنت، حضرت مولانا عبدالستار تونسوی نشتر ہسپتال ملتان میں ۲۱ ؍نومبر ۲۰۱۲ء عشاء کے وقت انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالستار تونسوی ۱۸؍مارچ ۱۹۲۶ء کو تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام مولانا حکیم اللہ بخش تھا۔ آپ بلوچوں کے قبیلہ بھانی سے تعلق رکھتے۔ مولانا اللہ بخش صاحب دینی، دنیوی تعلیم سے بہرہ ور تھے۔ مختلف سکولوں میں پڑھاتے رہے۔ دن بھر پڑھاتے فارغ وقت مسجد خلفائے راشدین تونسہ شریف میں دینی تعلیم وتدریس اور خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دیتے۔ آپ نے نصف صدی اس مسجد میں فی سبیل اللہ خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اپنے بیٹے عبدالستار کو خود مقامی سکول میں تعلیم دلوائی۔ پھر قرآن مجید ناظرہ عبدالستار نے حافظ محمد عثمان تونسوی سے پڑھا۔ دینی تعلیم کے لئے آپ مدرسہ محمودیہ خانقاہ تونسہ شریف میں داخل ہوئے۔ تونسہ شریف کی وجہ شہرت خانقاہ سلیمانیہ تونسہ ہے جس کی بنیاد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی نے رکھی۔ خواجہ محمد سلیمان قوم افغان، قبیلہ جعفر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا تولد تونسہ سے تیس کوس جانب دامن کوہ سلیمان (کوہ درگ) موضع گڑگوجی میں ہوا۔ سن ولادت ۱۱۸۴ھ ہے۔ پیدائش کے چار سال بعد والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ نے ملاں یوسف سے پڑھنے کے لئے بھیجا۔ نصف قرآن مجید ان سے پڑھا۔ پھر اپنی قوم کے ایک حاجی صاحب سے پڑھتے رہے۔ میاں حسن علی صاحب کے مدرسہ میں پڑھنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی کی بیعت وخلافت حضرت خواجہ نور محمد مہاروی نزد چشتیاں ضلع بہاولنگر سے تھی۔

خواجہ نور محمد صاحب اوچ شریف کے سفر پر تھے۔ خواجہ محمد سلیمان کی یہاں ان سے ملاقات ہوئی۔ خواجہ سلیمان صاحب نے بیعت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خواجہ نور محمد مہاروی کے شیخ اور مرشد مولانا فخرالدین تھے۔ انہوں نے خواجہ نور محمد صاحب اپنے مرید وخلیفہ سے فرمایا کہ کوہستانی شاہباز پر پرزے نکال رہا ہے اسے پھانسو۔ اس کا قبضہ میں آنا دونوں جہاں کی نعمتوں کے حصول کے مترادف ہے۔ وہ اپنے وقت کا سلیمان ہوگا۔ چنانچہ کوٹ مٹھن سے مشائخ کا قافلہ اوچ شریف خواجہ نور محمد صاحب کی ملاقات کے لئے آیا تو اس میں خواجہ محمد سلیمان بھی تھے۔ خواجہ محمد سلیمان کے علاقہ کے لوگوں کو عموماً روہیلے کہا جاتا تھا۔ حضرت سید جلال الدین بخاری کے سجادہ نشین خواجہ نوبہار کی بیعت کرنے کے بعد خواجہ نور محمد صاحب نے خواجہ محمد سلیمان تونسوی کو اوچ شریف میں بیعت کیا۔ پھر خواجہ مہاروی نے اپنے مرید وخلیفہ مولانا محمد حسین سے فرمایا کہ ہمیں مبارک دو کہ وہ شاہباز عقل جس کے لئے سال بسال ہم کو سفر کرنا پڑتا تھا اب ہمارے دام میں آگیا۔ خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے جانشین خواجہ اللہ بخش تونسوی تھے۔ ان کے جانشین خواجہ محمود صاحب تھے۔ خواجہ محمود کے زمانہ میں مدرسہ محمودیہ قائم ہوا۔ جہاں حضرت مولانا عبدالستار تونسوی

نے مولانا خالق داد، مولانا عبدالستار شہلانی، مولانا خان محمد اور مولانا غلام رسول صاحب سے تعلیم حاصل کی۔ مؤخر الذکر دونوں حضرات دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ حضرت خواجہ محمود صاحب نے مولانا خان محمد صاحب کو دیوبند بھیجا تھا۔ چنانچہ اس روایت کے تحت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب کو بھی دارالعلوم دیوبند بھیجا گیا۔ ۴۷۔۱۹۴۶ء میں آپ نے دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف کیا۔ ۱۶؍جمادی الاوّل ۱۴۲۶ھ کو فقیر راقم نے مسجد عثمانیہ ملتان میں آپ نے چند سوالات کئے۔ آپ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے بخاری اور ترمذی، حضرت مدنیؒ، مسلم شریف مولانا بشیر احمد صاحب، ابوداؤد مولانا اعزاز علی صاحب، ابن ماجہ قاری محمد طیب، نسائی مولانا فخرالحسن، طحاوی مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، شمائل ترمذی مولانا اعزاز علی، مؤطا امام مالک مولانا عبدالخالق المعروف حضرت صدر صاحب سے دارالعلوم دیوبند میں پڑھیں۔ وفاق المدارس کے موجودہ صدر گرامی حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا سید بشیر احمد لودھراں آپ کے ہمدرس تھے۔ جو طلباء کی جماعت دورہ حدیث شریف میں عبارت پڑھتی تھی۔ ان میں حضرت مولانا عبدالستار تونسوی بھی نمایاں طور پر شامل تھے۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد شعبان میں لکھنؤ امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی خدمت میں چلے گئے۔ آپ نے یہاں مولانا عبدالشکور لکھنوی، مولانا عبدالسلام بن مولانا لکھنوی اور مولانا محمد صدیق سے تعلیم حاصل کی۔ فن مناظرہ میں یہ حضرات اس وقت امام مانے جاتے تھے۔ ان سے باقاعدہ آپ نے کلاس مناظرہ میں ٹاپ کیا۔ لکھنؤ میں آپ کے ہمدرس حضرت علامہ مولانا قادر بخش بھی تھے جو فیروزہ ضلع رحیم یارخان کے باسی تھے۔ جب آپ لکھنؤ پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران پاکستان بنا۔ آپ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سفر کیا۔ راستے مسدود تھے۔ سہارنپور تک آئے۔ دیوبند نہ جاسکے۔ سہارنپور سے پاکستان آگئے۔ پاکستان میں آکر اپنے گھر پر طلباء کو درس نظامی کی کتب پڑھانی شروع کیں۔ پھر سنجر سیداں نزد تونسہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی تدریس کے زمانہ میں مقامات، متنبی، حماسہ کئی بار پڑھائیں۔ آپ بجا طور پر شیخ الادب تھے۔ سنجر پور سیداں کے بعد مدرسہ محمودیہ کے اس دور کے مہتمم اور خانقاہ سلیمانیہ محمودیہ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ نظام الدین کے حکم پر اپنی مادر علمی مدرسہ محمودیہ تونسہ میں اپنے اساتذہ کے زیر سایہ تدریس کا آپ نے بیڑا اٹھایا۔ یہاں آپ نے بخاری شریف تک کی تعلیم دی۔ اس دوران آپ قریب وجوار میں تبلیغ اسلام کے لئے بھی تشریف لے جاتے۔

آپ کا باضابطہ پہلا مناظرہ جنوری ۱۹۴۹ء میں منگروٹہ شرقی نزد تونسہ میں ہوا۔ حضرت مولانا در محمد صاحب مخدوم عالی ضلع ملتان میں عالم دین تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ مولانا در محمد صاحب منگروٹہ شرقی کے باشندہ تھے۔ مولانا در محمد صاحب کا بھائی اپنے دوستوں کے ساتھ اہل تشیع کی مجلس سن کر آیا۔ اپنے بھائی کو کہا کہ یا تو آپ شیعہ کے کسی مناظر کے سامنے گفتگو کریں اور مجھے مطمئن کریں۔ ورنہ میں شیعہ ہو جاؤں گا۔ مولانا در محمد صاحب، مولانا عبدالستار صاحب تونسوی کو لے کر گئے۔ آپ نے سردی کے باعث دیہاتی طرز کا موٹی اون کا کھڈی پر تیار کردہ موٹا کمبل پہن رکھا تھا۔ مقابلہ میں اہل تشیع کی طرف سے مناظر ذوالفقار شاہ تھے۔ جن کے متعلق مشہور تھا کہ وہ صحاح اربعہ کے حافظ ہیں۔ اہل سنت کے ہاں چھ حدیث کی کتب کو صحاح ستہ کہا جاتا تھا اور شیعہ

حضرات کے ہاں چاران کی حدیث کی بنیادی کتب کو صحاح اربعہ کہا جاتا ہے۔ سید ذوالفقار شاہ صاحب شیعہ مناظر گویا اپنے مسلک کے ٹاپ کے نامور مذہبی رہنما تھے۔ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی آج پہلی بار مناظرہ کے میدان میں تشریف لائے تھے۔ چند ٹرنوں میں شیعہ مناظر پر یہ کیفیت تھی کہ سردی کے باوجود گویا پسینہ میں نہا گئے۔ پانی پہ پانی کے گلاس چڑھائے۔ میدان مولانا عبدالستار تونسوی کے ہاتھ رہا۔ سید ذوالفقار شاہ صاحب کوٹ، جبہ، پستول، طرہ، کتابوں، بندوقوں کے جلو میں میدان میں اترے تھے۔ ادھر حضرت تونسوی سادہ کمبل میں ملبوس تھے۔ مناظرہ کے آخر پر کیفیت یہ تھی کہ حضرت تونسوی کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور فریق مخالف ایسے غائب ہوئے کہ ڈھونڈھنے سے ملنا بھی دشوار ہوگیا۔ تحریف قرآن موضوع تھا اور میدان تونسوی صاحب نے مارلیا۔

چکوال، تونسہ، لتری شالی، دولتانہ ضلع وہاڑی، اسلام پور رحیم یار خان، وتھیان ضلع سرگودھا، سیت پور ضلع مظفر گڑھ، باگڑ سرگانہ، بکھر بار ضلع سرگودھا، راناواہن، بُجھی بہار، بہاری غربی، تھانہ چوک قریشی، محمد پور دیوان، دولتانی اکثر مناظرے آپ کے شیعہ نامور مناظر مولانا محمد اسماعیل گوجروی سے ہوئے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب کو فقیر نے دیکھا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں فیصل آباد، مولانا تاج محمود، مولانا مفتی زین العابدین، مولانا محمد ضیاء القاسمی، صاحبزادہ افتخار الحسن، حکیم عبدالرحیم، مولانا محمد اسحق، مولانا محمد صدیق، مولانا صاحبزادہ فضل رسول اور دیگر حضرات کے یہ شانہ بشانہ تھے۔ بلاء کے تیز رفتار، گرجدار آواز کے حامل خطیب تھے۔ عبارتیں فرفر پڑھنے میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ جہاں جاتے چیلنج پر چیلنج دیتے۔ مناظرہ کے چیلنج کے بغیر تو ان کی تقریر کا تصور نہ تھا۔ مولانا احمد شاہ چوکیروی، مولانا دوست محمد قریشی، حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ، حضرت مولانا محمد صدیق اہل حدیث مناظر سے مولانا محمد اسماعیل گوجروی کے مناظرے ہوئے۔ لیکن دیانتداری کی بات ہے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب سے ان کے دو چار مناظروں کے بعد مولانا تونسوی صاحب کا نام سنتے ہی اسے پسینہ چھوٹ جاتا تھا۔ وہ حیلے بہانے سے سامنے آنے سے کنی کتراتا تھا۔ جہاں سامنا ہوا اس کا پتہ پانی ہوجاتا تھا۔ فقیر راقم عینی گواہ ہے کہ ۱۹۶۸ء ماہ شوال کی سات تاریخ کو جھوک وڈھیل تھانہ نوشہرہ جدید ضلع بہاولپور میں مناظرہ تھا۔ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مناظر تھے۔ معین مناظر مولانا سید محمد علی شاہ پپلی راجن، مولانا حافظ اللہ بخش گرواں اہل سنت کی طرف سے تھے۔ شیعہ حضرات کی جانب سے مولانا محمد اسماعیل گوجروی تھے۔ ان کے معاون مولانا قاضی سعید الرحمن تھے۔ مناظرہ میدان میں ہوتا تھا۔ سامعین، شائقین اور ناظرین کے دونوں جانب سے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے۔ شیعہ نمائندے اہل سنت کے نمائندوں سے بات طے کر کے جاتے شیعہ مناظر اپنے لوگوں کی طے کردہ بات سے انحراف کر جاتا۔ شیعہ زمیندار پھر آ کر نئے سرے بات طے کر کے جاتے۔ لیکن مولانا محمد اسماعیل پھر مکر جاتے۔ دن بھر یہ کیفیت رہی۔ لیکن شام تک شیعہ مناظر اپنے رہائشی مکان سے باہر نہ آئے۔ مولانا تونسوی صاحب صبح سے میدان میں سٹیج پر براجمان ہوگئے۔ جب مولانا محمد اسماعیل صاحب کسی طرح مناظرہ پر تیار نہ ہوئے تو شیعہ، سنی رہنماؤں نے مولانا تونسوی سے درخواست کی کہ وہ تقریر کریں۔ مولانا تونسوی صاحب کی داڑھی کالی، بیالیس سال عمر، شباب کا جوبن بھرپور قد کاٹھ، چہار پہلو والی ٹوپی، سفید کپڑے، سینے پر پستول آویزاں ہوا، خطاب کیا گیا، جادو کر

دیا۔ ان کی ایک ایک للکار شیر کی دھاڑ معلوم ہوتی تھی۔ ایک ہی خطاب میں ہزاروں لوگوں کے عقائد کو صحیح کر گئے۔ آپ کی پوری زندگی اسی طرح کے شب و روز کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ نے حجاز مقدس میں حرم کعبہ میں درس دیئے۔ مدینہ یونیورسٹی کے طلباء نے آپ سے کسب فیض کیا۔ مدینہ منورہ میں ایک اہل تشیع سے مناظرہ بھی ہوا۔ مولانا عبدالستار تونسوی نے حجاز مقدس، افریقہ، امارات، بنگلہ دیش، برطانیہ نامعلوم کہاں کہاں عظمت اہل بیتؓ واصحاب رسولؐ کے جھنڈے بلند کئے۔ زندگی بھر آپ نے اہل تشیع سے تقابل رکھا۔ لیکن جب بھی گفتگو کرتے خطاب میں شیعہ بھائی کہہ کر خطاب کرتے۔ ایک داعی الی اللہ و مبلغ اسلام میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں وہ آپ میں موجود تھیں۔ آج کل کے خطیب اپنی درشت بیانی سے جہاں جائیں شیعوں کو اشتعال دلا کر شیعیت پر اور پکا کرکے آتے ہیں۔ حضرت تونسوی صاحب کے بیان سے علاقہ بھر کی شیعیت ہل جاتی تھی۔ شیعہ عوام اپنے خطیبوں سے پوچھتے کہ کتابیں ہماری ہیں۔ مسائل اہل سنت کے کیوں؟ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں، اذان، خلفاء اربعہؓ تمام مسائل ہماری کتب میں اہل سنت والے کیوں ہیں؟ شیعہ حضرات اپنی پبلک کو قابو کرنے کے لئے بڑا زور لگاتے۔ کتنے حضرات راہ راست پر حضرت تونسویؒ کے بیان سے آئے۔ یہ مستقل تاریخ کا باب ہے۔

تنظیم اہل سنت کے مرکزی دفتر، احمد پور شرقیہ، کوٹ ادو، خدام الدین لاہور، جامعہ فریدیہ اسلام آباد، حرمین شریفین، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں آپ نے ہزارہا علماء کرام کو رد رفض پر تیاری کرائی گویا مناظر بنادیا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں آپ شعبان کے آخیر اور رمضان المبارک کے اوّل کے دس پندرہ دن دیتے تھے۔ فقیر راقم ان دنوں رفقاء یا نیت پڑھانے کے لئے آپ کے ہمراہ ہوتا۔ آپ کے پڑھانے کی شان یہ تھی کہ ہر لحہ برابر آپ کے دلائل تیز رفتار الیکٹرک سیڑھی کی طرح مدارج طے کرتے نظر آتے تھے۔ ایسا مخلص، مجاہد، باصول عالم دین صدیوں بعد تک شاید دنیا نہ دیکھ پائے۔ مولانا صوفی غلام سرور، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبداللہ شاہ، مولانا بشیر احمد الحسینی، مولانا صاحبزادہ بشیر احمد، مولانا محمد حسین حیدری، مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، مولانا مفتی محمد عیسیٰ، مولانا احسان الحق تونسوی، خواجہ فخر الدین تونسوی، خواجہ معین الدین تونسوی، مولانا مسعود اظہر، مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا ضیاء الرحمن سمندری، مولانا قاری عبدالحئی عابد، مولانا خدا بخش شجاعبادی ایسے بلا مبالغہ بیس ہزار سے زائد علماء آپ کے شاگرد ہوں گے۔ صرف بنوری ٹاؤن اور تنظیم اہل سنت کے طلباء کی تعداد کو سامنے رکھا جائے۔ جب بھی دس پندرہ ہزار سے زائد علماء ہوں گے۔ جنہوں نے آپ کے سامنے زانوائے قلمبند تہہ کئے۔ مولانا تونسوی صاحب اپنے موقف کے پکے تھے۔ سیدنا علیؓ کو اقرب الی الحق اور سیدنا معاویہؓ کو قریب الی الحق پر سمجھتے تھے۔ یزید علیہ ماعلیہ کو سیدنا حسینؓ کی شہادت کا مجرم گردانتے تھے۔ زندگی بھر حیات النبی ﷺ کے مسئلہ پر اکابر دیوبند کی تحقیقات کے جھنڈے بلند کئے رکھے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے علاقہ میں، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں ملک بھر میں عقیدہ ختم نبوت کے منادو مبلغ کا عظیم الشان کردار ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے دل و جان سے قدر دان تھے۔ ان کا ذکر خیر آتا تو کافی دیر ان کی مدح و توصیف فرماتے تھے۔ چنیوٹ، چناب نگر، ختم

نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرماتے تھے۔ راقم کو یاد ہے کہ ایک دفعہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے پہلے دن ظہر کے بعد آخری بیان اس اجلاس میں آپ کا تھا۔ سٹیج پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا عبدالستار دائیں سے بائیں علی الترتیب تشریف فرما تھے۔ تینوں خدارسیدہ اکابر کے اجتماع نے جلسہ گاہ کو انوار الٰہی کے نزول کا مہبط بنادیا تھا۔ اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ تشریف فرمائے آخرت بھی اسی ترتیب سے ہوئے۔

فقیر راقم تو آپ کی محبتوں پر فدا تھا۔ اتنی شفقت فرماتے تھے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے۔ نہیں یاد کہ حضرتؒ سے کوئی بات کہی ہو اور آپ نے رد کردی ہو۔ بنوری ٹاؤن کے تمام دروس آپ کے سامنے ہوتے تو اتنی دعائیں دیتے کہ خون بڑھ جاتا۔ کراچی سے ملتان کے لئے ایک سفر بھی ایک ساتھ ٹرین میں ہوا۔ دیگر جلسوں پر شرکت ہوتی تو روحانی غذا مل جاتی۔ ایک بار مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب نے اسلام آباد میں دیوبندی علماء کا مشترکہ اجلاس رکھا۔ دعوت نامہ مولانا خواجہ خان محمدؒ کی طرف سے تھا۔ اہتمام وداعی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھی۔ فقیر دعوت نامہ لے کر حاضر ہوا۔ ڈائری دیکھی تو فرمایا کہ بالکل فارغ نہیں بہت مشکل ہے۔ فقیر نے عرض کیا آپ پہلے دن ظہر کے بعد لیہ کے قریب بیان سے فراغت کے بعد تھل ایکسپریس سے سفر کریں۔ اگلے دن اسلام آباد ظہر تک اجلاس میں شریک رہیں۔ ظہر کے بعد جہاز سے ملتان اور پھر ملتان سے رات عشاء کے بعد جہاں وعدہ ہے وہاں تشریف لے جائیں۔ جلسوں کی وعدہ خلافی بھی نہ ہوگی۔ ہمارا بھی کام ہو جائے گا۔ مان گئے اور پھر ایسے کیا۔ آپ کا ملتان قیام ہوتا تو گاڑی دفتر ختم نبوت میں پارک کرتے۔ گاڑی کے آنے سے پتہ چل جاتا کہ حضرت ملتان میں مسجد عثمانیہ حافظ غلام قادر کے ہاں ہیں۔ ملاقات کے لئے جاتے تو سدا بہار ہو جاتے۔ بہت ہی دعائیں دیتے۔ مجلس کے ہر خورد و کلاں دوست و بزرگ رہنماؤں کی وفات پر تعزیت کے لئے ضرور تشریف لاتے۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب سے بہت محبت کا برتاؤ فرماتے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری حج سے تشریف لائے۔ آپ مٹھائی کا ٹوکرا لیکر مبارک باد کے لئے تشریف لائے۔ رکھ رکھاؤ اور وضع داری بھی مثالی تھی۔ آپ کا سینہ و چہرہ مؤمن کا تھا۔ جس پر ناراض ہوتے ظاہر و باطن سے اس پر ناراض ہوتے۔ راضی ہوتے تو کرم و عفو کے پہلو میں جگہ مل جاتی۔

آپ ایک ضابطہ کے انسان تھے۔ زندگی بھر صاف شفاف معاملہ رکھا۔ اجلا سفید لباس، اس سے زیادہ اجلا کردار۔ اس سے زیادہ اجلے تمام دنیوی معاملات، غرض اپنی طرز کے وہ ایسے بزرگ تھے جن کو حق تعالیٰ نے خوبیوں کا منبع بنادیا تھا۔ ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۲ء تک پچپن سال برابر اس دھرتی پر توحید و نبوت، صحابہ و اہل بیت کی عظمت اور عقائد حقہ کی تبلیغ میں اخلاص کے ساتھ وقت گذارا۔ ۱۹۲۶ء سے ۲۰۱۲ء تک ستاسی سال عمر بنتی ہے اور اگر قمری تاریخ کا اعتبار کیا جائے تو نوے سال سے زائد آپ نے عمر پائی۔ زندگی بھر اس آب و تاب سے وقت گذارا کہ دیکھ کر سیکھا جاسکتا ہے کہ سلیقہ کی زندگی کیسے گذاری جاسکتی ہے۔ آپ ایک متبحر عالم، کامل شیخ، کامیاب مناظر اور فاتح جرنیل تھے۔ آپ کیا گئے تاریخ کا ایک باب بند ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! تنظیم اہل سنت، آپ کے صاحبزادگان، جامعہ عثمانیہ آپ کے لاکھوں شاگردان و مریدین تعزیت کے مستحق ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سب سے تعزیت گذار اور دعا گو ہے۔

آہ! جناب پروفیسر غفور احمد صاحبؒ!

مولانا اللہ وسایا!

جناب پروفیسر غفور احمد صاحب ۲۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء کو کراچی میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

جناب پروفیسر غفور احمد صاحب انڈیا بریلی میں جون ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ آگرہ، لکھنؤ کی یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کی۔ اسلامیہ کالج لکھنؤ میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی میں چارٹرڈ اکاؤنٹس انسٹی ٹیوٹ اور اردو کالج میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں کراچی سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ آپ پارلیمنٹ میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر رہتے تھے۔ تب ۱۹۷۴ء میں قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ کے ساتھ جناب پروفیسر غفور احمد صاحب آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکراتی ٹیم کے ممبر تھے۔ پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی قادیانی مسئلہ کے حل کے لئے جو تمام ممبران پر مشتمل تھی۔ اس کے اجلاسوں کی صدارت جناب صاحبزادہ فاروق علی خان سپیکر قومی اسمبلی، مس اشرف خانون عباسی ڈپٹی سپیکر اور پروفیسر غفور احمد صاحب ہی کرتے تھے۔

۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں قومی اتحاد کے صدر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ تھے اور سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب محمد رفیق باجوہ تھے۔ تب رفیق باجوہ کی بھٹو صاحب سے ایک خفیہ ملاقات کا سکینڈل سامنے آیا تو قومی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں نے باجوہ صاحب کو چلتا کیا۔ ان کی جگہ پروفیسر غفور احمد صاحبؒ قومی اتحاد کے سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ قومی اتحاد سے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے مذاکرات کا ڈول ڈالا تو مولانا مفتی محمودؒ کے دائیں جناب نوابزادہ نصراللہ خان اور بائیں جناب پروفیسر غفور احمد صاحب ہوتے تھے۔ یہ تین رکنی مذاکراتی ٹیم اپوزیشن کی جانب سے تھی اور گورنمنٹ کی جانب سے جناب ذوالفقار علی بھٹو، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور جناب کوثر نیازی ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں پروفیسر غفور احمد صاحب کی ثبات قدمی، محنت، تدبر اور بیباکی کے جوہر قوم کے سامنے آئے۔ اس ٹیم نے آخروقت تک جس طرح مذاکرات میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو جکڑے رکھا وہ ایک شاندار قومی تاریخی ریکارڈ ہے۔ اسی اثناء میں ایک طالع آزما نے شب خوب مارکر مارشلاء نافذ کردیا۔ تب اس طالع آزما سے جماعت اسلامی کے سربراہ میاں محمد طفیل کا برادری ازم غالب آیا۔ جناب ائیر مارشل اصغر خان اکیلے اڑان بھرنے کے درپے ہوئے۔ جماعت اسلامی قومی اتحاد کو چھوڑ کر ضیاء الحق سے سمجھوتہ کرنے کے لئے پر تولنے لگی۔ قومی اتحاد کو بچانے کے لئے مولانا مفتی محمودؒ، نوابزادہ نصراللہ خانؒ ایسے بااصول سیاست دانوں کو بھی حکومت کا حصہ بننے پر راضی ہونا پڑا۔ تب جناب پروفیسر غفور احمد صاحب، جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی کابینہ میں شامل ہوئے۔ لیکن سمندر عبور کرنے کے باوجود جن حضرات کے خشک اجلے لباس کو ایک قطرہ پانی کی بھی نمی نہ پہنچی ان میں جناب پروفیسر غفور احمد صاحب بھی شامل تھے۔

پروفیسر غفور احمد مرنجان مرنج انسان تھے۔ دھان پانی قسم کے با اصول سیاست دانوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بہت نفیس طبیعت پائی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، جناب نوابزادہ نصر اللہ خانؒ، جناب پروفیسر صاحب کی معاملہ فہمی، زیرکی اور تدبر کے قائل تھے۔ کل کی بات ہے جناب طاہر القادری پروفیسر سے ڈاکٹر اور ڈاکٹر سے شیخ الاسلام بن گئے۔ لیکن پروفیسر غفور احمد صاحب نے ۱۹۵۰ء سے ۲۰۱۲ء تک ایک ہی جماعت اور ایک ہی منصب کو اپنائے رکھا۔ زہے استقلال واصول پرستی جواب عنقاء ہورہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قومی اسمبلی کی کاروائی کا خلاصہ ''قومی تاریخی دستاویز'' کے نام سے شائع کیا تھا۔ مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ نے پروفیسر غفور احمد صاحب کو عنایت کیا تو دیکھتے ہی چشم پرنم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے سراپا دعا بن گئے۔ ہم فقیروں کا ان سے برابر نیاز مندی کا رابطہ رہا۔ وہ بھی شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے قافلہ سے برابر رابطہ میں رہے۔ اب اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ کہاں وہ قربتیں، کہاں یہ دوریاں۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجه ربك ذوالجلال والاکرام! کراچی میں جنازہ ہوا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ قومی اتحاد کے سیکرٹری جنرل رہے۔ جنازہ پر شیعہ سنی سب قائدین ایک ہی صف میں متحد نظر آئے۔ رحمت پروردگار رحمتوں کی بارش ان کی تربت پر نازل فرمائے۔ آمین!

قومی اسمبلی میں ممبران قومی اسمبلی کے قادیانی مسئلہ پر بیانات!

قارئین لولاک کے لئے یہ امر باعث ہزار خوشی ہوگا کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانی کیس سے متعلق سرکاری مطبوعہ رپورٹ جو ۲۱ رجلدوں پر مشتمل ہے اس پر فقیر کام کر رہا ہے۔

۱...... قادیانی، لاہوری، محضر ناموں اور ان کے بیانات اور اس پر جرح۔

۲...... آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا محضر نامہ۔ موقف ملت اسلامیہ۔ جو قومی اسمبلی میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے حرفاً حرفاً پڑھا۔

۳...... قادیانیوں، لاہوری محضر ناموں کا جواب مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی طرف سے تیار کردہ جو اسمبلی میں مولانا عبدالحکیم صاحب ہزارویؒ نے پڑھا۔ یہ تمام کاروائی ۱۶ رجلدوں پر مشتمل ہے۔

۴...... جلد ۱۷، ۱۸ ر یہ دونوں جلدیں قومی اسمبلی کے مختلف ممبران کے خطابات وبیانات پر مشتمل ہیں۔ جو انہوں نے قومی اسمبلی میں فرمائے۔

آج ۳۱ ردسمبر ۲۰۱۲ء کو فقیر نے ۱۸ ویں جلد پر کام مکمل کیا ہے۔ اب خیال ہے کہ جلد ۱۷، جلد ۱۸ ر کے قومی اسمبلی کے ممبران کے قادیانی مسئلہ پر اسمبلی میں بیانات کو لولاک میں قسط وار شائع کرنا شروع کریں۔ اس سے ملک بھر کے قارئین لولاک استفادہ کر سکیں گے۔ امید ہے کہ ماہ جمادی الاول کے شمارہ سے قومی اسمبلی میں ممبران قومی اسمبلی کے قادیانی مسئلہ پر بیانات کا سلسلہ شروع کر سکیں گے۔ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔

جناب قاضی حسین احمد صاحب کا سانحہ ارتحال!

مولانا اللہ وسایا!

۵،۶ رجنوری ۲۰۱۳ء کی درمیانی رات ۱۲ بجے دل کے عارضہ میں حضرت قاضی حسین احمد سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان اور صدر ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان اسلام آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قاضی حسین احمد صاحب کے والد گرامی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد تھے۔ اپنے استاذ کے نام پر اپنے بیٹے کا نام حسین احمد رکھا۔ قاضی حسین احمد بیک وقت دینی ودنیوی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ فارسی زبان پر آپ کو بھرپور عبور حاصل تھا۔ علامہ اقبال کے فارسی کلام کے آپ گویا حافظ تھے۔ اپنے خطاب میں جگہ جگہ علامہ اقبال مرحوم کے کلام سے استدلال پکڑا کرتے تھے۔ قاضی حسین احمد نے زندگی بھر جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دیں۔

جناب قاضی حسین احمد صاحب نے کبھی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے تفردات، غلط تعبیرات، یا متنازعہ عبارات کا دفاع نہیں کیا۔ بلکہ ایک موقعہ پر ان کا بیان شائع ہوا تھا کہ وہ مودودی صاحب کی ان متنازعہ عبارتوں سے لاتعلقی کا اظہار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ امت وحدت کی لڑی میں پروئی جائے۔ یہ آپ نے حضرت مولانا سید حامد میاںؒ سے فرمایا تھا۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب بائیس سال مسلسل جماعت اسلامی کے امیر رہے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ وہ انتھک اور بھرپور محنتی شخصیت تھے۔ آپ نے زندگی بھر جسے صحیح سمجھا اسے برابر عوام تک پہنچاتے رہے۔ ان کی رائے سے اختلاف ممکن ہے۔ لیکن ان کے اخلاص میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے دل وجان سے قدر دان تھے۔ کبھی ایسے نہیں ہوا کہ انہیں ردقادیانیت یا عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کے لئے آواز دی ہو اور وہ پیچھے رہے ہوں۔ ہمیشہ صف اوّل میں رہے اور دل ودماغ کی تمام صلاحیتوں کے ساتھ رہے۔ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لانا ان کا معمول تھا۔ ہمیشہ تشریف لاتے۔ کانفرنس سے قبل یا بعد جب بھی موقعہ ملتا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ سے ملاقات کرتے۔ جب ہم لوگ قاضی صاحب کو ملنے کے لئے جاتے حضرت خواجہ صاحبؒ کے حالات ضرور معلوم کرتے اور گہری محبت کے ساتھ آپ کا تذکرہ کرتے۔ آپ کی وفات پر تشریف لائے۔ اخبارات میں تعزیتی مضمون بھی لکھا۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جب ضرورت ہوتی۔ ضرور شرکت سے سرفراز فرماتے۔ پرویز مشرف کے دور میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکال دیا گیا۔ اس کے لئے جدوجہد میں آپ برابر کے شریک رہے۔ اس تحریک کے آخری موڑ پر اسلام آباد میں جلوس نکالنے کا فیصلہ ہوا۔ اس موقع پر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بیمار ہوگئے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ بیرون ملک کے سفر پر تھے۔ تب حضرت قاضی حسین احمد صاحب نے اس جلوس کی قیادت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، حضرت مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد

زبیر، حضرت حافظ حسین احمد صاحب، آپ کے شانہ بشانہ تھے۔ مسجد دارالسلام سے آبپارہ چوک تک جلوس نکالا گیا۔ اس موقع پر آپ نے کمال محبت سے اس جلوس کی کامیابی کی خوشی میں اپنے دست کرم سے فقیر راقم کی دستار بندی کرائی۔ یہ آپ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام اور کارکردگی پر بھرپور اعتماد کا اظہار تھا۔

آپ زندگی بھر اتحاد امت کے لئے لازوال جدوجہد کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل آپ کا بڑا کارنامہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے افتراق وتشتت کی مسموم فضا میں جناب ساجد علی نقوی، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، جناب مرید حسین یزدانی ایسے متحارب حضرات کو ایک سٹیج پر ہم پیالہ وہم نوالہ کردیا۔ تاکہ ملک سے مذہبی قتل وغارت کا خاتمہ ہو۔ اس دور یہ میں ملک کی بہت بڑی خدمت تھی۔ جو آپ کی مساعی جمیلہ سے ظہور میں آئی۔ بعض شتر بے مہار قسم کے اوباش نوعمر لڑکوں نے حضرت قاضی صاحب کے سامنے بہت کمینگی کا مظاہرہ کیا۔ نعرہ بازی کی، جو ہر طرح اخلاق باختگی کا مظہر تھی۔ لیکن وہ اتنے صابر وشاکر انسان تھے کہ زندگی بھر اس کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ اتنے عظیم المرتبت شخص کی جدائی کے بعد بہت ساری ایسی قدریں ہیں جن کی حفاظت کے لئے ان کی مدتوں یاد آئے گی۔ جماعت اسلامی کے دستور کے مطابق غالباً تین یا چار دفعہ ایک شخص امیر بن سکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں چنانچہ آپ نے یہ پیریڈ پورے کئے تو اب ان کی جگہ جناب سید منور حسن جماعت اسلامی کے امیر منتخب ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود قاضی صاحب مسلسل شب وروز مورچہ زن رہے۔ آپ نے اپنی شبانہ روز کی محنتوں سے امت کی وحدت کا فریضہ انجام دیئے رکھا۔ دسمبر۲۰۱۲ء میں آپ نے اتحاد امت کانفرنس اسلام آباد کنونشن سنٹر میں منعقد کرائی۔ عالم اسلام سے پوری امت کے جن جن حضرات کو جمع کر سکتے تھے کیا۔ آپ نے ملی یکجہتی کونسل کا احیاء کیا۔ آپ متحدہ مجلس عمل کی دل وجان سے بحالی چاہتے تھے۔ لیکن بعض جماعتی فیصلوں کے سامنے مجبور ہو جاتے تھے۔ غرض ان کے تذکرے مدتوں رہیں گے۔ سید منور حسن ضابطہ کے پابند انسان ہیں۔ قاضی حسین احمد محبتوں کا منبع تھے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ فقیر کے نام آپ کا آخری خط پیش خدمت ہے جو ۳۰ نومبر کا تحریر کردہ ہے:

برادر محترم جناب مولانا اللہ وسایا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا خط ملا۔ آپ کے نام کے ساتھ (فقیر) کا لفظ پڑھ کر آپ کی شخصیت کی تصویر ذہن میں سامنے آگئی۔ واقعی آپ اسلاف کے فقر اور عجز وانکسار کا پیکر ہیں۔ ملی یکجہتی کونسل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شمولیت یکجہتی کونسل کے لئے باعث برکت ہے۔ خطیب اعظم مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حیات میں تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم امت کی یکجہتی کی علامت تھی۔ آپ پھر سے کوشش کریں کہ اس پلیٹ فارم پر پوری امت اکٹھی ہو جائے اور امت مسلمہ کے اندر ہم کسی پر کافر ومشرک اور توہین صحابہ اور توہین رسول کی تہمت لگانے سے گریز کریں اور جو طبقہ خود ایک الزام سے برأت کا اظہار کردے ہم ان کی برأت کو قبول کریں۔

اتحاد امت کنونشن نے جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے۔ اس پر پوری امت کو جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسے کہ ۲۱ علماء کے ۲۲ نکات پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ والسلام!...... مخلص: (قاضی حسین احمد)

احتساب قادیانیت جلد ۴۷ کا مقدمہ!

مولانا اللہ وسایا!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم واحسان سے احتساب قادیانیت کی جلد سینتالیس (۴۷) پیش خدمت ہے۔اس جلد میں سب سے پہلے:

۱…… بیان مقبول وردقادیانی مجہول: مولانا قاضی غلام گیلانی (وفات۱۹۳۰ء) کے دورسائل احتساب قادیانیت کی جلد اٹھائیس میں شائع ہو چکے ہیں۔آپ کا ایک یہ رسالہ بھی ردقادیانیت پر ہے جو احتساب کی اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔اس کا مزید تعارف کتاب کے شروع میں درج ہے۔وہاں دیکھ لیا جائے۔

۲…… حالات والہامات مرزا: حضرت مولانا عبدالوہاب خان بانی جامعۃ المعارف رام پور کی مرتب کردہ ہے۔پہلی بار جنوری ۱۹۲۱ء میں رام پور میں شائع ہوئی۔مولانا عبدالوہاب خان صاحب کا ۲۲رنومبر ۱۹۷۸ء میں انتقال ہوا۔رام پور یوپی سے مدرسہ فیض العلوم تھانہ ٹین رام پور کی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کی۔یہی ایڈیشن ہم اس جلد میں محفوظ کر رہے ہیں۔یہ ایڈیشن مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند دارالعلوم دیوبند کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی زیرنگرانی شائع ہوا ہے۔

۳/۱…… احمدیوں کی ملک ومذہب سے غداری: مصری کلب واقع برلن (جرمنی) کے پریذیڈنٹ جناب ڈاکٹر منصور ایم رفعت نے قادیانیوں کے متعلق ایک پمفلٹ لکھا۔یہ ستمبر۱۹۲۳ء کی بات ہے۔جب جرمنی اور برطانیہ باہم دیگر دست بگریباں تھے۔اس زمانہ میں جرمنی میں افغانستان کے سفیر نے قادیانی عبادت لندن پہنچی کی تقریب افتتاح میں شرکت کی۔رفعت صاحب نے افغانی سفیر صدیق خان کو اس حماقت پر خط لکھا۔صدیق خان نے رفعت صاحب کو تڑی لگائی۔رفعت صاحب ڈٹ گئے۔صدیق خان ایسے دم بخود ہوئے کہ دم دبا کر میدان سے باہر ہوگئے۔یہ خط وکتابت ایک تاریخی ورثہ ہے۔دہلی کے مولانا عبدالغفار الخیری نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔قادیانی سیاست کو طشت ازبام کرنے کے لئے یہ مختصر رسالہ اپنے وزنی دلائل کے باعث ایک مؤقر دستاویز ہے۔

۳/۲…… انکشاف حقیقت (احمدی اسلام): مصری فاضل اجل ڈاکٹر منصور ایم رفعت نے یہ دوسرا رسالہ بھی قادیانیوں کے خلاف تحریر کیا۔موصوف برلن میں رہتے تھے۔برلن میں ستمبر۱۹۲۳ء میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنا چاہی تو موصوف نے دوران تقریب کہا کہ قادیانی گروہ مسلمان نہیں۔اس دور کی تمام اخبارات کی رپورٹیں اس رسالہ میں موجود ہیں۔قادیانی گروہ احمدی تحریک یا ان کی عبادت گاہ کو مسجد اس دور میں کہا جاتا تھا۔ہم نے وہ ایسے رہنے دیا تاکہ اس زمانہ میں قادیانی فتنہ جو مراحل طے کر رہا تھا وہ آنکھوں کے سامنے رہیں۔جناب محمد

عبدالغفار الخیری نے مصری صاحب کے اس پمفلٹ کا اردو میں ترجمہ کیا جو اس جلد میں شامل کیا جارہا ہے۔

۵...... مرزائیوں کے کافرانہ عقائد: حضرت مولانا غلام ربانیؒ جوہرآباد میں خطیب اور جمعیت علماء اسلام کے سرپرست تھے۔ بہت ہی بہادر اور نڈر عالم دین تھے۔ آپ نے ۱۴؍اپریل ۱۹۸۴ء کو یہ کتابچہ لکھا۔ ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

۶...... قادیانی گروہ: شیخ خضر حسین پروفیسر اصول الدین جامعہ ازہر مصر نے رجب ۱۳۵۱ھ مطابق نومبر ۱۹۳۲ء میں ’’الطائفة القادیانیة‘‘ نامی عربی میں مقالہ تحریر کیا۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ’’تخریب پسند تحریکیں‘‘ نامی اردو میں ایک کتاب شائع کی۔ جس میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا رسالہ ’’قادیانیت اسلام اور نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت‘‘ (مطبوعہ احتساب قادیانیت جلد۳۹) اور جناب الشیخ خضر حسین پروفیسر جامعہ ازہر کا مقالہ ’’الطائفة القادیانیة‘‘ کا ’’قادیانی گروہ‘‘ کے نام سے ترجمہ شائع کیا۔ اس کو ہم احتساب قادیانیت کی اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ ’’تخریب پسند تحریکیں‘‘ قادیانیت مطبوعہ رابطہ عالم اسلامی میں تیسرا مقالہ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا ’’قادیانی مسئلہ‘‘ بھی شامل تھا۔ جو احتساب قادیانیت کی کسی آنے والی جلد میں شامل ہوگا۔ انشاء اللہ!

۷/ا...... موت قادیانی: مرزا قادیانی ملعون ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو مرا۔ یہ رسالہ ۲۹؍مئی ۱۹۰۸ء کو شائع ہوا۔ ابوالمنظور مولانا عبدالحق کوٹلوی سرہندی اس کے تحریر کنندہ ہیں۔ آپ نے حوالہ جات سے اس رسالہ میں ثابت کیا کہ سنت نبویؐ کے مطابق میں نے مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ نجرانی عیسائی سنت کے مطابق مرزا قادیانی کو اولاد سمیت مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس کی موت اسی کا (بقول خود قادیانی) نتیجہ ہے۔ اس رسالہ کے ٹائٹل پر یہ آیت قرآنی درج ہے۔ ’’قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم ثم تردون الیٰ عالم الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون‘‘ اس طرح ٹائٹل پر یہ اشعار بھی درج ہیں۔

ہیں زندہ وہ جنہیں مارتا تھا تو ظالم
رہیں خدا کے فضل سے وہ زندہ سالم

ہیں خوش جہان وجہانیاں تیرے مرنے سے
بچا نہ تیری زبان سے جاہل وعالم

برا بھلا تو تھا کہتا اسی پہ عیسیٰ کو
تھا مارتا تو اسی واسطے مسیحا کو

کہے تھا قابل نفرت تو معجزوں کو بھی
اس لئے تھا تو پیچھے لگاتا دنیا کو

محمدی پہ نہ تو ہو سکا کبھی قائم
اگرچہ فکر اسی کا تھا قائم ونائم

کدھر گیا تیرا لڑکا اے کادیانی وہ
کہ جس سے بادشاہ ڈھونڈیں گے برکت دائم

شد عقل مسخ کادیانی کی
کہ اب بھی کرتے ہیں تقلید آنجہانی کی

پڑا وہ بھاڑ میں دوزخ کے
گیا گذر ہے یہ علامت قہر آسمانی کی

یہ رسالہ سول اینڈ ملٹری نیوز پریس لدھیانہ سے ۱۹۰۸ء کو شائع ہوا۔ ایک سو چار سال بعد دوبارہ ۲۰۱۲ء میں اشاعت، پروردگار عالم کا فضل ہی ہے اور بس!

۸/۲...... انکشاف سرّ حقیقت الوحی: یہ بھی مولانا ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی سرہندی کی تصنیف ہے۔ ۱۹۰۸ء میں اوّلاً شائع ہوئی۔ اس کے ایڈیشن اوّل کے ٹائٹل پر یہ شعر درج تھے۔

ہے بندہ حق پہ لطف یزداں ہے بندۂ حق پہ فضل رحماں
کر اس میں ضرور غور مرزا اور حق کے لئے دیکھ یہ برہان
ہو حق پہ فدا اے اہل احسان ناحق سے عطاء ہو تجھ کو عرفان
مرزا کے فساد سے بچ کر ہو تابع حق اے اہل ایمان

''انکشاف سرّ حقیقت الوحی'' کادیانی سے ۱۳۲۶ھ اس کتاب کا سن اشاعت اور مرزا قادیانی کا سن وفات نکلتا ہے۔ کیونکہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء بنتا ہے۔ ٹائٹل کی آخری سطور میں یہ رباعی درج ہے۔

غالب ہے ہمیشہ حق بمیدان کید وکذب وبطلان
مرزا پہ پڑی ہے مار حق کی ہے منکر حق ذلیل ہر آن
یہ حجت حق ہے اور سلطان بس چھوڑ غرور وکبر وکفران
جی حق نے نہ چڑا اے مرزا منہ موڑ رہبروی شیطان

۹...... حقیقت مرزائیت: چواسیدن شاہ ضلع جہلم کے حضرت مولانا پیر سید کرم حسین شاہ صاحب حنفی چشتی نے یہ فروری ۱۹۲۴ء میں مرزا قادیانی کے خلاف تحریر کیا۔

۱۰...... حقیقت مرزائیت (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۲): انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا دوسرا پمفلٹ ہے۔ جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔

۱۱...... نزول مسیح اور مسئلہ ختم نبوت پر دلکش بحث (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۳): انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا تیسرا پمفلٹ ہے۔ جو ۱۳۵۲ھ میں شائع ہوا۔ اکیاسی سال بعد دوبارہ اس کی اشاعت، محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

۱۲...... انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۴: جس میں اشتہار مرزا ''مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ'' پر ایک قطعی وفیصلہ کن بحث کی گئی ہے اور اس کے متعلق تمام قدیم وجدید قادیانی ولاہوری تحریروں کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔

۱۳...... انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۵ (مولوی غلام احمد مرزائی کے بعض جوابات پر نظر): مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد شاہ بنارس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق قادیانیوں سے کچھ سوالات کئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک قادیانی مرید جس کا نام بھی مرزا قادیانی کے نام پر تھا۔ یعنی یہ مرید مرزا کا ہم عقیدہ اور ہم نام تھا۔ مولوی غلام احمد قادیانی ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی غلام احمد قادیانی میں امتیاز کے لئے مولوی غلام احمد کو مرزائی لکھا ہے۔ (کہیں قادیانی بھی رہ گیا ہوگا) اس مولوی غلام احمد مرزائی نے مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب شاہی مسجد کے سوالات کے اپنے طور پر جواب دیئے۔ جس پر انجمن اشاعت الاسلام بنارس

نے یہ پمفلٹ لکھ کر مولوی غلام احمد مرزائی کے جواب کا جواب الجواب لکھا ہے۔ یہ اکتوبر ۱۹۳۳ء کا شائع شدہ رسالہ ہے۔ جو اس جلد میں شائع ہو رہا ہے۔ فلحمدللہ!

۱۴...... **جواب دعوت (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۶):** بنارس کے ایک قادیانی نے ’’دعوت الی الحق‘‘ کے نام سے پمفلٹ لکھ کر مسلمانوں کو قادیانی بننے کی دعوت دی۔ اس کے جواب میں اکتوبر ۱۹۳۳ء میں یہ رسالہ لکھا گیا۔

۱۵...... **معیار نبوت (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۷):** اس میں آنحضرت ﷺ کی دس پیش گوئیوں کا تذکرہ کر کے مرزا قادیانی کی دس پیش گوئیوں کو پرکھ کر غلط ثابت کیا ہے۔ ۱۹۳۳ء کا شائع کردہ رسالہ ہے۔

۱۶...... **نور اسلام (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۸،۹،۱۰،۱۱):** بنارس میں مولوی غلام احمد مرزائی رہتا تھا۔ اس نے اپنے نام کے ساتھ مجاہد کا لاحقہ لگا رکھا تھا۔ اس نے ظہور امام ۲،۳،۴،۵ رسائل لکھے۔ ان تمام رسائل کا جواب یہ رسالہ ہے۔ مارچ ۱۹۳۴ء میں پہلی بار اشاعت پذیر ہوا۔

۱۷...... **دفع اوہام از ظہور امام (انجمن اشاعت الاسلام بنارس کا ٹریکٹ نمبر۱۲):** حق تعالیٰ کے فضل سے نمبر۱۰ سے ۱۷ تک انجمن اشاعت الاسلام بنارس کے ٹریکٹ ہائے نمبر۲ سے ۱۲ تک مکمل یہاں جمع ہو گئے۔ افسوس کہ ٹریکٹ نمبر۱ نہ ملا۔ اس رسالہ ’’دفع اوہام‘‘ میں قادیانی مولوی غلام محمد مجاہد کے رسالہ ظہور امام نمبر۱ کا جواب دیا گیا ہے۔ نمبر۱۶ میں ظہور امام ۲ تا ۵ تک کا جواب تھا۔ اس میں ایک کا جواب ہے۔ گویا قادیانی مولوی مجاہد کے رسائل ظہور امام کے پانچوں رسائل کا انجمن اشاعت الاسلام بنارس نے جواب دے کر ان کو ٹھنڈا کر دیا۔ حق تعالیٰ ان رسائل کے فاضل مؤلف کی تربت پر کروڑوں رحمتیں فرمائیں کہ ان کے اخلاص کا یہ عالم ہے کہ ۱۲ رسائل میں کہیں اپنے نام کی ہوا نہیں لگنے دی۔ ’’نیکی کر دریا میں ڈال‘‘ کا یہ لوگ مصداق تھے۔ ان کی محنتوں سے آج قادیانیت سرنگوں ہی نہیں بلکہ زیر قدم ہے۔ فلحمدللہ!

۱۸...... **سیف ربانی بر گردن قادیانی:** مولانا محمد شریف قادری فاضل دیوبند ناظم دارالعلوم اسلامیہ منڈی بہاؤالدین دواخانہ اشرفیہ نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ جس میں سیدنا مسیح بن مریم (علیہما السلام) کے علامات جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے اختصار سے درج کر کے مرزا قادیانی کا موازنہ کیا۔ ٹائٹل پر یہ شعر درج کیا۔

چیست مرزائیت اے اہل فہم
ابتداء از حیض بر ہیضہ ختم

۱۹...... **مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں اور ان کے متعلق خدائی فیصلے:** یہ پمفلٹ نامعلوم کس اللہ کے بندہ نے تحریر کیا اور کب کیا۔ پمفلٹ پر کچھ درج نہیں۔ ایسے مخلص با کمال لوگ۔ اللہ، اللہ!

۲۰...... **خاتم الانبیاء (تیر وودود بر سینۂ مردود):** پشاور کے معروف بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالودود

[redacted]

تحریر کیا۔ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کا رسالہ ’’اشد العذاب علیٰ مسیلمہ الفنجاب‘‘ مرزا قادیانی سمیت پوری قادیانی برادری کے لئے اشد العذاب ثابت ہوا۔ محمد صدیق قادیانی میرٹھی محاسب قادیانی جماعت میرٹھ اور دوسرے عزیز احمد سیکرٹری تبلیغ قادیانی جماعت پنڈی نے زور آزمائی کی۔ اوّل الذکر نے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ ثانی الذکر نے سیف الجبار نامی ایک پمفلٹ۔ دونوں کا جواب یہ رسالہ ہے۔ ’’قادیانی بینک کا دیوالہ...... مرزائی رنگ میں بھنگ‘‘ مرزا اور مرزائیوں کے کذاب ہونے کی بے شمار اقراری شہادتیں، ان سرخیوں پر مشتمل یہ رسالہ بڑے سائز کے آٹھ صفحات پر شائع ہوا۔ تاریخ اشاعت نہ مل سکی۔

۲۲/۱...... **ایک جھوٹی پیش گوئی پر مرزائیوں کا شور وغل:** لاہور حامیٔ اسلام ایک انجمن تھی جس کے سیکرٹری ملا محمد بخش تھے۔ ملا محمد بخش صاحب کے صاحبزادے تاج الدین احمد تاج تھے جو اخبار ہنٹر کے ایڈیٹر بھی رہے۔ انہوں نے یہ رسالہ لکھا کہ مرزا قادیانی نے زلزلہ کی خبر دی تھی وہ جھوٹی نکلی۔ مرزا نے ایک نظم لکھی جس میں ایک شعر تھا۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ نظم ایک زلزلہ کے متعلق تھی، جو نہ آیا۔ مرزا قادیانی ذلیل ہوا۔ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد روس میں انقلاب آیا۔ زار روس سبکدوش ہوا۔ لاہوری گروپ کے چیف مہنت محمد علی ایم۔اے نے اس پوری نظم زلزلہ سے فقط ایک مصرعہ ’’زار بھی ہوگا اس گھڑی باحال زار‘‘ کو لے کر مرزا کی پیش گوئی پر پمفلٹ چھاپ دیا۔ تاج الدین احمد نے اس رسالہ میں لاہوری چیف گرو محمد علی ایم۔اے کے ڈھول کا پول کھولا ہے۔ (افسوس کہ اس رسالہ کا ص۵،۶،۷،۸ گم تھے نہ مل سکے)

۲۳/۲...... **قادیان میں قہری نشان:** یہ رسالہ بھی تاج الدین احمد تاج کا مرتب کردہ ہے۔ یاد رہے کہ تاج صاحب کا پہلا رسالہ ’’ایک جھوٹی پیش گوئی پر مرزائیوں کا شور وغل‘‘ پڑھ کر لاہوری لاٹ پادری محمد علی ایم۔اے تو دم بخود ہوگیا۔ البتہ قادیانی گرو مرزا محمود نے اس رسالہ کے خلاف ’’قہری نشان‘‘ نامی رسالہ لکھا۔ جس کا جواب ’’قادیان میں قہری نشان‘‘ کے نام سے تاج الدین احمد تاج نے دیا۔ اس رسالہ کو پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ مرزا محمود ملعون کے رسالہ کے کیسے آپ نے تار پود بکھیرے ہیں کہ اسے دھیاں دھیاں کر دیا ہے۔ ایک پیش گوئی اس کے متعلق مرزا نے کچھ کہا۔ لاہوری چیلے نے کچھ کہا۔ مرزا محمود قادیانی گرو نے پہلے کچھ کہا اب کچھ اور کہا۔ اس شیطان کی آنت کا سرا کہاں سے ملے گا؟ یہ اس رسالہ کا خلاصہ ہے۔ پڑھئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔ ان دو رسائل کے علاوہ موصوف کا ایک رسالہ ’’تہذیب قادیانی‘‘ جو مدہم فوٹو ہے۔ محنت طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو کسی اور جلد میں پیش ہوگا۔

غرض احتساب قادیانیت جلد سینتالیس (۴۷) میں ۲۳ کتب ورسائل شامل ہیں۔ ان میں:

۱......	مولانا قاضی غلام گیلانیؒ	کی	۱	کتاب
۲......	مولانا عبدالوہاب خان رامپوریؒ	کا	۱	رسالہ
۳......	جناب ڈاکٹر منصور ایم رفعت مصریؒ	کے	۲	رسائل

۴......	مولانا غلام ربانی جوہرآبادیؒ	کا	۱	رسالہ
۵......	جناب شیخ خضر حسینؒ پروفیسر جامعہ ازہر مصر	کا	۱	رسالہ
۶......	مولانا ابوالمنظور عبدالحق کوٹلوی سرہندیؒ	کے	۲	رسائل
۷......	مولانا پیر سید کرم حسین شاہ نقشبندی	کا	۱	رسالہ
۸......	سیکرٹری انجمن اشاعت الاسلام بنارس	کے	۸	رسائل
۹......	مولانا محمد شریف قادریؒ	کا	۱	رسالہ
۱۰......	نامعلوم	کا	۱	رسالہ
۱۱......	مولانا عبدالودود قریشیؒ	کا	۱	رسالہ
۱۲......	مولانا عبدالقیوم میرٹھیؒ	کا	۱	رسالہ
۱۳......	جناب تاج الدین احمد تاج	کے	۲	رسائل

....

گویا ۱۳ حضرات کے کل ۲۳ رسائل وکتب

احتساب قادیانی کی جلد ۴۷ میں شامل اشاعت ہیں۔ فللحمدللّٰہ علیٰ ذالک!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا! ......۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ، بمطابق ۸ر اگست ۲۰۱۲ء

مولانا عبدالستار تونسوی کی تعزیت!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ممتاز عالم دین، مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا مرحوم عالم اسلام میں تحریک مدح صحابہؓ کے علمبردار سمجھے جاتے تھے۔ وہ تحریک تنظیم اہل سنت والجماعت کے بانیوں میں شامل تھے۔ تمام اکابرین رفضیت سے میدان مناظرہ میں ان کے علمی کارناموں اور عظیم مقام کے معترف تھے۔ قرآن وحدیث اور فقہ کے علوم ومعارف اور عربی قواعد وگرائمر کے رموز واسرار میں انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ وہ تحریر وتقریر اور تحقیق کے میدان کے شناور اور اہل سنت والجماعت کے مسلک کی حقانیت وصداقت کے ترجمان اور احناف کے ہراول دستے کے سپہ سالار تھے۔ ناموس صحابہؓ اور ناموس اہل بیتؓ اور رفضیت کی تردید میں وہ بے مثال اور منفرد مقام کے حامل تھے۔ مخالفین کی کتابوں کے سینکڑوں حوالہ جات پر انہیں عبور حاصل تھا۔ ہزاروں علماء کرام نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کرتے ہوئے مدح صحابہؓ کی تحریک کو پروان چڑھایا اور بے شمار طلباء نے آپ کی صحبت گوہر بار سے سند امتیاز حاصل کی۔ انہیں مولانا دوست محمد قریشیؒ، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ اور دیگر ممتاز علماء کرام اور خطباء کی رفاقت بھی حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں اور کروٹ کروٹ راحت وسکون نصیب فرمائیں۔ بہت عظیم آدمی اور عہد آفرین اور جہیر الصوت شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قدرتی وفطری رعب عظیم عطا فرمایا تھا۔ مولانا عبدالستار تونسویؒ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک تنظیم اہل سنت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ وہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

قادیانی تاریخ ...... ۱۹۷۱ء اور اس سے قبل!

محمد آصف بھلی ایڈووکیٹ!

ایک معاصر اخبار میں ایک انتہائی سینئر صحافی جو اس اخبار کے گروپ ایڈیٹر بھی ہیں، نے ۱۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء کو سقوط مشرقی پاکستان کی وجوہات لکھتے ہوئے سب سے پہلی وجہ یہ بیان کی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد وہ سارے پاکستانی جو ۱۹۴۷ء تک مسلمان تھے۔ ان میں سے ایک ایک کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جانے لگا۔ پہلے ’’احمدیوں‘‘ (قادیانیوں) کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔

خبروں کی دنیا سے ۵۰؍سال سے بھی زیادہ مدت سے وابستہ صحافی کو یہ بھی علم نہیں کہ قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا۔ پھر ۱۹۷۱ء میں پیش آنے والے سانحہ سقوط مشرقی پاکستان کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے واقعہ سے کیا تعلق ثابت ہوتا ہے؟ قادیانیوں کو بجا طور پر آئینی اعتبار سے بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی پارلیمنٹ میں سب سے اکثریتی جماعت پیپلز پارٹی تھی اور قادیانیوں کو جس دور میں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس دور کا وزیر اعظم وہ ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ جس پر ’’دیدہ ور‘‘ کے نام سے کتاب بھی اسی صحافی نے ترتیب دی۔ جسے اب قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے پر اعتراض ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو پر لکھی جانے والی کتاب کا معاوضہ تو شاید مذکورہ صحافی کو دیا گیا ہو۔ لیکن کتاب پر نام اس دور کے وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات مولانا کوثر نیازی کا شائع ہوا تھا۔

اب رہا یہ سوال کہ کیا ۱۹۴۷ء تک قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جاتا تھا؟ اس کا جواب یکسر نفی میں ہے۔ قادیانیوں کو تو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے عین اسی دن کافر قرار دے دیا تھا کہ جس دن حضرت محمد ﷺ کے بعد ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو کچھ افراد نے اپنا ’’مسیح موعود‘‘ مان لیا تھا۔ اور یہ فیصلہ کسی ذاتی تعصب، دشمنی یا بغض کی بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات کی روشنی میں اس فیصلے کا اعلان ہوا۔ دنیا بھر کے تمام مسلمان ۱۴؍سو سال سے حضرت محمد ﷺ کی قطعی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں صحابہ کرامؓ کا جہاد صرف اسی ایک سبب کے باعث کیا گیا کہ مسیلمہ کذاب نے حضور نبی پاک ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضور نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو صرف اسی ایک وجہ سے کذاب ودجال قرار دیا گیا کہ اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم میں قیامت تک کے لئے یہ فیصلہ سنا دیا گیا کہ:

’’محمد تم میں سے کسی شخص کے باپ نہیں۔ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔‘‘

۱۴؍سو سال میں تمام علماء اور مفسرین نے سورۃ الاحزاب میں آنے والے الفاظ خاتم النبیین کا ترجمہ اور تفسیر آخری نبی قرار دیا ہے۔ اب جو شخص یا گروہ بھی قرآن حکیم کے اس واضح حکم کو جھٹلا کر خود جھوٹی نبوت کا مدعی بن جائے یا کسی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو قبول کرلے۔ تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یوں تو ختم نبوت کے عقیدہ کو

ثابت کرنے کے لئے دوسو سے زیادہ نبی پاک ﷺ کی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن میں یہاں ابوداؤد کی صرف ایک حدیث کا حوالہ دوں گا کہ فرمایا اللہ کے آخری رسول ﷺ نے: ''بیشک میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ لیکن میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ کسی شخص کے کذاب یا سب سے بڑا جھوٹا ہونے کا یہ ایک ثبوت ہی کافی ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔ جب قیام پاکستان سے تقریباً دس سال پہلے تصور پاکستان کے خالق علامہ محمد اقبالؒ نے قادیانیوں کو اسلام کا غدار قرار دیا تھا تو انہوں نے ایسا کسی پارلیمنٹ کے فیصلے کے مطابق نہیں کیا تھا۔ بلکہ علامہ اقبالؒ کے پیش نظر قرآن اور حدیث کا فیصلہ تھا۔ جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا تو اس فیصلہ میں صرف قیام پاکستان کی مخالف جماعتیں شریک نہیں تھیں۔ بلکہ مسلم لیگ کے تمام دھڑے، پیپلز پارٹی، جمعیت العلماء پاکستان، جماعت اسلامی، جمعیت العلماء اسلام نیشنل عوامی پارٹی اور پارلیمنٹ کے آزاد ارکان بھی مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر متفق تھے۔ اگر میں یہ گزارش کروں کہ صرف ۱۹۷۴ء کی پاکستان کی پارلیمنٹ ہی نہیں بلکہ ۱۹۰۸ء میں وفات پانے والے قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے ذمہ دار تھے۔ تو یہ ہرگز غلط نہیں ہوگا۔ مرزا قادیانی (وہ غلام احمد ہرگز نہیں تھا) نے اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے اپنی متعدد تحریروں میں قرآن حکیم کے مطابق خود یہ تسلیم کیا کہ: ''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔''

مرزا قادیانی نے یہ بھی کئی دفعہ اعلان کیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو کافر اور کاذب جانتا ہے۔ کیونکہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر محمد مصطفی ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ مرزا قادیانی نے جامع مسجد دہلی میں یہ بھی اعلان کیا اور اس کے ساتھ اپنی جانب سے یہ اشتہار بھی تقسیم کیا کہ میں اس خانہ خدا میں مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ مرزا قادیانی نے خود ہی انتہائی سخت الفاظ میں یہ سوال اٹھایا کہ: ''کیا ایسا بدبخت اور مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ قرآن شریف پر بھی ایمان رکھ سکتا ہے۔ صاحب انصاف طلب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی بھی نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔''

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں یہ بھی لکھا کہ: ''میں کیوں نبوت کا دعویٰ کر کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں میں داخل ہو جاؤں؟۔'' قادیانی کذاب نے اپنے ایک اور بیان میں یہ بھی کہا کہ: ''جو حضرت محمد ﷺ کے دامن سے کٹ کر خود نبی بننا چاہے۔ وہ ملحد و بے دین اور مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔''

یہ سب کچھ کہنے اور لکھنے کے بعد جب مرزا قادیانی نے کھلے عام نبوت کا دعویٰ کر دیا تو وہ اپنی ہی تحریروں اور بیانات کی روشنی میں ملحد و بے دین، کافر و کذاب قرار پایا۔ خبروں کی دنیا کے منجھے ہوئے صحافی، پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم نہ کریں۔ لیکن مرزا قادیانی کی تحریروں کو تو انہیں ماننا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا تھا کہ:

''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم

نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' مرزا قادیانی حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور پھر دعویٰ نبوت بھی کرتے ہیں اور دعویٰ نبوت بھی ایسا کہ وہ تمام انبیاء سے خود کو افضل سمجھتے ہیں۔ ایک کذاب اور اللہ کے تمام برگزیدہ انبیاء سے افضل و برتر کتنی بے معنی بات اور کتنا بڑا کفر ہے؟۔ مرزا قادیانی نے اپنے ساتھ اور اپنے پیروکاروں کے ساتھ یہ ظلم خود کیا۔ دائرہ اسلام سے خود نکلے اور الٹا پورے عالم اسلام کو کافر بھی قرار دیا۔ جس روز سے مرزا قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور ایک مخصوص گروہ نے اس کو مانا۔ وہ بھی اپنے اس دعویٰ اور باطل عقیدے کے سبب امت اسلامیہ سے خارج اور کافروں کے گروہ میں شامل ہوگئے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے تو قرآن اور احادیث کے احکامات کی روشنی میں ایک مسئلے کو محض آئینی طور پر حل کیا ہے۔ ورنہ قادیانی اپنے باطل مذہب کی وجہ سے خود کافر ہیں۔ محض پارلیمنٹ میں آئینی ترمیم کی بنیاد پر نہیں۔ جب پاکستان کا آئین یہ کہتا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن و سنت سے متصادم نہیں بنایا جاسکتا تو پھر پارلیمنٹ کے پاس اس کے سوا اور کیا راستہ باقی رہ جاتا تھا کہ وہ قادیانیوں کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰/دسمبر ۲۰۱۲ء)

دو نسخے!

معجون شاہی: قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز اور امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ المعروف حضرت گیارہ والے کبھی کبھار اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک نسخہ بنواتے تھے۔ جس کا نام ''معجون شاہی'' تھا۔ اعصاب اور اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی ہے۔ اسے رؤساء اپنے استعمال میں لاتے تھے۔ اس سے جسمانی کمزوری کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے اور یہ کہ اس سے نظام ہضم بھی صحیح رہتا ہے۔ دل ودماغ کی تقویت کے علاوہ چہرے کو بھی نکھار بخشتا ہے۔ نیا صالح خون پیدا کرتا ہے۔

۱...... مربہ سیب	۲...... مربہ آملہ	۳...... مربہ گاجر
۴...... مربہ بہی	۵...... مربہ ہرڑ	۶...... گل قند

جملہ اجزا نصف نصف کلو

۷...... طباشیر ۳ تولہ	۸...... الائچی خورد تین تولہ	۹...... ورق چاندی ۱۰۰ عدد

تمام مربہ جات سے گٹھلی اور ریشہ صاف کرکے سب کو خوب پیس کر مکس کریں۔ طباشیر اور الائچی کا پسا ہوا سفوف اور ورق چاندی سب کو ملا کر خوب مکس کریں اور صبح وشام ایک ڈیڑھ چمچ منہ نہار کھائیں۔

مقوی اعصاب: موصلی سفید ۵ تولہ۔ تال مکھانہ ۵ تولہ۔ چینی ۵ تولہ۔ ثعلب مصری ۵ تولہ۔ الائچی خورد ۵ تولہ۔ پانچوں اشیاء کا علیحدہ علیحدہ سفوف بنا کر ان کو خوب مکس کریں۔ نہار منہ چھ ماشہ سفوف آدھا کلو دودھ سے استعمال میں لائیں۔ انشاء اللہ العزیز اعصاب کی تقویت کے لئے اکسیر پائیں گے۔ یہ نسخہ بھی حضرت گیارہ والے استعمال میں لایا کرتے تھے۔ یہ دونوں نسخے مولانا محمد احمد سمندری والوں نے جو حضرت مرحوم کے خادم خاص تھے۔ عنایت فرمائے تھے۔ (فرمودہ حضرت مولانا عبدالعزیز)

ملک کی بگڑتی ہوئی صورتحال میں خفیہ ہاتھ؟

ڈاکٹر دین محمد فریدی!

جوں جوں الیکشن قریب آرہے ہیں۔ پاکستان میں نامعلوم ہاتھ کے باعث مذہبی کشیدگی اور قتل وغارت میں اضافہ ہورہا ہے۔ دہشت گردی عروج پر ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے بے بس نظر آتے ہیں۔ ملک کا ہر شہری پریشان ہے۔ مجرم پکڑے نہیں جاتے۔ بظاہر ہر جماعت سالمیت پاکستان کی حفاظت کا نعرہ لگاتی ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ پاکستان بکھرتا نظر آرہا ہے۔ ۶؍دسمبر۲۰۱۲ء ایک روزنامے میں ایک مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں ایک چونکا دینے والا انکشاف تھا کہ لاہور پولیس میں ایس پی رینک کے ایک آفیسر نے اخبار کو بتایا کہ: ’’پنجاب پولیس میں ڈی آئی جی سے اوپر بھی قادیانی ہیں اور سی آئی ڈی میں بھی اعلیٰ سطح پر قادیانی آفیسران موجود ہیں۔‘‘ یہ انکشاف پڑھ کر میں چونک اٹھا۔ زیادہ تو نہیں مجھے حال ہی میں ڈی آئی جی کی پوسٹ پر ترقی پانے والے پولیس آفیسر کا علم ہے کہ یہ پورے خاندان سمیت پکا اور متعصب قادیانی ہے۔ جہاں بھی رہا، اس نے قانون کی عملداری کی بجائے قادیانیت کا تحفظ کیا۔ اطلاعات کے مطابق ۸/۱۰ سال پہلے یہ ڈی ایس پی تھا۔ پھر پہلی دفعہ یہ ڈی پی او خوشاب لگا۔ وہاں اس نے قادیانیت کی بھرپور سرپرستی کی۔ اس کے دور میں ختم نبوت کے کارکن قاری اسماعیل شہید ہوئے۔ اس کی ان حرکات کو دیکھتے ہوئے ضلع خوشاب کے سیاسی سفید پوش اور ممبران اسمبلی کا ایک وفد میاں شہباز شریف کی خدمت میں پہنچا اور بات کرنا چاہی۔ معلوم ہوا کہ میاں شہباز شریف صاحب نے وفد کو کہا کہ اس افسر کے تبادلے کے سوا جو کہو وہ تسلیم ہے۔ اس نے قانون پر عمل کرانا ہے۔ تمہیں نمازیں نہیں پڑھانی۔ وفد ناکام آگیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس افسر کے میاں شہباز شریف سے قریبی تعلقات ہیں۔ یہ میاں صاحب کا کلاس فیلو ہے۔ خوشاب میں اس کی فرعونیت عروج پر تھی۔ ختم نبوت خوشاب کے اہم رہنما مولانا سعید احمد کے بیٹے کو بلاوجہ اٹھوایا۔ جو کئی ماہ کے بعد بے گناہ ثابت ہوا۔ ایکس سی این محکمہ ہائی وے کو بلاوجہ خود پیٹا۔ جس پر محکمہ ہائی وے پنجاب نے زبردست ہڑتال کی اور شدید احتجاج کیا۔ سرکاری محکمہ کے دباؤ کی وجہ سے یہ معطل ہوا۔ لاہور حاضری دی۔ مگر کسی خفیہ ہاتھ کی وجہ سے انکوائری یا مقدمہ کچھ بھی نہ ہوا۔ بلکہ اچانک ڈی آئی جی بنا دیا گیا۔ سمجھ نہیں آتا کہ قابل مسلمان آفیسران کی کیوں ترقی نہیں ہوتی اور ایک نااہل قادیانی معمولی پولیس آفیسر کے عہدے سے ڈی آئی جی کی اہم پوسٹ پر معمولی عرصہ میں کیسے ترقی کر جاتا ہے۔ جبکہ اس کی کارکردگی بھی صفر ہو۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ اس کا پورا خاندان مرزائی ہے۔ اس کا باپ گرداور تھا۔ مرزائی ہوا۔ ضلع بھکر تحصیل دریا خان چک ۴۹؍م میں زمین الاٹ کروائی گئی۔ مجوکہ خاندان جو مرزائی ہیں، الاٹمنٹ تھی۔ سرظفر اللہ قادیانی کے بھائی اسد اللہ قادیانی کی الاٹمنٹ یہیں تھی۔ وہ فروخت کر گیا۔ اس کا ایک بھائی حساس ادارے سے ریٹائرڈ ہے اور اطلاعات کے مطابق ملتان میں تعلیمی ادارہ چلا رہا ہے۔ اس کے مزید دو بھائی بھی حساس ادارے میں ہیں۔ پولیس میں صوبہ خیبر پختونخواہ میں

کہیں تعینات ہے۔ جب ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈی ایس پی تھا۔ تو اس وقت ڈیرہ پرامن تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے سنی شیعہ فساد شروع ہوئے۔ قتل وغارت گری ہوئی۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ختم نبوت کے کارکنوں کو آگاہ کیا گیا تو اس کا تبادلہ ہوا۔ اب ڈیرہ کچھ پرسکون ہے۔ میاں شہباز شریف کا منظور نظر افسر بحیثیت ڈی آئی جی ضلع بھکر کے محرم روٹ کا انچارج بن کر آیا۔ اطلاعات کے مطابق بھکر شہر کا تو ایک دن دورہ کیا۔ زیادہ تر دریا خان رہا۔ بھکر ضلع ہمیشہ پرامن رہا اور مثالی امن کا گہوارہ تھا۔ اس کے انچارج بننے پر ہمارا ماتھا ٹھنکا۔ کیونکہ بھکر میں پچھلے سال قادیانیوں نے اپنے مرکز پر پختہ مورچے بنائے تھے۔ وہ ہم نے انتظامیہ سے گفت وشنید کر کے گروا دیئے۔ مگر ہمیں خطرہ تھا کہ مورچے بلاوجہ نہیں بنے۔ کیونکہ بھکر کے تمام باشندے مرزائیت کے خلاف ہیں۔ کوئی شرارت ہونے والی ہے۔ محرم کے بعد ہمارے خدشات درست ثابت ہوئے۔ بھکر میں کئی واقعات پے درپے ہوئے جس سے سنی شیعہ فساد کا خطرہ ہوا۔ ۶، ۷ محرم کی درمیانی رات اہل تشیع کے جلوس کے گرد وال چاکنگ ہوئی۔ الحمدللہ! رات ہی کو تاجر رہنماؤں اور انتظامیہ نے سنبھال لیا اور گم نام ایف آئی آر درج ہوئی۔ قادیانی ڈی آئی جی کے بھکر آنے پر جو شک تھا۔ بعد کے واقعات نے صحیح ثابت کر دیا۔ بھکر انتہائی پرامن ضلع ہے۔ اب بھی سنی اور اہل تشیع کی ذمہ دار قیادت امن کی داعی ہے۔ مگر دریا خان اور منکیرا ئیں اردگرد سے کچھ ایسے عناصر پیدا ہو چکے ہیں جو کسی خفیہ ہاتھ کے اشارے پر امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ خدانخواستہ بھکر میں بدامنی ہوئی تو یہ آگ بہت دور تک پہنچے گی۔ اہلیان علاقہ سے خصوصاً اور پاکستان کے عوام سے عموماً التجا ہے کہ تدبر سے کام لیں، دشمن کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام ملتان ۱۲؍جنوری ۲۰۱۳ء)

ضروری تصحیح!

ماہنامہ لولاک شمارہ ۲ رجلد ۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ کے صفحہ ۱۶ پر استاذ محترم حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مضمون ”رحمت دو عالم ﷺ...... ولادت سے بعثت تک“ میں کمپوزنگ کی غلطی سے ایسا چھپا ہے۔ ”آپ ﷺ عام الفیل سے چالیس سال پہلے ۹ ربیع الاول پیر کی صبح کو پیدا ہوئے۔“ اسی پیراگراف کا پہلا جملہ ”ابرہہ ولادت سے نبوی ﷺ سے چالیس سال پہلے ہاتھیوں کے لشکر سمیت بیت اللہ شریف پر حملہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آیا۔“ یہ دونوں جملے غلط چھپے ہیں۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ: ”سرور دو عالم ﷺ واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن روز بعد ۸ یا ۹ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔“ (دیکھئے زرقانی ص۱۳۰ ج۱، سیرۃ مصطفیٰ ص۵۱ ج۱)

ضروری تصحیح!

گزشتہ شمارہ میں ”بیدار مغز قیادت“ کے عنوان سے لکھا کہ مرزا ناصر کا بیان جمع ہوا۔ پڑھا نہ گیا۔ اب مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے بیان سے معلوم ہوا کہ مرزا ناصر نے بھی بیان جہاں جمع کرایا وہاں پڑھا بھی۔ اس سہو پر معذرت خواہ ہیں۔ (اللہ وسایا)

لائبریری کے لئے ضروری اپیل!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قائم مرکز چناب نگر مسلم کالونی میں جہاں جامع مسجد ختم نبوت، مدرسہ عربیہ ختم نبوت اور دیگر شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اس مرکز میں ''بخاری لائبریری'' کے نام سے لائبریری بھی قائم کی ہے۔ مدرسہ کے ایک کمرہ کو لائبریری کے لئے مختص کیا گیا۔ اس میں لوہے کی الماریاں منگوا کر کتب کو فن وار رکھا گیا۔ اس وقت اس لائبریری میں ساڑھے پانچ ہزار کتب موجود ہیں۔

لائبریری میں موجود تمام الماریاں مکمل طور پر فل ہوگئی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ دوسرے پلاٹ پر جو بلڈنگ تیار ہو۔ اس میں وسیع لائبریری ہال بنایا جائے۔ چنانچہ ستر فٹ لمبا ہال لائبریری کے لئے نقشہ میں مختص کیا گیا۔ جس پر الحمدللہ لینٹر ڈال دیا گیا ہے۔ بہت جلد (دو تین ماہ کے اندر اندر) اس کے پلستر، رنگ روغن، فرش کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ!

دوستوں، جماعتی احباب، رفقاء کار اور دینی، علمی ذوق رکھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس لائبریری کے لئے کتب مہیا کرنے میں ہماری مدد فرمائیں:

۱...... جن دوستوں کے پاس کسی بھی فن کی کتب موجود ہوں۔ وہ لائبریری کو ہدیہ کر دیں۔

۲...... اس کام کے لئے دوستوں کو ترغیب دیں۔

۳...... نشر و اشاعت کے ادارے اپنی مطبوعات کا سیٹ اس لائبریری کے لئے عطیہ کریں۔

۴...... جو مخیر حضرات صدقہ جاریہ کے طور پر اس لائبریری کے لئے حصہ ڈالنا چاہیں ان سے نقد رقم تو بالکل وصول نہ کی جائے۔ البتہ وہ مطلوبہ کتب کی ہم سے فہرست طلب کریں اور ان میں سے جو کتب خرید کر لائبریری کے لئے وقف کر سکتے ہیں، کریں۔

۵...... لائبریری کے ہال کے لئے مکمل سٹیل کے عمدہ ریک تیار کرانے ہیں۔ کوئی مخیر دوست چاہیں تو اس کا سر دے کر کے کسی سٹیل کے اچھے کاریگر سے عمدہ ریک تیار کرا کے پورے ہال میں ریک لگوا دیں۔

جو بھی صورت ہو اس کے لئے ان نمبروں پر رابطہ قائم کیا جائے:

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	0300-7314337
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب	0321-4220552
حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صاحب	0300-6733670
حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب	0301-7977785

(بحکم حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم)

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے……ادارہ!

مجلّہ صفدر گجرات کا شیخ الحدیث نمبر: مرتبین: مولانا جمیل الرحمٰن عباسی مدیر اعلیٰ، مولانا سرفراز حسن حمزہ مدیر: صفحات:۳۰۴: قیمت: یک صد: ملنے کا پتہ: مکتبہ صفدریہ ماڈل ٹاؤن بی بہاول پور

جامعہ مدنیہ بہاولپور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مرحوم کا گذشتہ مہینوں انتقال ہوا۔ آپ کے گرامی قدر شاگردان نے شبانہ روز محبت سے تین صد صفحات پر مشتمل شاندار متنوع اور بھرپور زندگی پر نمبر شائع کیا ہے۔ ستر، اسی حضرات سے مضمون لکھوانا اور پھر ان کی شاندار ترتیب کرنا، زوائد و تکرار کو حذف کرنا اور اتنی جلدی شائع کرنا، بہت کامیاب کوشش ہے۔ حق تعالیٰ ان حضرات کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے ایک بڑی ضرورت کو پورا کردیا۔ بھرپور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مکاتیب حضرت مولانا محمد عبدالمعبود: مرتب: حافظ محمد طیب حقانی: صفحات: ۳۵۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی خالق آباد ضلع نوشہرہ!

حضرت عبدالمعبود صاحب راولپنڈی کے نامور عالم دین، شہرہ آفاق مصنف، استاد الحدیث اور بزرگ عالم دین ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے اخلاص کی نعمت سے نوازا ہے۔ ان کی ذات گرامی سے دین کی خدمت کے متعدد شعبہ جات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک شخصیت نہیں۔ بلکہ اپنی ذات میں انجمن ہیں۔ آپ کئی شہرہ آفاق، گرانقدر علمی اور معلوماتی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کے مختلف موضوعات پر پھیلے ہوئے مضامین، کتب پر حقائق افروز تبصرے اور خالص علمی، ادبی مکتوبات کو مولانا محمد طیب حقانی نے مرتب کیا تو یہ کتاب تیار ہوئی جو وقیع کتب میں شمار کا حق رکھتی ہے۔

والد کا پیغام، اولاد کے نام: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات: ۲۵۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ خیبر پختونخواہ!

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی اپنے قلم کے ذریعہ اپنے دل کا پیغام اپنے دل کے ٹکڑوں یعنی اولاد کو دینا چاہتے ہیں۔ اس میں اخلاص کی کتنی چاشنی ہے؟ اس سے اپنے قلب و جگر، روح و جسم، دل و دماغ کو معطر کرنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو پڑھیں۔ ہر دردمند باپ سمجھے گا کہ اس کتاب میں میرے جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ عقل مند بیٹا سمجھے گا کہ میں ہی اس کتاب میں مخاطب کیا گیا ہوں۔ دردمند باپ کا پیغام، عقل مند اولاد کے نام۔ آپ بھی استفادہ کرنے کے بعد گواہی دیں گے کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

مبلغین ختم نبوت سندھ کے دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے سہ ماہی اجلاس کے فیصلہ کے مطابق سندھ کے کئی مقامات پر ردقادیانیت کورس منعقد ہوئے۔ مبلغین کے دورہ کا آغاز ۲۱ردسمبر کو سکھر سے ہوا۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۲۲ردسمبر قبل از نماز ظہر جامعہ اشرفیہ سکھر کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر کی معیت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری خلیل احمد بندھانی کی عیادت کی۔ موصوف نے حال ہی میں دل کا بائی پاس کرایا ہے۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ بیراج کالونی میں منعقدہ درس قرآن پاک کی تقریب سے خطاب کیا۔

۲۳،۲۴،۲۵ردسمبر کو لاڑکانہ میں مولانا مسعود احمد سومرو اور ان کے رفقاء نے ایشیاء ہوٹل میں بعد نماز عشاء ردقادیانیت کورس کا اہتمام کیا۔ ۲۳ردسمبر کو رحیم یارخان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ ۲۴ردسمبر کو جمعیت علمائے اسلام سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو سے مبلغین کے وفد نے ملاقات کی۔ ڈاکٹر صاحب نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے مرکزی مجلس کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے لاڑکانہ میں قادیانی سرگرمیوں کے توڑ کے لئے کورس کی اجازت دی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ظہر تا عصر ہمارے جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کو قادیانی دجل وفریب اور ان کے شکوک وشبہات سے آگاہ کریں۔ چنانچہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے جامعہ اشاعت القرآن والحدیث کے اساتذہ وطلبہ کرام سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے رتوڈیرو کی جامع مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء مولانا راشد مدنی نے ایشیاء ہوٹل میں منعقدہ ردقادیانیت کورس کے شرکاء سے مرزا قادیانی اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ کورس کے دوسرے روز کی تقریب کے مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو تھے۔ مولانا شجاع آبادی نے قادیانی عقائد پر روشنی ڈالی اور ان کا رد کیا۔ آخر میں ڈاکٹر سومرو نے قادیانی فتنہ کا پس منظر اور اس کے مقابلہ میں علمائے کرام کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ۲۵ردسمبر ظہر سے عصر تک جامعہ اشاعت القرآن میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قادیانی عقائد وعزائم اور علماء کرام کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اسی روز کورس کی ایشیا ہوٹل میں آخری تقریب تھی جس میں مولانا شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر سامعین کو نوٹس تیار کرائے۔ ۲۶ردسمبر کو مولانا شجاع آبادی لاڑکانہ سے نواب شاہ اور مولانا محمد حسین ناصر سکھر روانہ ہوئے۔ تینوں دن ڈاکٹر صاحب اور ان کے صاحبزادگان اور رفقاء نے مبلغین کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی۔

ردقادیانیت کورس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن میں ۲۵،۲۶،۲۷؍دسمبر کو ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ ۲۵؍دسمبر کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے لیکچر دیئے۔ ۲۶؍دسمبر کو مولانا راشد مدنی کے درس نواب شاہ کے جامعات ومدارس میں ہوئے۔ جبکہ مولانا شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کے مخصوص دعویٰ نبوت پر روشنی ڈالی کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ خاص قسم کی ظلی وبروزی نبوت کا ہے۔ جبکہ اس دعویٰ کے مطابق قادیانیوں کے پاس قرآن پاک، احادیث نبویہ اور اسلاف امت کے اقوال میں سے کوئی ایک آیت، ایک حدیث، ایک قول بھی نہیں۔ ۲۷؍دسمبر کو مغرب سے عشاء اور بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ آخری تقریب میں نواب شاہ کے علماء کرام، معززین شہر نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا راشد مدنی صاحبزادے کی علالت کی وجہ سے واپس رحیم یار خان تشریف لے گئے۔ جبکہ مولانا شجاع آبادی نے ۲۸؍دسمبر کو مسجد کبیر میں جمعہ کا خطبہ دیا۔

۲۹؍دسمبر بدین میں مولانا عبدالستار چاوڑہ مدظلہ کے جامعہ میں مغرب سے عشاء تک مولانا مختار احمد مبلغ ضلع بدین وتھرپارکر نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مولانا شجاع آبادی نے سامعین کو قادیانی شبہات اور ان کے جوابات سے آگاہ کیا۔ رات کا قیام چاوڑہ صاحب کے جامعہ میں رہا۔ مولانا عبدالمالک ناظم جامعہ اور دیگر اساتذہ کرام سے مختلف مسائل پر مذاکرہ ہوا۔ اگلے دن ۳۰؍دسمبر کی صبح کے بعد سائیں چاوڑہ صاحب سے ان کے گھر میں ملاقات کی اور ان کی جواں سال نواسی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ ۳۰؍دسمبر بعد نماز ظہر جامع مسجد فضل بھبرو میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا اور نوکوٹ میں تایا جی سے ملاقات کی۔ اسی روز بعد نماز عشاء جھڈو میں تعلیم بالغاں کے مرکز میں عشاء کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا جس سے مولانا محمد علی صدیقی، مولانا مختار احمد اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جبکہ صدارت حافظ محمد شریف مدظلہ نے کی۔ انتظام مفتی عمران حسین نے کیا۔ ۳۱؍دسمبر بعد نماز ظہر مسجد شادی پلی میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مختار احمد اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ ۳۱؍دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد نبی رحمت میرپورخاص میں تعزیتی تقریب سے مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ تعزیتی تقریب مسجد نبی رحمت کے خطیب مولانا مفتی مسعود احمد مدظلہ کے برادر جناب محمود احمد کی جواں سال مرگ پر منعقد ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ یکم جنوری دسمبر بعد نماز ظہر تا عصر جامعہ صدیق اکبر ٹنڈو اللہ یار کے اساتذہ وطلبہ سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد نماز عشا مکی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا جس سے مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ ۲؍جنوری جامعہ عثمانیہ ٹنڈو جام کے طلبہ واساتذہ کرام سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر حیدرآباد بدین اسٹاپ پر بنات کے مدرسہ میں مولانا فضل ربی کی دعوت پر مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء مدنیہ مسجد لطیف آباد نمبر۱۰ میں مولانا عبدالرحمٰن جامی کی دعوت پر مولانا شجاع آبادی نے بیان کیا۔ مولانا جامی نے مبلغین کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ ۳؍جنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد الشہداء گلشن خیر محمد میں ناموس رسالت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا سیف الرحمٰن آرائیں

نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالسلام قریشی اور جمعیت علماء اسلام حیدرآباد کے سیکرٹری اطلاعات حافظ خالد حسین دھامرا تھے۔ جلسہ میں مولانا حافظ ضیاء الرحمٰن طاہر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد نے سرانجام دیئے۔ ۴؍جنوری جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد ختم نبوت بہار کالونی کوٹری، مولانا قاضی احسان احمد مدینہ مسجد لطیف آباد نمبر۱۰، مولانا توصیف احمد نے جامع مسجد خالد بن ولید بدین اسٹاپ حیدرآباد میں دیا۔ الحمدللہ! مبلغین ختم نبوت کا صوبہ سندھ کا دورہ کامیاب رہا۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کا دورہ ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ اسلام دشمن سیکولر لابیاں تہذیب وثقافت کی آڑ میں فحاشی وعریانی پسند معاشرے کو جنم دے رہی ہیں۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار کے حامل دینی مدارس اور علماء کرام پر نکتہ چینی اور انہیں ہدف تنقید بنانے میں مغرب زدہ این جی اوز ورکرز گھناؤنا کردار ادا کررہے ہیں۔ علماء کرام اور طلباء کے بہیمانہ قتل میں ملوث عناصر دینی مدارس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوفزدہ ہیں۔ ہم زندہ رہیں یا نہ رہیں قرآنی علوم ومعارف اور دینی تعلیمات کی چھاؤنیاں قیامت تک آباد وشاد رہیں گی۔ وہ یہاں مدرسہ دارالقرآن پاکپتن چوک ساہیوال میں ’’حفظ القرآن‘‘ کی منعقدہ تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ تقریب میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد فاروق، مولانا نورمحمد، قاری عبدالجبار، محمد آصف راجپوت، مولانا محمد عمران اشرفی اور قاری محمد عثمان المالکی سمیت متعدد مذہبی وسماجی شخصیات موجود تھیں۔ صدارت مرکز سراجیہ لاہور کے بانی حضرت مولانا صاحبزادہ رشید احمد نے فرمائی۔ نعتیہ کلام مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ نادیدہ قوتیں پاکستان کو اسلام سے جدا کرنے کے لئے اسلامی دفعات اور فتنہ قادیانیت کے متعلق آئینی ترمیم کو بلڈوز کرنے کے درپے ہیں۔ ملک کی داخلہ وخارجہ پالیسیوں میں قادیانی مداخلت کے باوجود نصرت الٰہی سے ناموس رسالت کا مشن جاری وساری ہے۔ سیاسی ولسانی جماعتوں میں چھپے ہوئے قادیانیوں اور قادیانی نواز عناصر کو سائیڈ لائن کئے بغیر ملک میں سیاسی ومذہبی استحکام نہیں آسکتا۔ قادیانی منصوبہ ساز مسلمانوں کے بنیادی واجتماعی عقائد کو میڈیا ٹارگٹ کرکے اسلامی اقدار وروایات کا سرعام تمسخر اڑا رہے ہیں۔ تحقیق اسلام کے نام پر نوخیز نسل کو اسلاف اور اسلامی عقائد سے بعید کیا جارہا ہے۔ انکار ختم نبوت، سب صحابہؓ وانکار حدیث جیسے زہرناک فتنوں کی سرکوبی کے لئے ذی استعداد اور صاحب مطالعہ رجال کار تیار کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا دفاع کرنا اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کے محاسن بیان کرنا اپنی قبر کو روشن کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی ظاہری اور باطنی اصلاح کے لئے دینی علوم پر مہارت تام رکھنے والے علماء کرام اور صوفیاء کرام سے روحانی تعلق کو مضبوط تر بنانا ہوگا اور تمام تر فتنوں سے نجات کے لئے ہمیں اسلاف واکابرین کی تحقیق کو دل وجان سے قبول کرنا ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر ترین عملدرآمد کیا جائے۔ کراچی

میں دینی مدارس کے طلباء اور علماء کرام کی ٹارگٹ کلنگ کرنے والے ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ دینی مدارس و مساجد کی خودمختاری و آزادی کو برقرار رکھا جائے۔ تقریب کی اختتامی دعا حضرت مولانا صاحبزادہ رشید احمد مدظلہ نے کروائی۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر کا سہ ماہی امتحان

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مورخہ ۲۳ رمحرم الحرام تا ۲۸ رمحرم الحرام ۱۴۳۴ھ کو درجہ کتب و درجہ حفظ کا سہ ماہی امتحان منعقد ہوا۔ درجہ کتب کے ۸۲ رطلبہ اور حفظ کے تقریباً ۲۵۰ رطلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ الحمدللہ! گذشتہ سالوں کی نسبت اس مرتبہ تعلیمی حالت بہت اچھی رہی۔ تین دن بعد نتیجہ سنایا گیا۔ درجہ کتب کے طلبہ میں سے ہر درجہ کے اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعام دیا گیا۔ انعام میں مجلس کی کتب مطبوعہ اور ایک ایک سوٹ دیا گیا۔ انعام حاصل کرنے والے طلبہ کی فہرست درج ذیل ہے: درجہ خامسہ: اوّل...... عبدالباسط لاہور، محمد عمران کبیر چناب نگر۔ دوم...... مشہود خان ربانی فاروق آباد۔ سوم...... محمد سہیل چنیوٹ۔ درجہ ثانیہ: اوّل...... محمد علی چناب نگر۔ دوم...... محمد امین رحیم یارخان۔ سوم...... شمس الحق رحیم یارخان، محمد وسیم چناب نگر۔ درجہ رابعہ: اوّل...... محمد شبیر عالم مسلم کالونی چناب نگر۔ دوم...... محمد شعیب چنیوٹ۔ سوم...... محمد ساجد صادق آباد۔ درجہ اولیٰ: اوّل...... سید امیر خان چناب نگر۔ دوم...... صدام حسین چناب نگر۔ سوم...... شرافت علی ضلع راجن پور۔ درجہ ثالثہ: اوّل...... عتیق الرحمٰن لودھراں۔ دوم...... محمد اسحاق علی پور، مظفرگڑھ۔ سوم...... محمد مدثر چناب نگر۔ درجہ متوسط (سال سوم): اوّل...... محمد شاہد رحیم یارخان۔ دوم...... محمد عمران چناب نگر۔ سوم...... شرافت علی ضلع راجن پور۔ درجہ متوسط: اوّل...... اسحاق رحیم یارخان۔ دوم...... محمد نعیم رحیم یارخان۔ سوم...... محمد سرفراز چنیوٹ۔ اوّل انعام والوں کو (۱) دروس وبیانات ختم نبوت (۲) احتساب قادیانیت جلد نمبر ۴۲ (۳) مسئلہ حیات النبی ﷺ (۴) ضرورت حدیث (۵) نماز کے احکام۔ دوم انعام والوں کو (۱) دروس وبیانات ختم نبوت (۲) نماز کے احکام (۳) آئینہ قادیانیت (۴) مسئلہ حیات النبی ﷺ۔ سوم انعام والوں کو (۱) دروس و بیانات ختم نبوت (۲) نماز کے احکام (۳) مسئلہ حیات النبی ﷺ۔ کتب دیں گئیں اور ساتھ ایک ایک سوٹ۔ اللہ تعالیٰ عالمی تحفظ ختم نبوت کے ادارہ ہذا کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی سے نوازے اور پڑھنے والے تمام طلبہ کرام کو علوم نبویہ کا کما حقہ وارث بنائے اور پڑھانے والوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کورس ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ کے زیر اہتمام چک نمبر ۱۴۸ گ ب المعروف چوہلہ میں ہفت روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۲۳ ردسمبر تا ۳۰ ردسمبر جس میں مختلف موضوعات پر لیکچر ہوئے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث، تورات و زبور وانجیل کے حوالہ سے، شرائط نبوت، علامات وسیرت سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان، حیات عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت، کریکٹر مرزا قادیانی اور سوال وجواب کی نشستیں بھی ہوئیں۔ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد، خواتین، طلباء وطالبات میں سے ۱۱۸ رافراد نے شرکت کی

اور نوٹ بھی لکھے۔ تمام کورس مولانا محمد خبیب مبلغ ضلع ٹوبہ نے پڑھایا۔ اختتامی تقریب میں مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر سے تشریف لائے۔ عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت پر شاندار بیان فرمایا اور جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور میں بعد نماز ظہر طلباء کرام سے وعظ ونصیحت ختم نبوت چناب نگر کے سالانہ کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ تمام شرکاء کورس کو سند، قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے ودیگر کتب مولانا غلام رسول دین پوری، جامعہ دارالعلوم ربانیہ کے استاد الحدیث مولانا حفیظ اللہ، مولانا عثمان غنی، مولانا مفتی عبدالجبار، حافظ ذوالفقار علی نے عنایت فرمائیں۔ کورس کے انتظام میں مولانا سعد اللہ سعدی، مولانا حافظ عبداللہ یوسف، مولانا احمد عثمان صاحب ودیگر احباب دست بازو رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا اللہ وسایا کی پاک پتن آمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا ۲۷؍دسمبر کو تبلیغی و اصلاحی دورہ پر پاکپتن تشریف لائے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد انور اور قاری محمد اشفاق نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ عشاء کی نماز کے بعد دارالعلوم حنفیہ فریدیہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ پاکپتن شریف کے نواحی علاقات چک سردول اور اڈہ رنگشاہ پر قادیانیوں کی شرانگیز ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔ انہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے۔ کراچی میں علماء کرام اور مذہبی رہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ کانفرنس میں تعزیتی قرارداد کے ذریعے مجلس کے مقامی رہنماء سردار محمد بیگ غازیؒ کی تحریکی و مذہبی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا بھی کی گئی۔ کانفرنس سے فراغت کے بعد مولانا اللہ وسایا نے موصوف مرحوم کے گھر ان کے بیٹوں سے تعزیت مسنونہ کی۔ لواحقین وپسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی میں ۲۷؍دسمبر کو منعقد ہونی والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ فراڈ مظلومیت کی بناء پر ویزوں کے حصول کا قادیانی ڈرامہ ایکسپوز ہو چکا ہے۔ قادیانی اپنی مصنوعی مظلومیت کی ساکھ بحال کرنے کے لئے بی بی سی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ میڈیا نمائندوں کو قادیانی رپورٹس کی تحقیق کرتے ہوئے حقیقت کو نہیں چھپانا چاہئے۔ مقررین نے کہا کہ حضور ﷺ کے تمام اقوال وافعال اور عادات وخصائل کا باقاعدہ اہتمام کے ساتھ مدون اور منضبط ہونا آپؐ کے آخری نبی ہونے کا ثبوت ہے۔ انبیاء کرام کی بعثت اور ان کی شریعت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو چکا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن کی سینکڑوں آیات، سینکڑوں احادیث طیبہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ انبیاء سلف میں سے کسی نبی کے تفصیلی حالات زندگی پر مشتمل کوئی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ بخلاف حضرت محمد ﷺ کے، آپ کی نبوت وشریعت کا سلسلہ ابدالآباد تک دوامی اور مستمر ہے۔ قادیانی ملحدین ضروریات دین میں تاویل وتحریف کے ذریعے ناخواندہ لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کی اسلام وملک دشمن سازشوں

کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ ناموس رسالت کی حفاظت وصیانت ہمارا مذہبی وقومی فریضہ ہے جو کہ ہم ایمانی حلاوت سے ادا کرتے رہیں گے۔ کانفرنس کی صدارت کے فرائض ممتاز عالم دین قاری بشیر احمد عثمانی نے ادا کئے۔ جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد ارشد گنگو منڈی، مولانا طلحۂ ایوب حیدری، قاری ابوبکر صدیق، اہل سنت والجماعت کے مولانا محمد اسلم صدیقی، مولانا کرامت علی، مفتی نور احمد، قاری محمد انور اور قاری محمد اشفاق نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کورس پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل ضلع ٹوبہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد ضیب مبلغ ضلع ٹوبہ نے کورس پڑھایا۔ مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت، اوصاف انبیاء کرام پر لیکچر دیئے۔ جبکہ مولانا ضیب نے مرزائیت کے کفر کے اسباب، مرزائیت اور اسلام، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کی۔ یہ کورس العصر تعلیمی مرکز پیر محل میں ۴، ۵، ۶ر دسمبر بروز منگل، بدھ، جمعرات کو بعد نماز ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ کورس کے ساتھ ساتھ دوسرے مقامات پر پروگرام بھی ہوتے رہے۔ منگل کے روز بعد نماز مغرب جامعہ حنفیہ موت کمالیہ میں حیات مسیح ونزول پر مفصل بیان کے بعد سوال اور جواب کی نشست بھی ہوئی۔ اسی طرح چک نمبر ۱۰ر میں بدھ کے روز بعد نماز عشاء سیرت خاتم الانبیاء ﷺ پر خطابات ہوئے۔ ان تمام پروگراموں کی سرپرستی مدیر العصر مولانا مفتی محمد شیراز صاحب نے کی اور مولانا محمد اصغر اور مولانا مجاہد مختار کا تعاون حاصل رہا۔

ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامع مسجد مجیدی میں ایک عظیم الشان محافظین ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس ظہر کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ کانفرنس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالرحیم، مولانا اشرف علی، مولانا عابد کمال، مولانا قاری سیف الرحمن، مولانا شیخ محمد انور اور حضرت مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے ختم نبوت، رد قادیانیت اور رد فرق باطلہ پر مفصل روشنی ڈالی اور عوام الناس کو منکرین ختم نبوت کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے خبردار کیا۔ کانفرنس مغرب تک پوری آب وتاب سے جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت حاجی امیر صالح امیر مجلس لکی مروت نے فرمائی۔

مفتی کفایت اللہ کی حیدرآباد تشریف آوری

جمعیت علماء اسلام کے رہنماء خیبر پختونخواہ اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مفتی کفایت اللہ نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات گراں قدر ہیں۔ وہ یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آٹو بھان روڈ میں جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں سے خطاب کررہے تھے۔ مجلس کے دفتر میں ان کے اعزاز میں عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں انہوں نے خطاب

کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ۱۹۵۶ء میں جمعیت کی تشکیل نو سے لے کر مجلس کے رہنماء امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ جمعیت علماء اسلام کی تائید فرماتے رہے۔ جبکہ جمعیت علماء اسلام کے امیر شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ بعد ازاں مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ مجلس کے کام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مولانا خواجہ خان محمدؒ کندیاں شریف مجلس کی امارت کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء اسلام کی سرپرستی فرماتے رہے اور آج قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مجلس کے کاز اور مشن کے پارلیمنٹ میں نقیب ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مجلس کے مبلغ مولانا توصیف احمد، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا عبدالحق اور جمعیت علماء اسلام حیدرآباد کے رہنماؤں کی دفتر ختم نبوت میں تشریف آوری کا خیر مقدم کیا۔

ٹنڈو اللہ یار میں کورس و کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲؍جنوری ۲۰۱۳ء تشریف لائے۔ جامعہ صدیق اکبر میں ظہر کی نماز سے قبل علماء وطلباء کی مجلس سے ختم نبوت ورد قادیانیت کے موضوع پر مفصل مدلل خطاب فرمایا۔ جامعہ کے طلباء وطالبات کو رد قادیانیت کے دلائل سے مسلح فرماکر ختم نبوت کے محاذ پر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار فرمایا۔ علماء وطلباء نے مجلس ختم نبوت کی رکنیت سازی مہم میں بھرپور کردار ادا کرنے کا عزم کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حاضرین کو سیرت سرور کائنات ﷺ اور رد قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی سے آگاہ فرمایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کی خیر خواہ جماعت ہے جو آپ کو خاتم النبیین ﷺ کی رحمت کے سائے تلے آنے کی دعوت دے کر آپ کو دنیا وآخرت میں سرخرو کرانا چاہتی ہے۔ تمام حاضرین نے پورے نظم وضبط وتوجہ کے ساتھ مقررین کے خطاب سماعت فرمائے۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد نے انجام دیئے۔

بنوں میں عالمی مجلس کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے ضلعی کابینہ کا اجلاس زیر صدارت ضلعی امیر سید مولانا عبدالستار شاہ بخاری منعقد ہوا۔ جسمیں اراکین کابینہ اور علماء کرام نے شرکت کی اجلاس کا آغاز باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے ہوا اور ناظم مجلس قاری محمد طیب شاہ نے اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ اجلاس سے مولانا عبدالستار شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا بنیادی حصہ ہے۔ اور اس کے بغیر مسلمان کا ایمان نامکمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ہمارے اسلام، ملک، اور قوم کے بدترین دشمن ہیں۔ شاہ صاحب نے مزید کہا کہ حکومت افتخار ملعون کو گرفتار کرکے تختہ دار پر چڑھائے ورنہ بصورت دیگر ہم ملک گیر مظاہروں سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک اسلامی ریاست میں آئے روز ہمارے آقا مدنی ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔ اور حکومت خاموش تماشائی بنی

بیٹھی ہے اور امریکہ نواز کردار ادا کر رہی ہے۔ ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے پاکستان میں ان توہین کرنے والوں کے لئے قانون بنا ہے لیکن پھر بھی حکومت قادیانیوں اور امریکہ کے اشارے پر کام کر رہی ہے اور قانون استعمال نہیں کرتے۔

دریں اثناء وکیل احناف، ممتاز عالم دین مولانا الیاس گھمن صاحب نے جامعہ حفظ القرآن اور ضلعی دفتر ختم نبوت کا تفصیلی دورہ کیا اور ضلعی امیر مولانا عبدالستار شاہ سے تفصیلی گفتگو کی اور ناظم مدرسہ اور ختم نبوت قاری محمد شعیب شاہ نے مولانا صاحب کو جامعہ ھذا کے مختلف شعبوں نیز ختم نبوت لائبریری کا دورہ کرایا گیا اور مولانا صاحب نے اظہار مسرت فرما کر درجات بلندی کے دعا فرمائی۔ اجلاس کے آخر میں جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا حسام الدین صاحب اکابرین ختم نبوت ﷺ، قائدین ختم نبوت اور ملکی سلامتی کے لئے خصوصی دعا کی۔

قومی وملی نقصان

سرور دو عالم ﷺ نے علامات قیامت سے متعلق فرمایا کہ علم اٹھ جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ آپ ہماری تربیت فرما رہے ہیں۔ یعنی ہمیں علم سکھا رہے ہیں۔ ہم اپنی اولادوں کو سکھلائیں گے۔ وہ اپنی اولادوں کو اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ''علم علماء کے اٹھ جانے سے اٹھ جائے گا۔'' ماہ صفر الخیر میں امام المناظرین حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ، پشتو، ہندکو اور اردو زبانوں کے ماہر اور دلچسپ خطیب حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاورؒ جنہوں نے نصف صدی سے زائد اپنی صلاحیتوں کا اپنی خطابت کے ذریعہ لوہا منوایا اور ہزاروں لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کی کا اٹھ جانا صرف قومی وملی نقصان ہی نہیں بلکہ علامات قیامت میں سے ہے۔ ابھی چند روز پہلے جماعت اسلامی کے سابق نائب امیر جناب پروفیسر عبدالغفور احمدؒ جنہوں نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں قائدانہ کردار ادا کیا کی رحلت کا صدمہ تازہ تھا کہ جماعت اسلامی کے ہی ایک سابق امیر محترم جناب قاضی حسین احمدؒ بھی رحلت فرما گئے۔ وہ ایک متحرک، فعال قومی رہنما تھے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ان کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کی حسنات کو قبول فرمائیں۔ آمین! (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

قرطاس رکنیت حاصل کیجئے

کتاب 8822	قرطاسِ رُکنیت	رسید 22

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ مُلتان

المکرم: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مقام: جامعہ باب العلوم تحصیل کہروڑ پکا ضلع لودھراں

نگران: .... تاریخ: 14-1-2013

ہدیۂ رکنیت 10 رُوپے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبر سازی کا آغاز بحمد اللہ! ہو چکا ہے، تمام عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپیل ہے کہ دل کھول کر اپنی اور اہل وعیال کی ممبر سازی کرائیں تاکہ کل قیامت کے دن ہم اس جماعت کے خدام میں اٹھائے جائیں جن کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی عظیم المرتب جماعت سے ہوگی۔ اپنے مقامی دفاتر ومبلغین ختم نبوت سے رابطہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ۔

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری (مدظلہ) مرکزی ناظم اعلیٰ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بتاریخ 8 مارچ 2013 بعد نماز مغرب بروز جمعہ

تاریخی عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

مسجد روڈ نواب شاہ سندھ

زیر صدارت

حکیم العصر محدث کبیر ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی سیاسی رہنما حضرات قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت نواب شاہ سندھ

بتاریخ 28 اپریل 2013 بعد نماز مغرب بروز اتوار

تاریخی عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

گوجرانوالہ

زیر صدارت

حکیم العصر محدث کبیر ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی سیاسی رہنما حضرات قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت گوجرانوالہ